مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:16
طلوع آفتاب	06:31
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	06:53

آج کی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (بخاری)

JANATA AUTO
Contact : 9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 96, Monday- 06 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ شمارہ نمبر ۹۶ پیر، ۶؍اپریل ۲۰۲۶ء، ۱۷؍شوال المکرم ۱۴۴۷ھ قیمت ۴؍روپیے، صفحات: ۸

بہار میں وزارت اعلیٰ پر اختلاف، نتیش کی پارٹی میں انتشار

جے ڈی یو کے ۸۵؍ میں سے ۶۸؍ ایم ایل اے نہیں چاہتے کہ بی جے پی کا وزیر اعلیٰ ہو، نتیش کمار کے بیٹے نشانت کمار کے حق میں پوسٹر بازی، سیاسی ہلچل تیز

نتیش کمار کے راجیہ سبھا کیلئے منتخب ہونے اور بہار کی قانون ساز کونسل سے ان کے استعفیٰ کے بعد ریاست میں بی جے پی کے پہلے وزیر اعلیٰ کیلئے راستہ صاف ہوگیا ہے مگر اس کی وجہ سے خود نتیش کمار کی پارٹی میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ پارٹی کے اراکین اسمبلی کی اکثریت نہیں چاہتی کہ وزیر اعلیٰ بی جے پی کا بنے اس لئے نتیش کمار کے بیٹے نشانت کمار کو ریاست کی کمان سونپنے کا مطالبہ کرتے ہوئے پوسٹر بازی شروع ہوگئی ہے۔ سنیچر کو جے ڈی یو کی جانب سے پٹنہ میں جے ڈی یو کے ریاستی دفتر کے باہر ایک پوسٹر لگا کر ریاست کی باگ ڈور نشانت کمار کو سونپنے کا مطالبہ کیا۔ جے ڈی یو دفتر کے علاوہ یہ پوسٹر شہر کے چند دیگر چوک چوراہوں پر بھی لگائے گئے۔ ان پوسٹروں نے ایک بار پھر ریاست میں سیاسی ہلچل تیز کردی ہے۔ پوسٹروں میں ریاست کی قیادت کی تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں 'اب نئے چہرے پر کیوں کریں وچار' جیسے نعرے لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان پوسٹروں میں 'وکست بہار ۲۰۴۰ء کا ویژن' بھی پیش کیا گیا ہے، جس سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ پارٹی کے اندر مستقبل کی حکمت عملی اور نئی نسل کو آگے بڑھانے کے خطوط پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے ذریعہ یہ پیغام دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ نتیش کمار کے وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد جے ڈی یو کے زیادہ تر لیڈر نشانت کمار کو نئے وزیر اعلیٰ کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں وہ بی جے پی کے کسی لیڈر کو وزیر اعلیٰ بنانے کے حق میں نہیں ہیں۔ جے ڈی یو دفتر اور دیگر چوک چوراہے پر لگے ان پوسٹروں میں وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی تصویر کے ساتھ ہی للن سنگھ، امیش کشواہا، سنجے جھا، شیام رجک اور نیرج کمار کی تصویریں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مذکورہ لیڈر بھی نتیش کی جگہ ان کے بیٹے نشانت کو وزیر اعلیٰ بنانے کا مطالبہ کرنے والی مہم کے ساتھ ہیں؟ حالانکہ ان لیڈروں کی جانب سے اس ضمن میں خاموشی ہے تاہم ان میں سے کسی نے بھی مذکورہ پوسٹرس یا ان پر اُن کی تصویروں کے استعمال پر اعتراض نہیں کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق پٹنہ شہر میں یہ پوسٹر جے ڈی یو طلبہ یونین کے ریاستی نائب صدر کرشنا پٹیل کی جانب سے لگائے گئے ہیں۔ ان پوسٹروں سے یہ بات واضح ہے کہ جے ڈی یو کے اندر سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے اور پارٹی کے ایم ایل اے کسی بھی حالت میں وزیر اعلیٰ کا عہدہ نشانت کمار کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں سونپنا چاہتی۔ ایک اخبار کے سروے میں بھی یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ جے ڈی یو ۸۵؍ میں سے ۶۷؍ ایم ایل اے نہیں چاہتے کہ ریاست میں اگلا وزیر اعلیٰ بی جے پی کا ہو۔ اس کے برخلاف ۹۷؍ فیصد اراکین نے نشانت کمار کو نتیش کمار کا جانشین اور وزیر اعلیٰ بنانے کی حمایت کی ہے۔ یہ سروے ہندی اخبار ''دینک بھاسکر'' نے کرایا ہے۔ اس کے مطابق جے ڈی یو کے صرف ۲؍ اراکین اسمبلی نے بی جے پی کے موجودہ نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو وزیر اعلیٰ بنانے کی حمایت کی ہے۔ نتیش کمار کا راجیہ سبھا جانا یقینی ہے اور وہ بہار قانون ساز کونسل کی رکنیت سے بھی مستعفی ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ سوال اہم ہے کہ کیا نتیش کمار کے دہلی جانے کے بعد کیا جے ڈی یو حکومت پر اپنی گرفت مضبوط بنائے رکھ پائے گی؟ یہی وجہ ہے کہ پارٹی کارکنان اب جانشین کی تلاش میں کھل کر سامنے آگئے ہیں۔

احمد آباد طیارہ حادثے کے متاثرین نے

وزیر اعظم کو لکھا خط 'معاوضہ نہیں، سچ چاہتے ہیں'

تقریباً 10 ماہ گزرنے کے بعد بھی کئی سوالوں کے جواب نہ ملنے کی وجہ سے متاثرہ خاندانوں نے اب وزیر اعظم کو خط لکھ کر احمد آباد میں ہوئے المناک طیارہ حادثے کی مکمل حقیقت سامنے لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ گجرات کے احمد آباد میں گزشتہ برس ہوئے دردناک طیارہ حادثہ میں جان گنوانے والوں کے لواحقین کو تقریباً 10 ماہ گزرنے کے بعد بھی کئی سوالوں کے مکمل جواب نہیں مل سکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان متاثرہ خاندانوں نے اب وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر ایئر انڈیا طیارہ حادثے کی مکمل حقیقت سامنے لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ انہیں معاوضہ نہیں بلکہ سچ چاہئے۔ انہیں جاننا ہے کہ آخر وہ کون سی غلطی تھی جس نے ایک پل میں 260 جانیں لے لیں۔ ایئر انڈیا طیارہ حادثے کے متاثرین کے سوگوار خاندانوں نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر کاک پٹ وائس ریکارڈر (سی وی آر) اور بلیک باکس ڈیٹا جاری کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی 171 ((بوئنگ 787-8 طیارہ) جو لندن جارہی تھی، وہ 12 جون 2025 کو سردار ولبھ بھائی پٹیل انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے ٹیک آف کے کچھ دیر بعد ہی ایک میڈیکل کالج کے ہاسٹل گراؤنڈ میں گر کر تباہ ہوگئی تھی۔ حادثے کے بعد آگ لگنے کی وجہ سے جہاز میں سوار 242 میں سے 241 لوگوں اور باقی وہاں موجود دیگر 19 افراد کی جان چلی گئی تھی۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ تفصیل عام نہیں کی جاسکتی تو کم از کم ان کے ساتھ نجی طور پر شیئر کی جائے۔ متاثرین کے اہل خانہ کا خیال ہے کہ جب تک حقیقت سامنے نہیں آتی ان کا غم کم نہیں ہوگا۔ یہ صرف ایک تکنیکی مطالبہ نہیں ہے بلکہ جذباتی انصاف کی اپیل بھی ہے۔ اہل خانہ نے اپنے خط کی کاپیاں شہری ہوابازی حکام، اے اے آئی بی اور ڈی جی سی اے کے علاوہ گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل کو بھی بھیجی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متاثرین اس معاملے کو سنجیدگی سے اٹھانا چاہتے ہیں اور حکومت سے ہر سطح پر شفافیت کی امید کر رہے ہیں۔ متوفیوں کے اہل خانہ کا خیال ہے کہ صرف بلیک باکس اور کاک پٹ وائس ریکارڈر ہی حادثے کی اصل وجہ بتا سکتے ہیں۔

آئی ڈی ایف کا دعویٰ، ایران کے ۲۰۰؍ اور لبنان میں حزب اللہ کے ۱۴۰؍ ٹھکانوں کو بنایا

آئی ڈی ایف اب اس کے حامیوں کو نشانہ بنا کر وہاں شہری انفراسٹرکچر پر بمباری کرکے ایران پر دباؤ بنانے کی کوشش کررہی ہے

کہاجارہاہے کہ ایران کے مضبوط میزائل سسٹم کے سامنے بے بس اسرائیل کی فوج 'آئی ڈی ایف' اب اس کے حامیوں کو نشانہ بنا کر وہاں شہری انفراسٹرکچر پر بمباری کرکے ایران پر دباؤ بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ مغربی ایشیا میں امریکہ۔اسرائیل تنازع کو 5 ہفتے سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران دونوں ممالک کی افواج لگاتار ایران کے شہری انفراسٹرکچر کو نشانہ بنارہی ہیں وہیں ایران اپنی پوری طاقت کے ساتھ دفاعی کارروائی میں مصروف ہے۔ اسی دوران اسرائیل کی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے ایران اور لبنان میں بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن کرتے ہوئے 200 سے زائد ایرانی اور لبنان میں 140 حزب اللہ کی تنصیبات کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ آپریشن اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) کی طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیتوں اور دفاعی نیٹ ورک تباہ کرنے کے مقصد سے شروع کیا گیا تھا۔ اسی طرح آئی ڈی ایف نے ایران کے اندر کئی اہم اہداف کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا جس میں آئی آر جی سی کا فضائی دفاعی نظام بھی شامل بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ طیاروں کو نشانہ بنانے کے لیے بیلسٹک میزائلوں کی تیاری، ذخیرہ اندوزی اور ترقی سے متعلق مقامات پر بھی حملے کی تصدیق کی ہے۔ کہاجارہاہے کہ ایران کے مضبوط میزائل سسٹم کے سامنے بے بس آئی ڈی ایف اب اس کے حامیوں کے شہری انفراسٹرکچر کو نشانہ بنا کر دباؤ بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ لبنان میں آئی ڈی ایف نے بنیادی طور پر حزب اللہ کی اعلیٰ قیادت اور خصوصی دستوں کے خلاف فضائی حملے کیے ہیں۔ لبنان میں نشانہ بنائے گئے مقامات میں حزب اللہ کا تربیتی سینٹر اور کئی ہتھیاروں کے ذخیرہ اور لانچنگ سائٹس شامل ہیں۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق حزب اللہ کے رضوان فورس کے ہیڈکوارٹر پر حملے کی وجہ سے گروپ کے کمانڈ ڈھانچے کو جھٹکا لگا ہے۔ وہیں اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے دعویٰ کیا ہے کہ ان حملوں سے ایران کے صنعتی اڈے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی اسٹیل کی پیداواری صلاحیت کا 70 فیصد تباہ ہوگیا ہے، جس کا مقصد آئی آر جی سی کو فنڈنگ کے ذرائع اور بڑی مقدار میں ہتھیار تیار کرنے کی صلاحیت دونوں سے محروم کرنا ہے۔ وزیر اعظم نیتن یاہو نے اس کارروائی کو ایک شاندار کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اتحادیوں کے ساتھ مل کر ایران کی حکومت کو کچلنا جاری رکھیں گے۔

مغربی ایشیا میں کشیدگی کے ہندوستان پر اثرات

بڑھے گی مہنگائی، گھٹے گی جی ڈی پی کی شرح

موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عالمی ریٹنگ ایجنسی نے کہا کہ نجی کھپت میں کمی، صنعتی سرگرمیوں میں سست روی اور زیادہ لاگت کی وجہ سے سرمایہ کاری کی رفتار سست پڑ سکتی ہے جس سے شرح نمو متاثر ہوگی۔ عالمی سرگرمیوں پر نظر رکھنے والے 'موڈیز ریٹنگس' نے ہندوستان کی اقتصادی شرح ترقی کی رفتار کم کرکے نئے مالی سال 27-2026 کے لیے اسے 6 فیصد کردیا ہے جس کے لیے پہلے 8.6 فیصد کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ عالمی ریٹنگ ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کو متاثر کرے گا اور افراط زر کے خطرات میں اضافہ ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق ایل پی جی کی سپلائی میں رکاوٹ اور ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا گھریلو اثر پڑ سکتا ہے۔ اس سے نقل وحمل کے اخراجات بڑھیں گے اور خوراک کی افراط زر پر دباؤ پڑے گا کیونکہ ہندوستان کھاد کی درآمد پر انحصار کرتا ہے۔ مغربی ایشیا ہندوستان کے خام تیل کا تقریباً 55 فیصد اور ایل پی جی کا 90 فیصد سے زیادہ درآمد کرتا ہے۔ موڈیز نے اپنی تازہ رپورٹ میں نئے مالی سال میں افراط زر کی اوسط شرح 8.4 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا گیا ہے، جو کہ 26-2025 کے 4.2 فیصد سے زیادہ ہے۔ ایجنسی کے مطابق جغرافیائی سیاسی خطرات کی وجہ سے افراط زر کا دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور جمود کا شکار اقتصادی ترقی کے درمیان پالیسی سود کی شرح کو مستحکم رکھا جا سکتا ہے یا بتدریج بڑھایا جا سکتا ہے، یہ تنازع کے دورانیے اور اثرات پر انحصار کرے گا۔ ایجنسی کے مطابق نجی کھپت میں کمی، صنعتی سرگرمیوں میں سست روی اور زیادہ لاگت کی وجہ سے سرمایہ کاری کی رفتار سست پڑ سکتی ہے جس سے شرح نمو متاثر ہوگی۔ اس سے پہلے او ای سی ڈی نے بھی حال ہی میں ہندوستان کی شرح نمو 6.1 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا ہے۔ وہیں وی وائی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر تنازع جاری رہا تو شرح نمو تقریباً ایک فیصد تک گر سکتی ہے۔ اسی طرح گھریلو ریٹنگ ایجنسی آئی سی آر اے نے مالی سال 27-2026 میں 5.6 فیصد کی شرح نمو کا اندازہ لگایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق تیل، گیس اور کھاد کی اونچی قیمتوں سے حکومتی سبسڈیز کا بوجھ بڑھے گا اور محصولات پر دباؤ پڑے گا۔

مختصر مگر اہم خبریں

جن وشواس بل 2026 کی منظوری کا امیت شاہ نے خیر مقدم کیا

نئی دہلی: امور داخلہ اور باہمی تعاون کے مرکزی وزیر امیت شاہ نے پارلیمنٹ میں پبلک ٹرسٹ بل 2026 کی منظوری کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں امیت شاہ نے کہا کہ پارلیمنٹ میں پبلک ٹرسٹ بل، 2026 کی منظوری کو ہندوستان میں زندگی کی آسانی اور کاروبار میں آسانی کی سمت میں ایک بڑے قدم کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ بہت سی قانونی دفعات کو کم کرکے، یہ بل مودی جی کے نئے ہندوستان کے خواب کو پورا کر رہا ہے، جس سے عام لوگوں کی زندگی اور کاروبار کرنا آسان ہوجائے گا۔

مغربی بنگال میں ۴۶۶۰؍ معاون پولنگ اسٹیشن بنانے کی الیکشن کمیشن کی ہدایت

نئی دہلی: الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات میں ووٹروں کی سہولت کے لیے 4660 معاون پولنگ اسٹیشن بنانے کی ہدایت دی ہے۔ معاون پولنگ اسٹیشن ان علاقوں میں بنائے جائیں گے جہاں ووٹروں کی تعداد فی پولنگ اسٹیشن 1200 سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ریاست میں 321 پولنگ اسٹیشنوں کو ووٹروں کی سہولت کیلئے ان کے پہلے سے طے شدہ مقامات سے دوسری جگہ منتقل کیا جائے گا۔ کمیشن کی جانب سے ہفتہ کو دی گئی اطلاع کے مطابق معاون پولنگ اسٹیشنوں کے قیام کے ساتھ ہی ریاست میں اس بار کل پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد 85379 ہو جائے گی۔ ریاست کے چیف الیکشن آفیسر نے اس سلسلے میں انتظامیہ کو ضروری ہدایات دے دی ہیں۔ ریاست کے چیف الیکشن آفیسر نے ہدایت دی ہے کہ معاون پولنگ اسٹیشنوں کے قیام اور منتقل شدہ پولنگ اسٹیشنوں کے بارے میں متعلقہ ووٹروں کو گھر گھر جا کر آگاہ کیا جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے گی۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال میں 294 نشستوں والی اسمبلی کے لیے پولنگ دو مرحلوں میں 23 اور 29 اپریل کو کرائی جائے گی۔ وہیں، ووٹوں کی گنتی چار مئی کو ہوگی۔

ایران جنگ: خوراک اور ادویات کی عالمی ترسیل میں خلل

ایران جنگ نے خوراک اور ادویات کی عالمی سپلائی میں خلل ڈال دیا، امدادی راستے بند ہونے کے سبب لاکھوں افراد کی زندگیاں خطرے میں پڑ گئی ہیں، انسانی ہمدردی تنظیموں نے دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے بھوک اور صحت کے بحران کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے امدادی گروپوں نے خبردار کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ نے دنیا بھر میں لاکھوں ضرورت مند افراد تک خوراک اور ادویات پہنچانے کی ان کی صلاحیت کو تباہ کر دیا ہے، اور اگر تشدد جاری رہا تو مصائب مزید بڑھ جائیں گے۔ اس تنازع نے نہ صرف اہم بحری راستے بند کر دیے ہیں، جس سے عالمی توانائی بحران پیدا ہوگیا ہے، بلکہ اس سے امدادی گروپوں کی ترسیل بھی متاثر ہوئی ہیں، جس سے انہیں زیادہ مہنگے اور طویل راستے استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ آبنائے ہرمز جیسے اہم راستے عملی طور پر بند ہو چکے ہیں اور دبئی، دوحہ، اور ابوظہبی جیسے اسٹریٹجک مراکز سے جانے والے راستے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ ایندھن اور انشورنس کی بلند شرحوں کے باعث نقل وحمل کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے، جس کا مطلب ہے کہ اتنے ہی پیسوں میں کم سامان پہنچایا جا سکے گا۔ دریں اثناء ورلڈ فوڈ پروگرام کا کہنا ہے کہ اس کے پاس دسیوں ہزار میٹرک ٹن خوراک سفر میں شدید تاخیر کا شکار ہے۔ انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی کے پاس جنگ زدہ سوڈان کے لیے ایک لاکھ ۳۰؍ ہزار ڈالر مالیت کی دوائیں دبئی میں پھنسی ہوئی ہیں اور صومالیہ میں شدید غذائی قلت کا شکار بچوں کے لیے تقریباً ۶۷۰؍ باکس علاج معالجے کی خوراک ہندوستان میں پھنسی ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے پاپولیشن فنڈ کا کہنا ہے کہ ۱۶؍ ممالک کو سامان بھیجنے میں تاخیر ہوئی ہے۔ امریکی طرف سے بیرونی امداد میں شدید کٹوتیوں نے پہلے ہی بہت سے امدادی گروپوں کو کمزور کر دیا تھا، اور ان کا کہنا ہے کہ جنگ اس مسئلے کو مزید بڑھا رہی ہے۔

آسام انتخابات: کانگریس کا وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما پر حملہ

اہلیہ کے غیر ملکی پاسپورٹس اور بیرون ملک کاروبار پر سوالات

کانگریس نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ پر تین غیر ملکی پاسپورٹس، دبئی میں جائیداد اور امریکہ میں کاروبار چھپانے کا الزام لگایا، شفافیت اور جانچ کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما اور ان کی اہلیہ رنکی بھوئیاں سرما کے خلاف سنگین الزامات عائد کر کے سیاسی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ کی اہلیہ کے پاس ایک نہیں بلکہ تین غیر ملکی پاسپورٹس موجود ہیں اور ان کے بیرون ملک وسیع کاروباری مفادات بھی ہیں، جنہیں انتخابی حلف نامے میں ظاہر نہیں کیا گیا۔ پون کھیڑا کے مطابق رنکی بھوئیاں سرما کے پاس متحدہ عرب امارات، اینٹیگوا وباربوڈا اور مصر کے پاسپورٹس ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ محض ایک فرد کا نہیں بلکہ قانون اور شفافیت کا ہے، کیونکہ ہندوستان کے قوانین کے مطابق کوئی شہری دوہری شہریت نہیں رکھ سکتا۔ ایسے میں سوال اٹھتا ہے کہ آیا وزیر اعلیٰ کی اہلیہ کے پاس ہندوستانی پاسپورٹ بھی موجود ہے یا نہیں، اور اگر ہے تو یہ کس بنیاد پر ممکن ہوا۔ کانگریس نے مزید الزام لگایا کہ رنکی بھوئیاں سرما کی دبئی میں دو جائیدادیں ہیں، جن کی مکمل تفصیلات دستیاب ہیں، مگر ہیمنت بسوا سرما کے انتخابی حلف نامے میں ان جائیدادوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ انتخابی عمل میں شفافیت کے لیے امیدوار یا ان کے اہل خانہ کی جائیدادوں کی مکمل تفصیل دینا لازمی ہوتا ہے، ایسے میں یہ ایک سنگین سوال ہے کہ یہ معلومات کیوں چھپائی گئیں۔ اسی کے ساتھ کانگریس نے امریکہ کی ریاست وائیومنگ میں ایک کمپنی کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس کمپنی میں رنکی بھوئیاں سرما، ہیمنت بسوا سرما اور ان کے بیٹے کے نام شامل ہیں۔ الزام ہے کہ اس کمپنی کے ذریعے بڑی مالی سرگرمیاں انجام دی جارہی ہیں اور اس کا منصوبہ امریکہ میں ہوٹل کھولنے کا ہے۔ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ کمپنی کی مالیت ہزاروں کروڑ روپے میں ہے اور اس کے منافع کا بڑا حصہ خاندان کے افراد کے درمیان تقسیم ہونا ہے۔ کانگریس نے یہ بھی کہا کہ وائیومنگ ایک ایسی جگہ کے طور پر جانی جاتی ہے جہاں ٹیکس سے بچنے اور اثاثے چھپانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ ضروری ہے۔

'پکچر ابھی باقی ہے'، راگھو چڈھا نے

پنجاب کے مسائل پر ویڈیو جاری کر عآپ لیڈران کو دیا جواب

سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر راگھو چڈھا نے لکھا کہ ''پنجاب میرے لیے صرف بحث کا موضوع نہیں ہے۔ یہ میرا گھر ہے، میرا فرض ہے، میری مٹی ہے اور میری روح ہے۔'' عام آدمی پارٹی سے راجیہ سبھا رکن راگھو چڈھا اور ان کی پارٹی کے درمیان اب اختلافات کھل کر سامنے آرہے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے لیڈران کی طرف سے راگھو چڈھا کے خلاف پنجاب کے مسائل نہ اٹھانے کے الزام عائد کیے گئے ہیں۔ ان الزامات کے درمیان پنجاب کے مسائل پر راگھو چڈھا نے ویڈیو جاری کر جواب دیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر راگھو چڈھا نے ایک ویڈیو پوسٹ کر لکھا کہ ''میرے ان ساتھیوں کے لیے جنہیں یہ کہتے ہوئے ویڈیو جاری کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ راگھو چڈھا پارلیمنٹ میں پنجاب کے مسائل کو اٹھانے میں ناکام رہا۔ یہاں ایک چھوٹا سا ٹریلر ہے... پکچر ابھی باقی ہے۔'' انہوں نے آگے لکھا کہ ''پنجاب میرے لیے صرف بحث کا موضوع نہیں ہے۔ یہ میرا گھر ہے، میرا فرض ہے، میری مٹی ہے اور میری روح ہے۔'' راگھو چڈھا نے ویڈیو میں ان تمام مسائل کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے پارلیمنٹ میں اٹھائے ہیں۔ ان میں کرتار پور صاحب اور ننکانہ صاحب کے لیے کوریڈور، پنجاب کے کسانوں کے لیے ایم ایس پی کا مطالبہ، پنجاب کے لیے کینسر ٹرین اور دہلی سمیت شمالی ہندوستان میں فضائی آلودگی جیسے مسائل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ویڈیو میں راگھو چڈھا نے ایم ایس پی کی قانونی ضمانت کا مطالبہ، پنجاب میں پانی کی قلت، کسانوں کے مختلف مطالبات، پنجاب میں زمینی پانی کی گرتی ہوئی سطح، شہید بھگت سنگھ کے لیے 'بھارت رتن' کا مطالبہ، دریاؤں کی بحالی اور پانی تک پنجاب کی رسائی، اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے شاہی تخت کی واپسی جیسے مسائل کا بھی ذکر کیا ہے۔ راجیہ سبھا رکن راگھو چڈھا نے پنجاب میں انٹرنیشنل پروازوں، پنجاب کے لیے فنڈ جاری کرنے کا معاملہ اور آنند پور صاحب کو ہیریٹیج سٹی بنانے کے مطالبات جیسے مسائل کا ذکر ویڈیو میں کیا ہے۔ ساتھ ہی پنجاب کی ترقی کے لیے مرکز سے امداد کی اپیل کی ہے۔

'آپ' سے اختلاف کے بعد راگھو چڈھا کے سیاسی مستقبل پر قیاس آرائیوں کا بازار گرم

الیکشن کمیشن ناراض، مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب کا شیڈول جاری ہونے کے بعد کئی بڑے قدم اٹھائے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ریاست کے کئی سینئر افسران کو ہٹادیا ہے

عام آدمی پارٹی سے استعفیٰ دیں گے یا اختلاف دور کرنے کی کوشش کریں گے؟ بی جے پی کا ہاتھ تھامیں گے یا اپنی انفرادی عوامی شناخت بنائیں گے؟ عام آدمی پارٹی کی جانب سے راجیہ سبھا میں پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کے عہدہ سے ہٹائے جانے کے بعد راگھو چڈھا کے سیاسی مستقبل پر قیاس آرائیوں کا دور تیز ہوگیا ہے۔ راگھو چڈھا جو گزشتہ چند برسوں سے خود اپنی پارٹی سے کٹے کٹے نظر آرہے تھے۔ اُن کی پارٹی (آپ) کا کہنا ہے کہ وہ وزیر اعظم مودی اور بی جے پی کے خلاف کچھ کہنے یا جواب طلب کرنے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کیلئے پارلیمنٹ میں دیئے گئے نوٹس میں ابھی انہوں نے دستخط نہیں کیا جبکہ اپوزیشن کے احتجاج اور واک آؤٹ کا بھی وہ ساتھ نہیں دیتے۔ محسوس کیا جارہا ہے کہ وہ مودی اور حکومت کی ''گڈ بک'' میں رہنا چاہتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق راگھو چڈھا اور پارٹی قیادت، خاص طور پر اروند کیجریوال کے درمیان اختلافات کافی عرصے سے چل رہے تھے، جو اَب ایک واضح ٹکراؤ کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ راگھو چڈھا کی پارٹی سے دوری کلیدی مسائل پر خاموشی اور اہم مواقع پر ان کی عدم موجودگی سے بھی ظاہر ہوئی جس میں کیجریوال اور منیش سیسودیا کو عدالت سے راحت ملنے کے موقع پر وہ منظرنامہ سے ہی غائب رہے۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی کی جانب سے نہ صرف انہیں عہدے سے ہٹایا گیا بلکہ راجیہ سبھا میں پارٹی کے کوٹہ سے ان کے بولنے کے مواقع بھی محدود کرنے کی سفارش کی گئی ہے، جسے سخت قدم قرار دیا جارہا ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق اس وقت راگھو چڈھا کے سامنے کئی متبادلات ہیں۔ پہلا امکان: پہلا امکان یہ ہے کہ وہ پارٹی کے اندر رہتے ہوئے اختلافات کو کم کریں اور دوبارہ مرکزی کردار حاصل کریں۔ تاہم موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے خود راگھو اس کیلئے کوشاں نظر نہیں آتے۔ دوسرا امکان: دوسرا امکان یہ ہے کہ وہ پارٹی سے علیحدگی اختیار کریں تاہم اس صورت میں انہیں راجیہ سبھا کی رکنیت سے محروم ہونا پڑ سکتا ہے جس کی میعاد ۹؍ اپریل ۲۰۲۸ء تک ہے۔ تیسرا امکان: راگھو چڈھا جس طرح وزیر اعظم مودی اور سرکار پر تنقید سے بچ رہے ہیں، اس کو دیکھتے ہوئے ان کے بی جے پی میں شامل ہونے کے امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ خاص طور سے اس پس منظر میں کہ زعفرانی پارٹی راجیہ سبھا کی سیٹ سے محرومی کا ازالہ کرسکتی ہے۔ چوتھا امکان: چوتھا راستہ ان کے پاس یہ ہے کہ وہ خود کو عوامی لیڈر کے طور پر متعارف کرائیں، اپنی الگ پہچان بنائیں اور ۲۰۲۹ء کا لوک سبھا الیکشن لڑ کر پارلیمنٹ پہنچیں۔ حالیہ چند مہینوں میں ایئرپورٹ پر سموسہ کی قیمت سے لے کر ۲۸؍ دنوں کے موبائل ریچارج جیسے ''عوامی معاملات'' اٹھا کر انہوں نے خود کو عام آدمی سے جوڑنے کی کوشش کی بھی ہے۔ بہر حال آنے والے چند ماہ راگھو چڈھا اور عام آدمی پارٹی دونوں کیلئے اہم ہوں گے، کیونکہ یہ تنازع نہ صرف ان کے ذاتی سیاسی مستقبل بلکہ پارٹی کے اندرونی اتحاد اور آنے والے انتخابات پر بھی اثر انداز ہوسکتا ہے۔

دہشت گردانہ حملوں کی سازش کلیان سے مشید احمد گرفتار

داعش مشتبہ کارکنان کے رابطہ میں اڑیسہ کا عمران بھی تھا

ممبئی:(نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی کے کلیان علاقہ سے این آئی اے کیس میں دلی اسپیشل سیل اور اے ٹی ایس نے کلیان سے داعش کے مشتبہ رکن اور سوشل میڈیا پر فعال مشید احمد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے تفصیلات کے مطابق مشید احمد نے ملک کے خلاف سازش رچی تھی ۔ این آئی اے کیس نمبر 84/2026 بی این ایس سیکشن 61 ملزم کو کلیان کورٹ میں پیش کیا گیا اور تفتیش کے لیے دہلی روانہ کردیا گیا ہے۔ کلیان جوڈیشل مجسٹریٹ 5ویں کورٹ کلیان میں اسپیشل سیل دہلی اور اے ٹی ایس ٹیم کے افسران نے مشید احمد عرف سونو عرف کلام افتخار احمد شیخ، عمر 32 سال، کمرہ نمبر 13، اعظمی چاول، نزد عمارہ پارک، کھڈولی ویسٹ، تعلقہ کلیان، ضلع تھانے کے رہائشی کو پیش کیا۔ اسپیشل سیل دہلی ٹیم کے تفتیشی افسر بھوجراج سنگھ اور پولیس انسپکٹر منوج کمار نے کلام نامی ایک شخص کی شناخت کی ہے جو ممبئی کے علاقے میں سوشل میڈیا پر سرگرم ہے اور اس کے شدت پسندی (آئی ایس آئی ایس سے متاثر) اپنے ساتھیوں کے ساتھ خفیہ پیغامات کے ذریعے رابطے میں تھا۔ اڑیسہ کے ساکن عمران نامی اس کا ساتھی بھی اس گروہ کا رکن ہے اور تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا کہ اس نے دسمبر میں دہلی کا دورہ کیا اور لال قلعہ اور دیگر اہم مقامات پر گشت کیا۔ اس طرح، چونکہ سوشل میڈیا گروپ ملک بھر میں دہشت گردانہ کارروائیاں کرنے والا تھا، اس لیے این آئی اے نے مقدمہ نمبر 84/2026 کے تحت بی این ایس کی دفعہ 61 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ تفتیش کے دوران ،مشید احمد عرف سونو عرف کلام افتخار احمد شیخ، عمر 32، ٹٹوالا تھانے کی حدود کے تحت کھڈولی کے رہائشی، کمرہ نمبر 13، اعظمی چول، عمارہ پارک، کھڈولی ویسٹ تعلقہ، کلیان ضلع، تھانے سے گرفتار کر کے کورٹ میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے اسے تین دنوں کے ٹرانزٹ ریمانڈ پر بھیج دیا ہے۔ چونکہ مذکورہ کیس کی تفتیش دہلی میں جاری ہے، اس لیے اسے پہلے کلیان کورٹ میں پیش کیا گیا اور دہلی کی عدالت میں پیش کرنے کے لیے 05 دن کے ٹرانزٹ ریمانڈ کی درخواست کی گئی لیکن عدالت نے اسے 03 دن کی مہلت دی ہے۔ اس لیے مذکورہ ملزم کو تھانے دیہی حدود کے ٹٹوالا پولیس اسٹیشن میں اسٹیشن ڈائری درج کرنے کے بعد مزید تفتیش کیلئے دہلی لے جایا گیا ہے۔

ممبئی: ضعیفہ کو ہدف بنانے والا گروہ بے نقاب، ۳؍گرفتار

ممبئی ساکی ناکہ پولس نے ایک ایسے گروہ کو بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو بزرگوں کو اپنا ہدف بنایا کرتا تھا ساکی ناکہ پولس اسٹیشن کی حدود میں ایک ضعیفہ کو ملزم نے یہ کہہ کر بے وقوف بنایا کہ اس کے سیٹھ مالک کے یہاں ولادت ہوئی ہے اور وہ غریبوں میں ساڑھی تقسیم کر رہے ہیں اس لئے آپ کو بھی ساڑھی مل سکتی ہے اس کے لیے اس نے ضعیفہ کے گلے میں موجود سونے کے زیورات اتروا لئے اور پھر یہ لے کر فرار ہوگیا اس معاملہ میں شکایت کنندہ نے شکایت درج کروائی اس کے دو لاکھ سے زائد کے زیورات لے کر ملزم فرار ہوگیا تھا ساکی ناکہ پولس نے ملزم کو تلاش کرنے کے لئے ٹیم تشکیل دی اور پھر ملزم نمبر ایک سنتوش گنگا رام چورے ۵۵ سالہ کو کلیان سے گرفتار کیا گیا اس کے بعد اس سے تفتیش کی گئی تو اس نے ملزم نمبر دو بالا جی روہی داس پوار ۲۵ سالہ کا نام بتایا جو پربھنی کا ساکن ہے اس کی تفتیش میں لکشمن روہی داس پوار ۲۲ سالہ کان سامنے آیا پولس نے تینوں کو گرفتار کرلیا۔

ایس آئی آر سروے میں نام نہ ملنے پر مالیگاؤں کے

۷۵؍سالہ بزرگ خیرالدین نے پھانسی لگا کر اپنی جان دے دی

مالیگاؤں :(نامہ نگار) مالیگاؤں شہر کے پوارواڑی علاقے میں ایک نہایت افسوسناک اور تشویشناک واقعہ پیش آیا، جہاں 75 سالہ بزرگ شہری خیرالدین عبدالشکور مومن کی موت نے پورے علاقے کو غم اور تشویش میں مبتلا کر دیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مرحوم گزشتہ دو ماہ سے اپنے نام کے ووٹر لسٹ میں شامل نہ ہونے کے مسئلے سے پریشان تھے، جس کی وجہ سے وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئے تھے۔ اہلِ خانہ اور مقامی افراد کے مطابق خیرالدین عبدالشکور 2002 کی ووٹر لسٹ میں اپنا نام تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن مسلسل ناکامی نے انہیں مایوسی کی حالت میں مبتلا کر دیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ کئی دنوں سے اس مسئلے کو لے کر فکر مند اور بے چین دکھائی دے رہے تھے، تاہم کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ پریشانی اس قدر سنگین رخ اختیار کر لے گی۔ واقعے کے بعد پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی اور لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہو گئی۔ اس موقع پر سوشل ورکر شفیق، اینٹی کرپشن کارکن خالد ایس کے، اور سلیم رکشا والے فوری طور پر متاثرہ خاندان کی مدد کے لیے آگے آئے اور انہوں نے اہلِ خانہ کو حوصلہ دینے کے ساتھ ساتھ انتظامیہ سے انصاف کا مطالبہ بھی کیا۔ مقامی سماجی کارکنان نے اس واقعے کو نہایت سنگین قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک بزرگ شہری کا اس طرح ذہنی دباؤ میں آنا اور اپنی زندگی کھو دینا نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ یہ انتظامی نظام پر بھی کئی سوالات کھڑے کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر شہریوں کے بنیادی حقوق، خصوصاً شناخت اور ووٹر لسٹ جیسے اہم معاملات میں بروقت توجہ دی جاتی تو شاید اس طرح کا سانحہ پیش نہ آتا۔ علاقے کے لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کی مکمل تحقیقات کی جائیں اور یہ معلوم کیا جائے کہ آخر ایک بزرگ شہری کو اتنی بنیادی سہولت کے لیے کیوں دربدر ہونا پڑا۔ ساتھ ہی انہوں نے حکومت اور الیکشن حکام سے اپیل کی ہے کہ ووٹر لسٹ میں ناموں کی درستگی اور شمولیت کے عمل کو آسان اور شفاف بنایا جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس طرح کی ذہنی اذیت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ واقعہ نہ صرف مالیگاؤں بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے کہ کس طرح انتظامی کوتاہیاں عام شہری، خصوصاً بزرگ افراد، کو شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے معاملات کو سنجیدگی سے لیا جائے اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

فلسطینیوں کے خلاف سزائے موت کے قانون پر علمائے اہلِ سنت کی سخت مذمت

اسرائیل میں فلسطینیوں کے خلاف مجوزہ سزائے موت کے قانون پر ملک بھر کے علمائے اہلِ سنت نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے انسانیت کے خلاف ایک "کالا قانون" قرار دیا ہے

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) اسرائیل میں فلسطینیوں کے خلاف مجوزہ سزائے موت کے قانون پر ملک بھر کے علمائے اہلِ سنت نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے انسانیت کے خلاف ایک "کالا قانون" قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور دیگر دینی و سماجی تنظیموں کے زیرِ اہتمام ایک اہم نشست منعقد ہوئی، جس میں متعدد سرکردہ علمائے کرام نے شرکت کی۔ نشست میں علماء نے متفقہ طور پر کہا کہ اسرائیل کی جانب سے اس نوعیت کے قوانین نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ فلسطینی عوام پر جاری ظلم و ستم کو قانونی جواز فراہم کرنے کی کوشش بھی ہیں۔ مقررین نے کہا کہ گزشتہ 75 برسوں سے فلسطینی عوام پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور اب اس طرح کے قوانین کے ذریعے ان کے قتل کو قانونی شکل دی جا رہی ہے، جو انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر حضرت سید معین الدین اشرف صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی برادری کو اس مسئلے پر فوری اور سنجیدہ قدم اٹھانا چاہیے۔ انہوں نے حکومتِ ہند سمیت دنیا کے تمام انصاف پسند ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ اس "کالے قانون" کے خلاف آواز بلند کریں اور فلسطینی عوام کو انصاف دلانے کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری (صدر، رضا اکیڈمی)، مولانا فرید الزماں قادری، مولانا اعجاز کشمیری، مولانا خلیل الرحمان نوری، مولانا غلام یسن، حافظ قمر اشرفی اور محمد عارف رضوی سمیت دیگر علمائے کرام و ذمہ داران بھی موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا، جس میں اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری مداخلت کرتے ہوئے اس قانون کو منسوخ کرانے کے لیے عملی اقدامات کریں اور فلسطینی عوام کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

باونکولے کے نام سیکڑوں ایکڑ زمین ہونے کا دعویٰ، ویڈیو بنانے والے پر کارروائی

ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وزیر محصولات اور ان کے اہل خانہ کے نام ۷ ۱۱۴؍ایکڑ زمین ہے، ناگپور میں ایک شخص کی شکایت پر معاملہ درج کرلیا گیا

ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وزیر محصولات اور ان کے اہل خانہ کے نام ۷ ۱۱۴؍ایکڑ زمین ہے، ناگپور میں ایک شخص کی شکایت پر معاملہ درج کرلیا گیا۔ بی جے پی پارٹی کے سینئر لیڈر و وزیر محصولات چندر شیکھر باونکولے اور ان کے کنبہ کے افراد کے نام پر ہزاروں ایکڑ زمین ہونے کی خبر سوشل میڈیا پر وائرل کرنے پر ناگپور کے کوراڈی پولیس اسٹیشن میں معاملہ درج کیا گیا ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ پورا واقعہ ہیکٹر اور ایکڑ کی پیمائش میں غلطی کی وجہ سے پیش آیا۔ اطلاع کے مطابق رامیشور دریکر نامی شخص نے فیس بک پوسٹ کے ذریعے الزام لگایا تھا کہ وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے اور ان کے خاندان کے پاس ۷ ۱۱۴ ایکڑ زمین ہے، اس پوسٹ سے سوشل میڈیا پر ہلچل پیدا ہوگئی اور یہ پوسٹ پوری ریاست میں وائرل ہوگئی۔ بہت سے لوگوں نے اس پر اپنا ردعمل دیتے ہوئے غصے کا اظہار کیا۔ یہ خبر جب باونکولے تک پہنچی تو انہوں نے اپنے اور خاندان کے بارے میں معاشرے میں غلط خبر پھیلانے والے کے خلاف ایکشن لیا اور رامیشور دریکر کے خلاف جمعہ کی رات دیر گئے کوراڈی پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند ۲۰۲۳ کی دفعہ ۷۸ (۱) (ii) اور ۳۵۶ (۲) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اطلاع کے مطابق یہ معاملہ نکھل رام چندر انگلے کی شکایت پر درج کیا گیا ہے۔ فیس بک پر گردش کرنے والے ایک ویڈیو میں رامیشور دریکر نے دعویٰ کیا تھا کہ ۷ ۱۱۴ ایکڑ زمین ریونیو منسٹر باونکولے اور ان کے خاندان کے نام ہے۔ اس ویڈیو کو ۳۱؍مارچ سے ۳؍اپریل کے درمیان بڑے پیمانے پر شیئر کیا گیا تھا۔ نکھل انگلے نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ اس دعوے سے سماج میں غلط پیغام گیا ہے اور باونکولے خاندان کو بدنام کیا گیا ہے۔ انگلے کی شکایت کے مطابق پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کردی ہے۔ کامٹی شہر تحصیل دفتر کے ذریعہ جاری کردہ سرکاری مصدقہ ذرائع کے مطابق، وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے اور ان کے خاندان کے نام پر کل زمین صرف ۲۸،۴۴؍ایکڑ ہے۔ یہ زمین مختلف دیہاتوں اور سروے نمبروں میں رجسٹرڈ ہے۔ نتیجتاً ۷ ۱۱۴ یکڑ کا دعویٰ سراسر غلط اور گمراہ کن ثابت ہوا۔ دوسری طرف کہا جا رہا ہے کہ آر ٹی آئی کارکن وجے کمھار نے یہ معلومات حاصل کر کے ہیکٹر اور ایکڑ کی پیائش میں غلطی کی وجہ سے کیا ہے۔ چندر شیکھر باونکولے اور ان کے خاندان کے ہزاروں ایکڑ اراضی کے بارے میں سوشل میڈیا پر گمراہ کن معلومات پھیلانے کیلئے کوراڈی پولس اسٹیشن میں بالآخر کیس درج کرلیا گیا ہے۔ جبکہ وجے کمھار نے بھی اس اس معاملے وضاحت دی ہے اور کہا ہے کہ ایسا ایکڑ کے بجائے غلطی سے ہیکٹر پڑھنے کی وجہ سے ہوا ہوگا۔

اسرائیل ایران جنگ تیل اور گیس کا بحران

ممبئی میں گیس سلنڈر چوری کرنے والا چور گرفتار

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) اسرائیل ایران جنگ سے تیل کی قلت اور گیس سلنڈر کا فقدان کا فائدہ اٹھانے کے لیے سلنڈر چوری کرنے والے ایک چور پوائی پولس نے گرفتار کر کے اس کیس کو حل کرنے کا دعویٰ کیا ہے اس چور نے کئی سلنڈر نئی ممبئی اور ممبئی سے چوری کئے تھے۔ ممبئی پوائی پولس نے ایک ایسے گیس سلنڈر چور کو گرفتار کیا ہے جس نے نئی ممبئی اور ممبئی شہر سے ۴۵ سلنڈر چوری کئے تھے تفصیلات کے مطابق پوائی علاقہ سے سوزوکی برگ مین چوری ہوئی تھی اور اسی برگ مین کا استعمال کر کے یہ ملزم چوری کیا کرتا تھا اس نے نئی ممبئی اور ممبئی میں متعدد مقامات پر گیس سلنڈر چوری کیے ہیں اسرائیل اور ایران جنگ کے دوران گیس سلنڈر کا بحران ہے ایسے میں یہ چور سلنڈر چوری کیا کرتا تھا جس کے سبب سلنڈر کی مصنوعی قلت بھی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے پولیس نے اسے گرفتار کرلیا ہے پولس کو خفیہ اطلاع ملی اور جال بچھا کر چندر کانت کا مبلے ۴۵ سالہ کو تھانہ ورتک نگر سے گرفتار کرلیا اور اس کے قبضے سے ممبئی اور نئی ممبئی سے چوری شدہ مسروقہ سلنڈر ضبط کر لئے گئے ہیں اس کام میں ملزم کی چوری کے سلنڈر چھپانے میں مدد کرنے والے ایک ملزم کی شناخت ہوئی ہے یہ ملزم کی جب تفتیش کی گئی تو اس پر چوری کے ۱۰ معاملات درج پائے گئے پوائی پولس نے تین موٹر سائیکل، ۴۵ سلنڈر ضبط کیے ہیں۔ یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے انجام دی ہے۔

قرض کے سبب گردہ بیچنے والے کسان نے خودکشی کی اجازت طلب کی

کسان نے وزیر اعلیٰ کو خط لکھا، حکومت کے اعلان کے باوجود ساہوکاروں کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی ہے

غیر قانونی ساہوکاروں کے چنگل میں پھنس کر قرض کی ادائیگی کے لئے اپنا گردہ بیچنے پر مجبور ہونے والے کسان روشن کُوڑے، نے اب ایک خط لکھ کر وزیر اعلیٰ سے موت کی اجازت مانگی ہے۔ اس معاملے نے ایک بار پھر پوری ریاست میں ہلچل مچا دی ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ چندر پور ضلع کے مِنتھور کے ایک کسان روشن کُوڑے نے ساہوکاروں کے دباؤ میں قرض کی ادائیگی کے لئے کمبوڈیا جا کر اپنا ایک گردہ فروخت کر دیا تھا، یہ معاملہ دسمبر ۲۰۲۵ء میں سامنے آیا تھا۔ یہ خبر منظر عام پر آنے کے بعد اسمبلی سے لے کر پوری ریاست میں اس معاملے کی گونج سنائی دی تھی، سیاسی رہنماؤں نے اس کسان سے ملاقات کی اور اُسے انصاف دلانے کی یقین دہانی کراوئی۔ یہی نہیں وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے بھی اِن ساہوکاروں کے خلاف سخت کارروائی اور اُن کے اثاثوں کو منجمد کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم، کسان روشن کُوڑے کا الزام ہے کہ ڈیڑھ ماہ گزر نے کے باوجود، کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔ مالی تنگی سے پریشان ایک گردے پر زندگی کاٹ رہے روشن کُوڑے نے اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر موت کی بھیک مانگی ہے۔ ضلع کلکٹر کے توسط سے وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے خط میں روشن کُوڑے نے کہا ہے کہ حکومت نے میرے ساتھ ہوئی ناانصافی پر ایکشن لینے کا وعدہ کیا تھا، حکومت کی مداخلت سے مجھے انصاف ملنے کی امید تھی۔ فی الحال میری زندگی مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہے۔ اب میرے پاس جینے کا کوئی ذریعہ نہیں بچا۔ میرے گھر والوں کی حالت بہت دگرگوں اور قابل رحم ہے۔ ساہوکاروں نے مجھ پر دباؤ ڈال کر پوری زرعی زمین پر زبردستی قبضہ کرلیا تھا۔ انہوں نے کہا" ساہوکار نے میرے والد کی ۴۵،۰؍ہیکٹر زمین اپنے نام کرلی اور ایک بروکر کے ذریعے باقی بچی ہوئی ۹۹،۰؍ہیکٹر زمین بھی ساہوکار نے اپنی بیوی کے نام کرلی۔ یہ ہماری مرضی کے خلاف اور زبردستی کیا گیا، مجھے اپنا گردہ بیچنے پر مجبور کیا گیا۔ میں ایک گردے پر جی رہا ہوں۔ اگرچہ میرے معاملے میں فوجداری کارروائی ہوئی ہے تاہم وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق ملزمین کے اثاثے منجمد نہیں کئے گئے۔ میرے کھیت مجھے واپس نہیں کئے گئے۔ میں چار ماہ سے انصاف کیلئے دربدر بھٹک رہا ہوں لیکن کوئی فریاد نہیں سن رہا۔ اس لئے مجھے اپنی زندگی ختم کرنے کی اجازت دی جائے۔

فلم سٹی میں کام کرنے والا ملازم

منور ناصر خان کا ۴ جرم میں ملوث ہونے کا اعتراف

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں خواتین کے تحفظ کو چیلنج کرنے والے سیریل مولیسٹر پستان دبانے والے کو پولیس نے 48 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر کے بڑی کامیابی حاصل کی۔ ممبئی شہر میں رہنے والی خواتین کے ساتھ بدتمیزی کرنے والے ایک شیطانی ملزم کو بالآخر پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ یہ ملزم سڑکوں پر چلتی خواتین کے ساتھ موقع پا کر ان کی شرمگاہیں چھین لیتا تھا اور فحش حرکات کر کے فرار ہوجاتا تھا جس سے علاقے میں خوف وہراس پھیل جاتا تھا۔ معاملہ گورگاؤں ویسٹ بانگور نگر پولیس اسٹیشن کا ہے، جہاں ایک نوجوان خاتون 30 مارچ 2026 کو رات تقریباً 9:30 بجے گھر جا رہی تھی۔ اسی دوران ملزم غلط راستے سے آیا اور پیچھے سے خاتون کے ساتھ بدفعلی کی اور خاتون کا پرائیویٹ پارٹ دبایا اور موقع سے فرار ہوگیا۔ متاثرہ کی شکایت پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی۔ بنگور نگر کے سینئر پولیس انسپکٹر رویندر اعواد کے مطابق، پولس نے 48 گھنٹوں میں 29 سی سی ٹی وی معائنہ کئے تا کہ سیریل چھیڑ چھاڑ کرنے والے کو پکڑا جاسکے۔ معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے پولیس نے علاقے کے 29 سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی تلاش کی جس کے بعد ملزم کی شناخت ہوگئی۔ مسلسل تکنیکی تحقیقات اور ٹیم ورک کے ذریعے ملزم تک پہنچا۔ پولیس نے ملزم منور ناصر خان (عمر 25 سال) کو گرفتار کرلیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ آرے کالونی علاقہ کا رہنے والا ہے اور ملزم اس سے پہلے بھی ایسی ہی وارداتوں میں ملوث رہا ہے۔ پولیس نے اس کے خلاف مختلف دفعات کے تحت کئی مقدمات درج کر لیے ہیں۔ یہ ساری کارروائی اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں کی گئی جو کہ پولیس کی بڑی کامیابی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم سے مزید تفتیش جاری ہے اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ایکناتھ شندے کا نام لے کر پولیس پر دباؤ بنانے کی کوشش

خود کو او ایس ڈی بتا کر ڈی سی پی کو جانچ کی سمت بدلنے کا حکم دینے والا گرفتار

پونے میں ایک شخص نے خود کو نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کا او ایس ڈی (آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی) بتا کر پولیس کے اعلیٰ عہدیداروں کو ایک کیس کی درست جانچ کرنے اور ملزم پر کارروائی نہ کرنے کا حکم دینے کی کوشش کی لیکن پولیس نے صحیح وقت پر تصدیق کی اور اس شخص کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کی طرف سے دی گئی معلومات کے مطابق ملزم کا نام پردیومن شری ہری پاٹل (۴۷) ہے جو پونے ہی کے ہنجے واڑی علاقے کا رہنے والا ہے۔ پردیومن جمعرات کو ڈپٹی کمشنر آف پولیس، سرکل ون، رشی کیش راول کے دفتر میں داخل ہوا اور خود کو نائب وزیر اعلیٰ کا او ایس ڈی بتا کر ایک کیس کے تعلق سے گفتگو کرنے لگا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کیس میں تفتیش درست طریقے سے نہیں ہوئی ہے اور غلط آدمی پر کارروائی کی جا رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کا نام لے کر افسران پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرنے لگا کہ کیس میں تفتیش کی سمت تبدیل کی جائے۔ تاہم ڈپٹی کمشنر آف پولیس کو اندازہ ہوا کہ یہ شخص سرکاری افسر نہیں ہے۔ انہوں نے فوراً اپنے طور پر اس بات کی تحقیق کی کہ کیا اس نام کا کوئی او ایس ڈی ایکناتھ شندے کے دفتر میں ہے؟ اور کیا اسے مذکورہ کیس کے تعلق سے گفتگو کیلئے پونے بھیجا گیا ہے؟ معلوم ہوا کہ ایسا کوئی شخص شندے کے دفتر میں نہیں ہے اور نہ ہی ان کے دفتر سے کسی کو ڈی سی پی کے پاس بھیجا گیا ہے۔ جب یہ بات واضح ہوگئی کہ پردیومن پاٹل جعلی افسر بن کر آیا ہے تو پولیس نے اسے فوری طور پر گرفتار کرلیا اور وشرام باغ پولیس اسٹیشن میں اس کے خلاف معاملہ درج کیا گیا۔ پولیس معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ کس کے کہنے پر وہاں آیا تھا۔ اس واقعہ کی وجہ سے سرکاری افسران کے ناموں کا استعمال کرتے ہوئے دھوکہ دہی کا معاملہ ایک بار پھر زیر بحث ہے اور ایسے معاملات پر سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

پاکستانی کاسمیٹک اشیاء فروخت کرنے کا الزام، ۲؍دکاندار گرفتار

دھولیہ کرائم برانچ کے الگ الگ علاقوں میں چھاپے، دکاندار بغیر کسی بل یا رسید کے پاکستانی پروڈکٹ بیچ رہے تھے۔

دھولیہ کرائم برانچ نے شہر کے دو الگ الگ اسٹورس پر اچانک چھاپہ مار کر ہزاروں روپے کی ممنوعہ پاکستانی کاسمیٹک اشیاء ضبط کی ہے۔ ساتھ ہی دو افراد کو حراست میں لیا ہے۔ ان کے خلاف چالیس گاؤں پولیس اور سٹی پولیس میں غیر ملکی تجارت قانون ۱۹۹۲ء ایف ٹی ڈی آر ایکٹ اور ممنوعہ ادویات سنگھار اشیاء قانون ۱۹۴۰ء کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے۔ اس بابت لوکل کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر شری رام پوار نے میڈیا کو بتایا کہ شری سائی ٹریڈرس نامی دکان پر چھاپہ مارا گیا جو دھولیہ شہر کے پانچ قندیل علاقے میں واقع جے شنکر مارکیٹ میں ہے۔ یہاں سے کل ۳۰؍ہزار ۶۳؍روپے کی ممنوعہ اشیاء برآمد کی گئیں۔ اس میں گوری بیوٹی کریم، گوری وائٹننگ صابن اور چاندنی وائٹننگ کریم شامل ہیں۔ یہ تمام کاسمیٹک مصنوعات پاکستان میں تیار کی جاتی ہیں اور ان کی پیکیجنگ پر 'میڈ ان پاکستان' کے الفاظ واضح طور پر پرنٹ کئے گئے ہیں۔ شری سائی ٹریڈرس دکان کیلاس دیوانند نکانی (۵۰) کی ہے جسے حراست میں لیا گیا ہے۔ ایل سی بی کی دوسری ٹیم نے نیشنل ہائی اسکول کے پیچھے بگ بازار شاپ پر چھاپہ مارا اور مجموعی طور پر ۳۱؍ہزار ۴؍سو ۱۱؍روپے کا ممنوعہ سامان ضبط کیا۔ دکان مالک فضل الرحمٰن محمد سلیم انصاری (۳۲) کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان دونوں دکانداروں کے پاس سے کسی قسم کا کوئی سرکاری بل یا رسیدیں برآمد نہیں ہوئیں۔ پوار نے کہا کہ دونوں دکانداروں نے یہ ممنوعہ پروڈکٹ کہاں سے اور کس سے خریدیں ہیں؟ یہ ان سے پوچھ تاچھ میں معلوم ہو جائے گا۔ اس کیلئے عدالت سے دودنوں کی پولیس تحویل کی مانگ کی گئی ہے۔ معلوم ہو کہ پولیس کو اس تعلق سے خفیہ ذرائع سے ان دکانداروں کے تعلق س خبر ملی تھی جس کے بعد ضلع ایس پی شری کانت دھیورے اور ضلع ایڈیشنل ایس پی اجے دیوارے کی رہنمائی میں یہ کارروائی کی گئی۔ ایل سی بی محکمہ کے پی آئی شری رام پوار، اے پی آئی نام دیو سہارے، پی ایس آئی چیتن منڈے، امیت مالی، کانسٹیبل پرشانت چودھری، سندیپ پاٹل، پون گولی، سنی پوار، سندیپ پاٹل، سانپ پاٹل، عارف پٹھان، راہل گری، کملیش سوریہ ونشی، ونائک کھیرنار، اور ہرشل چودھری چھاپہ مار دستے میں شامل تھے۔

کیا ۴۰ر ڈالر کا اسمارٹ فون افریقی ممالک میں ڈیجیٹل عدم مساوات ختم کرسکتا ہے؟

کیا ۴۰ر ڈالر کا اسمارٹ فون افریقی ممالک میں ڈیجیٹل عدم مساوات ختم کرسکتا ہے؟ جبکہ ہندوستان میں اس طرح کے کم لاگت والے ٹیکنالوجی تجربات ناکام ہو چکے ہیں۔

موبائل کمیونیکیشن انڈسٹری کے لیے عالمی وکالت اور لابی گروپ نے اعلان کیا کہ وہ ۲۰۲۶ء میں کانگو، ایتھوپیا، نائجیریا، روانڈا، تنزانیہ اور یوگنڈا میں ۴۰ر ڈالر کے اسمارٹ فونز کے پائلٹ پروجیکٹ کے لیے شراکت داری کررہا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا کہ سستے ۴ر جی اسمارٹ فونز بڑے پیمانے پر لاکھوں افراد کو انٹرنیٹ سے منسلک کرسکتے ہیں، جس سے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، مالیاتی خدمات، ای کامرس، اور اے آئی پر مبنی ٹولز تک رسائی ممکن ہوگی۔" تقریباً ۹۶ر کروڑ افریقی موبائل انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے حالانکہ وہ کوریج ایریا میں رہتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رکاوٹ ڈیوائس کی استطاعت ہے، بنیادی ڈھانچہ نہیں۔ کانٹر پوائنٹ ریسرچ کے مطابق ۴۰ر ڈالر میں ۴ر جی اسمارٹ فون کی قیمت فیچر فون کی عالمی اوسط فروخت قیمت سے صرف ۱۰ر فیصد زیادہ ہوگی۔ لیکن ماہرین کے مطابق، جب اسمارٹ فون کی عالمی اوسط قیمت ۴۰۰ر ڈالر سے تجاوز کرچکی ہے، تو انتہائی سستا فون بنانا اور بڑے پیمانے پر تیار کرنا آسان نہیں ہوگا۔ گزشتہ دہائی میں، کئی سستے فون منصوبے ناقص معاشیات، تکنیکی حدود، اور ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے ناکام ہوئے ہیں۔ برطانیہ کی ٹیک ریٹیل کمپنی، "دی بگ فون اسٹور کے مینیجنگ ڈائریکٹر اسٹیون ایتھوال کا کہنا ہے کہ" آپ ۴۰ر ڈالر کا فون اس وقت بنا سکتے ہیں جب ڈیوائس کو انتہائی بنیادی بنایا جائے جیسے چھوٹی ڈسپلے، کم سے کم ریم اور اسٹوریج، پرانے ۴ر جی چپ سیٹ، بنیادی کیمرے اینڈرائڈ جیسا سافٹ ویئر، اور تقریباً کوئی منافع نہ ہو۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسے قابل استعمال، پائیدار، اور بڑے پیمانے پر دستیاب بنایا جائے۔ جی ایس ایم اے نے بڑے موبائل آپریٹرز ووڈا فون، ایئرٹیل، اورنج، مینوفیکچررز، مالیاتی اداروں، اور عالمی اداروں (ورلڈ بینک گروپ، انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین) کو اکٹھا کیا ہے تاکہ یہ فونز بنائے اور بیچے جا سکیں۔ حالانکہ متعدد پچھلے تجربات ابتدائی جوش کے باوجود، یہ تجربہ ناقابل عمل لاگت کے ڈھانچے، گمراہ کن مارکیٹنگ، اور آخر کار مینوفیکچرنگ اور ترسیل کی ناکامیوں کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ کاؤنٹر پوائنٹ کے محقق احمد شہاب کا کہنا ہے کہ "یہ حدود اکثر صارفین، خاص طور پر قیمت کے لحاظ سے حساس مارکیٹوں میں، استعمال شدہ یا ریفربشڈ اسمارٹ فونز کا انتخاب کرنے پر مجبور کرتی ہیں، جو عام طور پر بہتر خصوصیات کے ساتھ آتے ہیں۔" افریقہ سستے آپشنز کے لیے زیادہ کھلا ہوسکتا ہے کیونکہ براعظم میں فروخت ہونے والے چار میں سے تین اسمارٹ فونز ۲۰۰ر ڈالر سے کم کے ہیں۔ واضح رہے کہ ۲۰۲۳ء میں، آئی ٹیل نے اپنا سب سے سستا ۴ر جی اسمارٹ فون اے ۷۰، ۱۷ر افریقی ممالک میں ۱۰۰ر ڈالر سے کم میں جاری کیا۔ سستا مگر فیچرز سے بھرپور فون بنانا مشکل تر ہوتا جارہا ہے۔ بعد ازاں مارکیٹ انٹیلی جنس فرم ٹرینڈ کی فروری کی رپورٹ کے مطابق، میموری کی لاگت، جو تاریخی طور پر اسمارٹ فون کے مواد کے بل کا ۱۰ر سے ۱۵ر فیصد ہوتی تھی، اب بڑھ کر ۳۰ر سے ۴۰ر فیصد ہوگئی ہے۔ ۲۰۲۳ء میں، ٹیلی کام کمپنی ووڈا فون نے ہندوستانی حکومت کے یونیورسل سروسز ایپلیکیشن فنڈ کو استعمال کرنے کی تجویز دی، جو دیہی علاقوں میں کنیکٹیویٹی کے لیے مختص ہے، تاکہ ہندوستانیوں کو ۲ر جی اور ۴ر جی فون خریدنے کے لیے رقم دی جا سکے۔ لیکن یہ فنڈ صرف بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال ہوسکتا تھا۔ اور فون اس کا حصہ نہیں سمجھے جاتے۔ ٹیک آرک کے چیف اینالسٹ فیصل کاووسا نے کہا، "یہاں تک کہ اگر وہ سبسڈی دیں تب بھی صارف کو خدمات کی ادائیگی کے طریقے تلاش کرنے ہوں گے۔ میرے خیال میں اسمارٹ فون کو مرکز رکھتے ہوئے اس صارف بیس کے لیے مناسب سروس ماڈل تلاش کرنا زیادہ ضروری ہے، اور پھر پالیسی اور ریگولیٹری رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔"

ایران جنگ نے بنگلہ دیش کی معاشی کمزوریاں بے نقاب کردیا

توانائی، زرِ مبادلہ اور تجارت زبردست دباؤ میں

ڈھاکہ: ایران جنگ نے بنگلہ دیش کی معیشت کی بنیادی کمزوریوں کو نمایاں کردیا ہے، جہاں توانائی پر انحصار، بیرونی ترسیلات اور عالمی تجارت سے جڑی حساسیت اب کھل کر سامنے آرہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، بنگلہ دیش اپنی توانائی ضروریات کے لیے بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتا ہے، اور تیل کی قیمتوں میں اضافہ فوری طور پر ملک کے درآمدی بل اور مہنگائی پر اثر ڈالتا ہے۔ ہر 10 ڈالر کے اضافے سے ماہانہ درآمدی لاگت میں تقریباً 80 ملین ڈالر کا اضافہ ہوسکتا ہے، جس سے مالی دباؤ بڑھتا ہے۔ ایران جنگ کے باعث آبنائے ہرمز میں ممکنہ خلل نے خطرات کو مزید بڑھا دیا ہے، کیونکہ یہی راستہ عالمی توانائی اور کھاد کی بڑی ترسیل کا مرکز ہے۔ اس میں رکاوٹ سے نہ صرف ایندھن بلکہ زرعی پیداوار کے لیے ضروری کھاد کی قیمتیں بھی بڑھ سکتی ہیں، جس سے خوراک کی سکیورٹی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کی معیشت کا ایک اور بڑا سہارا خلیجی ممالک سے آنے والی ترسیلاتِ زر ہیں، جو جنگ کے باعث خطرے میں پڑسکتی ہیں۔ اگر خلیجی معیشتیں سست روی کا شکار ہوتی ہیں تو بیرونِ ملک کام کرنے والے بنگلہ دیشی شہریوں کی آمدنی اور ترسیلات متاثر ہوسکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، عالمی تجارت میں خلل اور شپنگ اخراجات میں اضافے سے بنگلہ دیش کی برآمدی صنعت، خاص طور پر گارمنٹس سیکٹر، کی مسابقت کم ہوسکتی ہے۔ درآمدی اشیاء، مشینری اور خام مال کی قیمتوں میں اضافہ مقامی سطح پر مہنگائی کو مزید بڑھا سکتا ہے۔ تحقیقی اندازوں کے مطابق، اگر جنگ طویل ہوتی ہے تو بنگلہ دیش کی جی ڈی پی میں آئندہ دو برسوں میں تقریباً 3 فیصد تک کمی آسکتی ہے، جو ملک کی معاشی رفتار کے لیے بڑا دھچکا ہوگا۔ ماہرین کے مطابق، ایران جنگ نے یہ واضح کردیا ہے کہ بنگلہ دیش جیسی معیشتیں، جو توانائی درآمدات، بیرونی ترسیلات اور عالمی سپلائی چین پر زیادہ انحصار کرتی ہیں، عالمی جغرافیائی تنازعات کے سامنے انتہائی حساس ہیں اور کسی بھی بڑے جھٹکے سے فوری متاثر ہوسکتی ہیں۔ بنگلہ دیش ایک اہم سیاسی موڑ پر کھڑا ہے جہاں حالیہ قانونی اور سیاسی اقدامات نے جمہوریت کے مستقبل پر سنجیدہ سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، یہ صورتحال محض سیاسی مقابلہ نہیں بلکہ ایک ممکنہ آئینی بحران کی شکل اختیار کرسکتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، ایک متنازع قانون سازی کے ذریعے ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں میں سے ایک، عوامی لیگ، کی سرگرمیوں کو محدود یا مجرمانہ قرار دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کسی بڑی سیاسی جماعت کو قانونی طور پر حاشیے پر ڈال دیا جائے تو یہ جمہوری عمل کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہوگا۔ بنگلہ دیش کا آئین شہریوں کو اجتماع اور سیاسی جماعت بنانے کا حق دیتا ہے، اور ناقدین کے مطابق ایسے اقدامات ان بنیادی حقوق سے متصادم ہوسکتے ہیں۔

جاپان نے بڑے فوجی اپ گریڈ میں امریکی ٹوماہاک میزائل تعینات کئے

ٹوکیو: جاپان نے اپنے تباہ کن جہازوں پر امریکی ساختہ ٹام ہاک کروز میزائلوں کی تعیناتی شروع کردی ہے۔ ڈبلیو پی کے حوالے سے دی جاپان ٹائمز کے مطابق، یہ جہاز ستمبر 2026 میں جاپان واپس آنے سے پہلے ریاستہائے متحدہ میں تربیت اور آزمائشی لانچوں سے گزرے گا۔ حکام کا کہنا ہے کہ میزائل، جن کی رینج تقریباً 1,600 کلومیٹر ہے، کا مقصد طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیت کو قابل بنا کر ڈیٹرنس کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ اپ گریڈ آٹھ ڈسٹرائرز کو جدید بنانے کے وسیع تر منصوبے کا حصہ ہے، جس میں کانگو، اٹاگو اور مایا کلاسز کے جہاز شامل ہیں۔ یہ جہاز پہلے سے ہی Mk 41 عمودی لانچ سسٹم سے لیس ہیں، جو ٹام ہاک میزائلوں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، جو کہ امریکہ میں حالیہ تکنیکی ایڈجسٹمنٹ کے بعد نسبتاً سیدھے انضمام کی اجازت دیتے ہیں۔ اب تک، ہم آہنگ لانچروں کے باوجود، جاپان میزائلوں کو آپریشنل طور پر تعینات نہیں کرسکا تھا۔ ڈیفنس ایکسپریس کے حوالے سے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ٹوماہاکس کے اضافے سے جاپان کی فوجی رسائی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ میزائل جاپان کے ہتھیاروں میں سب سے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیار بن جائیں گے اور اس کی بڑھتی ہوئی حملہ کی صلاحیتوں کا مرکزی حصہ بنیں گے۔

ثالثی کے دعوؤں کے باوجود پاکستان میں ایندھن کی قیمتوں میں بڑا اضافہ

اسلام آباد: ایران جنگ میں ثالثی کردار ادا کرنے کے دعوؤں کے باوجود پاکستان شدید معاشی دباؤ کا شکار ہے، جہاں حکومت نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث پاکستان نے پیٹرول کی قیمت میں تقریباً 42 فیصد اور ڈیزل کی قیمت میں 50 فیصد سے زائد اضافہ کیا ہے، جس کے بعد پیٹرول کی قیمت 450 روپے فی لیٹر سے تجاوز کرگئی جبکہ ڈیزل 520 روپے فی لیٹر کے قریب پہنچ گیا۔ یہ اضافہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب پاکستان پہلے ہی بلند مہنگائی اور کمزور زرمبادلہ کے ذخائر جیسے مسائل کا سامنا کررہا ہے، جس سے عام شہریوں پر معاشی بوجھ مزید بڑھ گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، ایران جنگ کے باعث آبنائے ہرمز میں رکاوٹ اور تیل کی عالمی سپلائی میں خلل نے قیمتوں کو تیزی سے اوپر دھکیل دیا ہے، جس کا براہِ راست اثر پاکستان جیسے درآمدی توانائی پر انحصار کرنے والے ممالک پر پڑ رہا ہے۔ پاکستان اپنی توانائی ضروریات کا بڑا حصہ خلیجی ممالک سے درآمد کرتا ہے، اور اندازاً 90 فیصد تیل بیرونِ ملک سے آتا ہے، جس کے باعث عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ فوری طور پر ملکی معیشت کو متاثر کرتا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ایک جانب پاکستان خود کو ایران جنگ میں ثالث کے طور پر پیش کررہا ہے اور سفارتی سطح پر کردار ادا کررہا ہے، تاہم دوسری جانب وہی جنگ اس کی معیشت کو شدید متاثر کررہی ہے۔ حکومت نے قیمتوں میں اضافے کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ محدود مالی وسائل اور عالمی حالات کے باعث سبسڈی جاری رکھنا ممکن نہیں رہا، جبکہ کچھ طبقات کے لیے محدود ریلیف اقدامات کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ صورتحال اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ عالمی جغرافیائی تنازعات میں سفارتی کردار ادا کرنے کے باوجود، کمزور معیشتیں براہِ راست اقتصادی جھٹکوں سے محفوظ نہیں رہ سکتیں، اور پاکستان اس وقت اسی دوہرے دباؤ کا سامنا کررہا ہے۔

ایران تنازع چین کیلئے "زبردست مہنگائی" کا خطرہ بن سکتا ہے

معاشی دباؤ میں اضافہ، ایران میں جاری جنگ چین کی معیشت کے لیے ایک نئے خطرے کے طور پر سامنے آرہی ہے

بیجنگ: ایران میں جاری جنگ چین کی معیشت کے لیے ایک نئے خطرے کے طور پر سامنے آرہی ہے، جہاں ماہرین خبردار کررہے ہیں کہ یہ تنازع چین کو ڈیفلیشن سے نکال کر "ری مہنگائی" کی طرف دھکیل سکتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، چین طویل عرصے سے کمزور طلب اور گرتی قیمتوں (ڈیفلیشن) کے مسئلے سے نبرد آزما ہے، تاہم ایران جنگ کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اس توازن کو بگاڑ سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر تیل اور گیس کی قیمتیں مسلسل بلند رہیں، تو چین میں پیداواری لاگت بڑھ جائے گی، جس سے کمپنیوں کے منافع میں کمی اور صارفین پر مہنگائی کا دباؤ بڑھے گا۔ عالمی سطح پر بھی ایران جنگ نے توانائی سپلائی کو شدید متاثر کیا ہے، خاص طور پر آبنائے ہرمز میں خلل کے باعث تیل کی ترسیل متاثر ہوئی، جس نے قیمتوں میں تیزی سے اضافہ کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق، چین کے لیے سب سے بڑا خطرہ "کاسٹ پش انفلیشن" ہے۔ یعنی ایسی مہنگائی جو طلب بڑھنے سے نہیں بلکہ لاگت بڑھنے سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ معیشت کی مجموعی طلب کمزور ہی رہتی ہے۔ اگر یہ صورتحال برقرار رہتی ہے تو چین کو بیک وقت سست معاشی نمو اور بڑھتی مہنگائی جیسے دوہرے چیلنج کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے، جو پالیسی سازوں کے لیے ایک پیچیدہ صورتحال پیدا کرے گا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، ایران جنگ نے ایک بار پھر یہ واضح کردیا ہے کہ عالمی توانائی کے جھٹکے کس طرح بڑی معیشتوں کو غیر متوازن کرسکتے ہیں، اور چین جیسے ممالک کے لیے بھی خطرات بڑھا سکتے ہیں، چاہے ان کے پاس کچھ حد تک توانائی کے ذخائر کیوں نہ ہوں۔ چین میں الیکٹرک گاڑیوں کی تیزی سے مقبولیت کے بعد اب ان کے استعمال سے جڑے نئے مسائل سامنے آرہے ہیں، جہاں وقت، لاگت اور مرمت جیسے عوامل صارفین کے لیے چیلنج بن رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، ابتدا میں سستی اور ماحول دوست متبادل سمجھی جانے والی الیکٹرک گاڑیاں اب جیسے جیسے پرانی ہورہی ہیں، ان کی بیٹری کی کارکردگی میں کمی اور دیکھ بھال کے اخراجات بڑھتے جارہے ہیں۔ ہاربن کے ایک صارف نے بتایا کہ اگرچہ وہ ایندھن کی بچت کے لیے الیکٹرک گاڑی پر منتقل ہوا، لیکن اسے اب چارجنگ میں زیادہ وقت لگنے کی وجہ سے نقصان محسوس ہورہا ہے۔ ایک فاسٹ چارجنگ سٹیشن میں تقریباً 30 منٹ لگتے ہیں، جسے وہ "وقت کا ضیاع" قرار دیتا ہے۔ شدید موسمی حالات، خاص طور پر سرد علاقوں میں، بیٹری کی کارکردگی پر منفی اثر ڈال رہے ہیں، جس سے گاڑی کی رینج کم ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ، وقت کے ساتھ سافٹ ویئر اپڈیٹس بند ہونے سے نیویگیشن اور ڈرائیونگ اسسٹنس جیسے فیچرز بھی متاثر ہورہے ہیں۔

تبت کی آزادی اور سفارتی تاریخ پر نمائش کا آغاز

دھرم شالہ: تبت کی آزادی اور اس کی سفارتی تاریخ کو اجاگر کرنے کے لیے ایک خصوصی نمائش کا افتتاح سنٹرل تبتی انتظامیہ (سی ٹی اے) کے تبت میوزیم میں کیا گیا، جسے ماہرین ایک اہم تاریخی اور تعلیمی اقدام قرار دے رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، یہ چار ماہ پر مشتمل عارضی نمائش منعقد کی گئی ہے، جس میں تبت اور برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات اور تاریخی روابط کو نمایاں کیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں سنٹرل تبتی انتظامیہ کے صدر پینپا تسیرنگ نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جبکہ سر باسل گولڈ کے خاندان سے تعلق رکھنے والی فرانسس کٹلر اور ان کے شوہر بھی اس موقع پر موجود تھے۔ نمائش کا مقصد تبت کی تاریخی خودمختاری، بین الاقوامی تعلقات اور سفارتی تاریخ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے، تاکہ عالمی برادری کو اس خطے کی سیاسی و تاریخی اہمیت سے آگاہ کیا جاسکے۔ منتظمین کے مطابق، اس نمائش میں تاریخی دستاویزات، تصاویر اور دیگر مواد پیش کیا گیا ہے جو تبت کی سفارتی تاریخ اور اس کے بین الاقوامی روابط کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ تبت میوزیم، جو دھرم شالہ میں قائم ہے۔

افغانستان کا پاکستان پر اسدآباد میں گولہ باری کا الزام

شہری ہلاکتیں، کشیدگی میں اضافہ

کابل: افغانستان نے پاکستان کی فوج پر مشرقی صوبہ کنڑ کے شہر اسدآباد کے نواحی علاقوں میں گولہ باری کا الزام عائد کیا ہے، جس کے نتیجے میں کم از کم ایک شخص ہلاک اور متعدد شہری زخمی ہوگئے۔ افغان حکام کے مطابق، حملے میں مارٹر اور بھاری ہتھیار استعمال کیے گئے جن کا نشانہ شہری علاقے اور رہائشی مکانات بنے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق 16 افراد زخمی ہوئے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ یہ واقعہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان جاری سرحدی جھڑپوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے، جو فروری 2026 کے آخر سے شدت اختیار کرچکی ہیں اور گزشتہ کئی دہائیوں میں سب سے سنگین تصادم قرار دی جارہی ہیں۔ تاحال پاکستان کی جانب سے ان الزامات پر فوری ردعمل سامنے نہیں آیا، تاہم ماضی میں اسلام آباد افغان سرزمین پر موجود شدت پسند گروہوں، خصوصاً تحریک طالبان پاکستان، کو سرحد پار حملوں کا ذمہ دار ٹھہراتا رہا ہے، جس کی کابل مسلسل تردید کرتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، حالیہ کشیدگی میں فضائی حملوں، توپ خانے کی گولہ باری اور سرحدی جھڑپوں میں اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث دونوں ممالک کے تعلقات ایک کھلی محاذ آرائی کی صورت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو نہ صرف سرحدی علاقوں میں انسانی بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے بلکہ خطے میں عدم استحکام بھی بڑھنے کا خدشہ ہے، جس پر عالمی برادری نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

بنگلہ دیش کے ڈیجیٹل میدان میں بیرونی مداخلت

پاکستانی نیٹ ورکس پر گمراہ کن مہمات چلانے کا الزام

ڈھاکہ/اسلام آباد: ایک حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کے ڈیجیٹل اسپیس میں بیرونی عناصر، خصوصاً پاکستان سے وابستہ سوشل میڈیا نیٹ ورکس، منظم انداز میں غلط معلومات اور پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں، جس سے سیاسی بیانیے اور عوامی رائے متاثر ہورہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، متعدد کیس اسٹڈیز میں یہ دیکھا گیا کہ پاکستان سے چلنے والے سوشل میڈیا اکاؤنٹس نے یکساں یا ملتے جلتے بیانیے تیار کرکے بنگلہ دیش میں پھیلائے، جنہیں بعد میں مقامی اکاؤنٹس نے amplify کیا، جس سے ان کی رسائی کئی گنا بڑھ گئی۔ تحقیق میں ایک اہم مثال اگست 2024 کے سیاسی بحران کے دوران سامنے آئی، جب یہ افواہ تیزی سے پھیلائی گئی کہ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" (RAW) بنگلہ دیش میں کارروائیاں کررہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، یہ دعویٰ سب سے پہلے پاکستان سے جڑے اکاؤنٹس نے پھیلایا، جسے بعد میں مقامی سوشل میڈیا نیٹ ورکس نے مزید تقویت دی۔ ماہرین کے مطابق، اس قسم کی مہمات کا مقصد خوف پیدا کرنا، عوامی جذبات کو بھڑکانا اور سیاسی عدم استحکام کو بڑھانا ہوتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ملک پہلے ہی سیاسی تبدیلی یا بحران سے گزر رہا ہو۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ مہمات اکثر مربوط انداز میں چلائی جاتی ہیں، جہاں بیرونی مواد کو مقامی بیانیے کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ اسے زیادہ قابلِ یقین بنایا جاسکے۔ دیگر تجزیوں کے مطابق، بنگلہ دیش میں سوشل میڈیا اب ایک اہم سیاسی میدان بن چکا ہے، جہاں بیرونی اور اندرونی دونوں عناصر AI سے تیار کردہ مواد، مذہبی جذبات اور نوجوان ووٹرز کو نشانہ بنا کر بیانیہ سازی کی کوشش کرتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کی "ڈیجیٹل مداخلت" نہ صرف معلوماتی ماحول کو آلودہ کرتی ہے بلکہ جمہوری عمل کو بھی متاثر کرسکتی ہے، کیونکہ عوامی رائے حقائق کے بجائے گمراہ کن مواد سے تشکیل پانے لگتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، بنگلہ دیش جیسے ممالک کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر پھیلنے والی غلط معلومات کا مقابلہ کریں اور ایک شفاف اور مستند معلوماتی نظام کو فروغ دیں، تاکہ بیرونی اثر و رسوخ کو محدود کیا جاسکے۔

پاکستانی فورسز پر بلوچستان بھر میں مبینہ طور پر جبری گمشدگیوں کا الزام

بلوچستان کے متعدد اضلاع میں جبری گمشدگیوں اور بعد ازاں رہائی کی اطلاعات نے ایک بار پھر صوبے میں انسانی حقوق کی جاری صورتحال کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے

بلوچستان: بلوچستان کے متعدد اضلاع میں جبری گمشدگیوں اور بعد ازاں رہائی کی اطلاعات نے ایک بار پھر صوبے میں انسانی حقوق کی جاری صورتحال کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ کئی افراد حال ہی میں ایسے حالات میں لاپتہ ہوگئے ہیں جن میں مبینہ طور پر پاکستانی سکیورٹی فورسز ملوث ہیں، جبکہ دیگر طویل عرصے تک لاپتہ ہونے کے بعد دوبارہ سامنے آئے ہیں۔ دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق، پنجگور کے علاقے پاروم میں، مارچ کے وسط میں مبینہ طور پر کم از کم چار افراد کو حراست میں لیا گیا تھا۔ محسن، یحییٰ اور عبدالاحد کو مبینہ طور پر 16 مارچ کو جیرک کراسنگ پر حراست میں لیا گیا تھا۔ ایک الگ کیس میں اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے زمیاد ڈرائیور کریم کو مبینہ طور پر 2 اپریل کو تربت کے جوسک کے علاقے سے اٹھایا گیا تھا۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اسے پہلے بھی جبری گمشدگی کا نشانہ بنایا گیا تھا، جس سے بار بار خدشات پیدا ہوئے تھے۔ دریں اثنا، لوگوں کو ہفتوں، مہینوں، یا سالوں تک حراست میں رکھنے کے بعد رہا کیے جانے کی بھی اطلاعات ہیں۔ مارچ کے اوائل میں لاپتہ ہونے والے فہیم سمالانی کو اسی ماہ کے آخر میں کوئٹہ سے رہا کیا گیا تھا۔ اسی طرح حیات بی بی جو کہ اصل میں آواران سے ہے اور فروری میں حراست میں لی گئی تھی، مبینہ طور پر خضدار میں رہا کردی گئی۔ دیگر کیسز میں گوادر سے نظام، جو دسمبر 2025 سے لاپتہ ہونے کے بعد گھر واپس آیا، اور خضدار سے تعلق رکھنے والے دو افراد، یاسر احمد اور نوید احمد، جنہیں 2023 میں لاپتہ ہونے کے بعد کوئٹہ سے رہا کیا گیا تھا۔ مزید برآں، سوراب سے تعلق رکھنے والے چار افراد، جنہیں مبینہ طور پر 28 مارچ کو حراست میں لیا گیا تھا، کو کچھ ہی دن بعد ہائی وے کے ذریعے آر سی ڈی ہائی وے پر رہا کیا گیا۔ اس طرح کے واقعات خاندانوں میں بے چینی کو ہوا دیتے ہیں، جن میں سے بہت سے لوگوں نے احتجاج کیا ہے اور اپنے پیاروں کی بحفاظت بازیابی کی اپیل کی ہے۔ انسانی حقوق کے حامیوں نے بھی احتساب کے لیے اپنے مطالبات کو تیز کردیا ہے، حکام پر زور دیا ہے کہ وہ جبری گمشدگیوں کا سلسلہ ختم کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام زیر حراست افراد کو عدالتوں میں پیش کیا جائے۔

بلوچستان کے مختلف علاقوں سے ۴ر افراد جبری لاپتہ

خاتون سمیت ۹ر بازیاب

کوئٹہ: بلوچستان کے مختلف علاقوں سے جبری گمشدگیوں اور بعد ازاں بعض افراد کی بازیابی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ضلع پنجگور کے علاقے پروم کے رہائشی چار افراد کو حالیہ دنوں میں جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ لاپتہ افراد میں محسن ولد مسلم، یحییٰ ولد محمد یاسین اور عبدالاحد ولد ملا نزار شامل ہیں، جنہیں 16 مارچ 2026 کی صبح جیرک کراسنگ پوائنٹ، پروم پنجگور سے پاکستانی فورسز نے حراست میں لیا۔ اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے کریم ولد عبدالراشد، جو زمیاد ڈرائیور ہیں، کو 2 اپریل 2026 کو دوپہر ڈھائی بجے جوسک، تربت سے پاکستانی فورسز کے ہاتھوں جبری طور پر لاپتہ کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق کریم اس سے قبل بھی جبری گمشدگی کا شکار رہ چکے ہیں۔ دوسری جانب بعض افراد کی بازیابی کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ کوئٹہ کے علاقے جیلانی روڈ کے رہائشی فہیم سملانی ولد محمد عثمان کو یکم مارچ 2026 کو جبری طور پر لاپتہ کیا گیا تھا، جنہیں 21 مارچ کو ائیرپورٹ روڈ، کوئٹہ سے رہا کردیا گیا۔ خضدار کے علاقے گزگی سے تعلق رکھنے والی خاتون حیات بی بی دختر احمد، جن کا مستقل تعلق آواران کے علاقے نوکجو مشکے سے ہے، کو 20 فروری 2026 کو حراست میں لیا گیا تھا، بعد ازاں انہیں خضدار میں رہا کردیا گیا۔ گوادر کے رہائشی نظام ولد حمید، جو 8 دسمبر 2025 سے لاپتہ تھے، 20 مارچ 2026 کو بازیاب ہوئے۔ خضدار کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے یاسر احمد ولد گل محمد (لاپتہ: 5 جون 2023) اور نوید احمد ولد عبدالراشد (لاپتہ: 29 اپریل 2023) کو بھی 18 مارچ 2026 کو کوئٹہ میں رہا کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ اسی طرح سوراب کے مختلف علاقوں سے 28 مارچ 2026 کو جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد، جن میں وحید بلوچ ولد محمد توبل، اکرم بلوچ ولد حاجی عالم خان، ستار بلوچ ولد عبدالخالق اور عبدالغفار بلوچ ولد عبدالخالق شامل ہیں، کو 31 مارچ 2026 کو مین آر سی ڈی روڈ، سوراب پر رہا کردیا گیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جبکہ لواحقین کی جانب سے لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے احتجاجی اپیلیں بھی سامنے آرہی ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنان نے ان واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جبری گمشدگیوں کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے اور تمام لاپتہ افراد کو منظر عام پر لایا جائے۔

ویڈیوز ریکارڈ کروانے اور لاتعلقی کے بیانات پر مجبور کرنا

انسانی وقار اور شہری آزادیوں کی خلاف ورزی ہے: بی وائی سی

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے بلوچستان میں پرامن سیاسی و سماجی سرگرمیوں کے خلاف بڑھتی ہوئی ہراسانی، دباؤ اور خوف و ہراس کے ماحول پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدامات نہ صرف بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ خطے میں پہلے سے موجود عدم اعتماد کو مزید گہرا کررہے ہیں۔ جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ حالیہ دنوں میں بلوچ یکجہتی کمیٹی سے وابستہ افراد اور ان کے اہل خانہ کو سیکیورٹی مراکز میں طلب کیا جارہا ہے، جہاں ان پر دباؤ ڈال کر ویڈیوز ریکارڈ کروائی جارہی ہیں اور انہیں تنظیم سے لاتعلقی کے بیانات دینے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ بیان کے مطابق ایسے اقدامات خوف اور جبر کے تحت کروائے جارہے ہیں، جو انسانی وقار اور بنیادی شہری آزادیوں کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ کارروائیاں نہ صرف ایک پرامن تحریک کو بدنام کرنے کی کوشش ہیں بلکہ وسیع تر عوام میں خوف پھیلانے کا ذریعہ بھی بن رہی ہیں، جس کا مقصد لوگوں کو خاموش رہنے پر مجبور کرنا ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ ایسے اقدامات پاکستان کے آئین سے متصادم ہیں، جہاں آرٹیکل 19 ہر شہری کو اظہارِ رائے کی آزادی دیتا ہے جبکہ آرٹیکل 16 پرامن اجتماع کے حق کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ افراد کو زبردستی بیانات دینے پر مجبور کرنا یا انہیں پرامن سرگرمیوں سے روکنا آئینی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بیان میں عالمی انسانی حقوق کے اصولوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ یہ طرزِ عمل اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور (آرٹیکل 19 اور 20) اور بین الاقوامی عہد نامہ برائے شہری و سیاسی حقوق (ICCPR) کے آرٹیکلز 19، 21 اور 22 کے بھی منافی ہے، جن کی پاسداری کا پاکستان پابند ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ برائے انسانی حقوق کے محافظین، میری لاولر، کی جانب سے پاکستان میں انسانی حقوق کے کارکنان کو درپیش ہراسانی پر حالیہ تشویش کو بھی اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ صورتحال کی سنگینی کو اجاگر کرتا ہے اور فوری اقدامات کی ضرورت کو واضح کرتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پرامن آوازوں کو دبانے سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اس سے زخم گہرے ہوتے ہیں، اعتماد کمزور پڑتا ہے اور عوام و ریاست کے درمیان فاصلے بڑھتے ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے مطالبہ کیا کہ بلوچ شہریوں کے خلاف ہراسانی، جبر اور دھمکیوں کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے اور ہر فرد کو آزادی کے ساتھ اپنی رائے کے اظہار، پرامن تنظیم سازی اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا حق دیا جائے۔ بیان کے آخر میں قومی و بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی گئی کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیں، اپنی آواز بلند کریں اور پاکستانی حکام کے ساتھ رابطہ کرکے بلوچستان میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کردار ادا کریں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ پرامن جدوجہد، شعور بیداری اور قانونی و انسانی بنیادوں پر انصاف کے حصول کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ٹرمپ کی پالیسیاں اور عالمی طاقت کا تبدیل شدہ توازن

ٹرمپ کی جارحانہ خارجہ پالیسی اور مغربی ایشیا کی جنگ نے امریکہ کی عالمی ساکھ کو کمزور کیا، جبکہ چین کو فائدہ پہنچا۔ یہ تبدیلی عالمی طاقت کے توازن کو بیجنگ کے حق میں موڑ رہی ہے امریکہ کو توسیع پسندی کی جو قیمت چکانی پڑ رہی ہے، وہ اب پہلے سے کہیں زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوسرے دورِ اقتدار نے اس پردے کو مکمل طور پر ہٹا دیا ہے جس کے پیچھے امریکہ برسوں سے اپنی عالمی حکمتِ عملی کو چھپاتا آیا تھا۔ ماضی میں امریکی حکومتیں اپنی پالیسیوں کو "جمہوریت کے تحفظ" اور "قواعد پر مبنی عالمی نظام" کے خوبصورت نعروں میں پیش کرتی تھیں، مگر اب یہ سب کچھ ایک کھلے اور بے لاگ لین دین کے انداز میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یہ تبدیلی معمولی نہیں بلکہ ایک گہرا نظریاتی اور عملی موڑ ہے، جو ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چین عالمی سطح پر تیزی سے ابھر رہا ہے اور امریکی برتری کو چیلنج کر رہا ہے۔

اشوک سوین

ٹرمپ کی جارحانہ خارجہ پالیسی اور مغربی ایشیا کی جنگ نے امریکہ کی عالمی ساکھ کو کمزور کیا، جبکہ چین کو فائدہ پہنچا۔ یہ تبدیلی عالمی طاقت کے توازن کو بیجنگ کے حق میں موڑ رہی ہے امریکہ کو توسیع پسندی کی جو قیمت چکانی پڑ رہی ہے، وہ اب پہلے سے کہیں زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوسرے دورِ اقتدار نے اس پردے کو مکمل طور پر ہٹا دیا ہے جس کے پیچھے امریکہ برسوں سے اپنی عالمی حکمتِ عملی کو چھپاتا آیا تھا۔ ماضی میں امریکی حکومتیں اپنی پالیسیوں کو جمہوریت کے تحفظ اور قواعد پر مبنی عالمی نظام' کے خوبصورت نعروں میں پیش کرتی تھیں، مگر اب یہ سب کچھ ایک کھلے اور بے لاگ لین دین کے انداز میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یہ تبدیلی معمولی نہیں بلکہ ایک گہرا نظریاتی اور عملی موڑ ہے، جو ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چین عالمی سطح پر تیزی سے ابھر رہا ہے اور امریکی برتری کو چیلنج کر رہا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ چین کے بڑھتے اثر کو روکنے کے لیے جو جارحانہ حکمتِ عملی اپنائی گئی، اس نے الٹا امریکہ کی کمزوری کو مزید نمایاں کر دیا ہے اور اس کے حریف کو مضبوط ہونے کا موقع دیا ہے۔

ٹرمپ کے نظریۂ قومی سلامتی میں چین کو اب کسی نظریاتی دشمن کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ اسے صرف ایک معاشی حریف سمجھا جاتا ہے۔ اس سوچ نے ان اصولوں کو پس پشت ڈال دیا ہے جو کبھی امریکہ کی عالمی قیادت کی بنیاد تھے، جیسے جمہوریت، انسانی حقوق اور عالمی انصاف۔ اب ترجیح صرف معاشی مفادات اور تحفظ پسندانہ پالیسیوں کو دی جا رہی ہے، جس سے امریکہ کی عالمی اپیل اور اخلاقی برتری میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ٹرمپ کے حامی اس تبدیلی کو عملی اور حقیقت پسندانہ قرار دیتے ہیں، خاص طور پر "امریکہ فرسٹ" اور "میگا" نظریات کے تناظر میں۔ تاہم، اس طرزِ فکر کی اصل قیمت امریکہ کو اپنی عالمی ساکھ اور اثر و رسوخ میں کمی کی صورت میں چکانی پڑ رہی ہے۔ مزید برآں، نئے علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کی خواہش اور مغربی نصف کرے میں اپنی بالادستی قائم کرنے کے دعوے نے امریکہ کی ساکھ کو مزید نقصان پہنچایا ہے۔ اقتصادی دباؤ اور فوجی طاقت کے ذریعے اپنی برتری قائم کرنے کی کوشش ایک نئے طرز کے سامراجی رویے کی عکاسی کرتی ہے، جو آج کے عالمی نظام کی حقیقتوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

آج کے دور میں عالمی اثر و رسوخ کا تعین فوجی موجودگی سے زیادہ اقتصادی تعلقات، سرمایہ کاری اور طویل مدتی شراکت داری سے ہوتا ہے۔ لاطینی امریکہ اور افریقہ جیسے خطوں میں چین نے اسی حکمتِ عملی کے ذریعے اپنا اثر بڑھایا ہے۔ اس کے برعکس، امریکہ کی سخت اور دباؤ پر مبنی پالیسیاں ان ممالک کو مزید چین کے قریب لے جا رہی ہیں۔ ایران کے خلاف شروع کی گئی فوجی کارروائی بھی اسی تناظر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کارروائی کا مقصد ایران کی عسکری صلاحیت کو کمزور کرنا اور خطے میں طاقت کے توازن کو تبدیل کرنا تھا، مگر یہ ایک طویل اور غیر یقینی تنازع میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ایران اس جنگ میں ایک غیر روایتی حکمتِ عملی کے تحت اپنے مفادات کا دفاع کر رہا ہے، جس سے امریکہ کو فوری کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس جنگ کے امریکہ کے لیے کئی اسٹریٹجک نقصانات بھی سامنے آئے ہیں۔ اس سے نہ صرف اس کے اتحادیوں کے ساتھ تعلقات میں تناؤ پیدا ہوا ہے بلکہ عالمی سطح پر اس کی قیادت کی ساکھ پر بھی سوالات اٹھے ہیں۔ مزید یہ کہ امریکہ کو اپنی فوجی اور سیاسی توجہ مغربی ایشیا میں مرکوز کرنی پڑ رہی ہے، جس سے اس کی

ایشیا- بحر الکاہل خطے میں سرگرمی متاثر ہو رہی ہے۔

یہ صورتحال چین کے لیے ایک سنہری موقع فراہم کرتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عراق اور افغانستان میں امریکہ کی مصروفیات کے دوران چین نے خاموشی سے اپنی پوزیشن مضبوط کی تھی۔ آج بھی ایک مشابہ صورتحال دیکھنے کو مل رہی ہے، مگر اس بار چین پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ ایران جنگ کے حوالے سے چین کا ردِ عمل نہایت محتاط اور سوچا سمجھا رہا ہے۔ اس نے براہِ راست مداخلت سے گریز کرتے ہوئے اپنے اقتصادی مفادات کو محفوظ رکھا ہے اور بیک وقت ایران کو خفیہ معلومات فراہم کر کے اس کی مدد بھی کی ہے۔ اس حکمتِ عملی کے ذریعے چین بغیر کسی بڑے نقصان کے امریکہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ جنگ چین کے اس بیانیے کو بھی تقویت دیتی ہے کہ امریکہ ایک غیر مستحکم اور جارحانہ طاقت ہے۔ اس تاثر کے نتیجے میں دنیا کے وہ ممالک جو مغربی غلبے سے نجات چاہتے ہیں، چین کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اس طرح یہ تنازع صرف ایک علاقائی مسئلہ نہیں رہا بلکہ عالمی طاقت کے توازن میں ایک بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ بن چکا ہے۔

ٹرمپ کی خارجہ پالیسی نے ان پیچیدہ حالات کو مزید الجھا دیا ہے۔ نیٹو اور کواڈ جیسے اہم اتحادوں کو کمزور کرنے کی کوشش اور یکطرفہ فیصلے کرنے کی عادت نے امریکہ کے روایتی اتحادیوں کو بھی غیر یقینی صورتحال میں ڈال دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی چین کے حوالے سے متضاد رویہ، کبھی سختی اور کبھی نرمی، امریکی پالیسی کو غیر واضح بنا دیتا ہے۔ اس غیر مستقل مزاجی نے امریکہ کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے اور اس کی پالیسیوں کی تاثیر کو کم کیا ہے۔ ایک وقت تھا جب امریکہ خود کو عالمی نظام کا محافظ اور اصولوں کا علمبردار قرار دیتا تھا، مگر اب یہ دعویٰ کمزور پڑ چکا ہے۔ ایران جنگ کو عالمی سطح پر ایک یکطرفہ اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس نے امریکہ کے ارادوں پر مزید شکوک و شبہات پیدا کیے ہیں۔ جیسے جیسے یہ تاثر مضبوط ہوگا، ویسے ویسے امریکہ کی عالمی قیادت کمزور ہوتی جائے گی اور چین کو ایک متبادل عالمی نظام قائم کرنے کا موقع ملے گا۔

ٹرمپ کے حامیوں کا ماننا ہے کہ ان کی پالیسیاں ایک غیر منصفانہ عالمی نظام کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان کے مطابق ماضی کی حکمتِ عملیوں نے تجارتی اور تکنیکی عدم توازن کو دور کرنے میں ناکامی دکھائی تھی۔ ان خدشات میں کچھ وزن ضرور ہے، مگر اصل مسئلہ ان پالیسیوں کے غیر متوقع نتائج میں پوشیدہ ہے۔ جب ایک طاقت اپنے نظریاتی اصولوں کو ترک کر دیتی ہے، تو وہ اپنی اخلاقی بنیاد بھی کھو دیتی ہے۔ توسیع پسندی اور مسلسل جنگوں میں الجھ کر امریکہ نہ صرف اپنی طاقت کو کمزور کر رہا ہے بلکہ اپنے حریفوں کو مضبوط ہونے کا موقع بھی دے رہا ہے۔ مختصر یہ کہ قلیل مدتی برتری حاصل کرنے کی کوشش میں امریکہ ایک ایسے راستے پر گامزن ہو چکا ہے جو طویل مدتی نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ پالیسی نہ صرف اس کی عالمی حیثیت کو کمزور کر رہی ہے بلکہ ایک ایسے عالمی نظام کی بنیاد رکھ رہی ہے جس میں طاقت کا توازن اس کے ہاتھ سے نکل کر چین کے حق میں جاتا دکھائی دیتا ہے۔

گذشتہ برس اپنی صدارتی مہم کے دوران ڈونلڈ ٹرمپ نے متواتر اپنی ان ارادوں کا اظہار کیا تھا کہ وہ جیسے ہی صدر منتخب ہو کر وائٹ ہاؤس کا انتظام سنبھالیں گے وہ ملک میں ایک ڈرامائی تبدیلی لے کر آئیں گے۔ مگر بہت کم لوگوں کو یہ توقع تھی کہ یہ سب کچھ اتنی برق رفتاری سے ہوگا۔ امریکہ کے 47ویں صدر کا حلف اٹھانے کے تین ماہ کے اندر اندر انھوں نے اپنے اختیارات کا ایسے استعمال کیا جو پہلے شاید کم ہی امریکی صدور نے کیا تھا۔ ان کی جانب سے کیے جانے والے فیصلے اور صدارتی دستخط سے جاری شدہ دستاویزات اور ان کی پالیسی اعلانات سوشل میڈیا پر شہ سرخیاں بنے۔ ان کے ایگزیکٹو آرڈرز نے امریکی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ صدر ٹرمپ کے حامی بھی ان کے فیصلوں پر حیران و پریشان ہیں کیونکہ وہ ایک ایسے صدر کے طور پر سامنے آئے ہیں جو کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا کر رہے ہیں اور طویل عرصے سے منتظر اصلاحات کو نافذ کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے ناقدین کو خدشہ ہے کہ وہ ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں اور اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ہیں۔ اہم سرکاری اداروں یا شعبوں کو مفلوج کر رہے ہیں اور شاید اس عمل میں امریکی صدارت کو مستقل طور پر تبدیل کر رہے ہیں۔ آیئے صدر ٹرمپ کے حالیہ دور اقتدار کے سو دنوں میں ان کی جانب سے اٹھائے گئے چند اہم اقدامات پر نظر ڈالتے ہیں۔ ٹرمپ کے نئے دور اقتدار کو ابھی تیسرا ہفتہ ہی تھا کہ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کی جانب سے اتوار کی صبح نو الفاظ پر محیط ایک ٹویٹ پوسٹ ہوئی جس نے ٹرمپ انتظامیہ کے دوسرے دور اقتدار کی حکمت عملی کی جانب اشارہ دیا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا تھا "ججوں کو ایگزیکٹو اختیارات اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔"

جس کے بعد میڈیا پر ایک شور مچ گیا جہاں قانونی ماہرین اس دعوے کو چیلنج کرنے کے لیے صف آرا ہو گئے اور انھوں نے اس بات کو چیلنج کرتے ہوئے امریکی تاریخ کے 220 سال پرانے ایک اصول کی طرف اشارہ کیا جو امریکی جمہوریت کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس کے مطابق عدالتوں کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ ایسے کسی بھی حکومت کے اقدامات، قوانین اور ایگزیکٹو آرڈرز کا جائزہ لیں جو ان کے مطابق امریکی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جے ڈی وینس کے الفاظ عدلیہ کے اختیارات کے حوالے سے ایک کھلا چیلنج تھا اور بادی النظر میں امریکی نظام کی تین اہم اور برابری کے بنیادی پر قائم حکومتی اداروں کو چیلنج تھا جن کی بنیاد امریکہ کے بانیوں نے رکھی تھی۔

مگر ٹرمپ اور ان کی ٹیم کانگریس، عدلیہ اور صدارتی اختیارات میں تفریق اور دیگر دو شعبوں کی صدارتی فیصلوں میں مداخلت کو چیلنج کرنے کے اپنے بیان پر نہ صرف قائم رہی بلکہ انھوں نے اس پر کوئی معذرت بھی نہیں کی۔ وائٹ ہاؤس نے جارحانہ انداز میں کانگریس سے اخراجات پر کنٹرول حاصل کرنے، مختلف منصوبوں، پروگراموں حتی کے کئی اداروں کی مالی اعانت ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیپٹل ہل میں ٹرمپ کے ان جارحانہ اقدامات کو خاموشی سے دیکھا گیا ہے، اگرچہ وہاں دونوں ایوانوں میں ان کی رپبلیکن پارٹی کمزور اکثریت میں ہے۔ نیویارک ٹائمز کے ایک جائزے کے مطابق اس سب میں عدالتیں زیادہ مزاحمت کرتی رہی ہیں، اب تک 100 سے زیادہ فیصلوں نے صدارتی اقدامات کو روکا ہے جو ان کے نزدیک غیر آئینی ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۶/اپریل۔۲۰۲۶

بنگال میں افراتفری کیوں؟

ملک کی چار ریاستوں اور ایک مرکزی زیر انتظام علاقہ پڈوچیری میں اسمبلی انتخابات چل رہے ہیں۔ ان تمام ریاستوں میں انتخابی سرگرمیاں پوری شت کے ساتھ چل رہی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اور امیدوار عوام کی تائید وحمایت حاصل کرنے اور ان کے ووٹ لینے کی جدوجہد میں جٹ گئے ہیں۔ انتخابی مہم کے دوران کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے اور ایک دوسرے کو نشانہ بنانے سے بھی کوئی جماعت یا امیدوار گریز نہیں کر رہے ہیں۔ سبھی کی کوشش یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں عوام کے ووٹ حاصل کئے جائیں اور اقتدار کے گلیاروں تک رسائی حاصل کی جاسکے۔ ویسے تو ہر ریاست کے انتخابات کی اپنی اہمیت ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ ریاستی حکومت کا انتخاب کیا جاتا ہے تاہم سیاسی اعتبار سے اس بار کے جو انتخابات ہیں ان میں سب سے زیادہ اہمیت مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات کی ہے۔ یہاں تین معیادوں سے ممتا بنر جی کی قیادت میں ترنمول کانگریس کو اقتدار حاصل ہے۔ تین مرتبہ بھی بی جے پی نے اقتدار حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی تاہم اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو پائی تھی۔ بی جے پی چوتھی بار پوری طاقت جھونک کر ریاست میں اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کیلئے کسی بھی حد تک جانے کیلئے تیار دکھائی دیتی ہے۔ بی جے پی کی جانب سے ریاست میں ماحول کو بگاڑنے سے بھی گریز نہیں کیا جا رہا ہے۔ فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دی جا رہی ہے اور منافرت پھیلانے پر بھی خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ریاست میں بدامنی کے حالات اور سیاسی افراتفری بھی پیدا کی جا رہی ہے۔ ان ساری کوششوں کا واحد مقصد ریاست میں اقتدار حاص کرنا ہے۔ جس طرح سے مرکزی بی جے پی حکومت کی مخالفت ممتا بنر جی کی جانب سے کی جاتی ہے بی جے پی اس کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی کی قومی سطح پر بھی سب سے بڑی رکاوٹ ممتا بنر جی ہی دکھائی دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اپوزیشن کے انڈیا اتحاد میں یہ بھی تاثر عام ہونے لگا ہے کہ ممتا بنر جی کو قومی سطح پر نریندر مودی کی متبادل کے طور پر پیش کیا جانا چاہئے۔ بی جے پی اسی مخالفت کو ختم کرنے کیلئے بنگال میں ممتا کو شکست دینا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے ریاست میں افرا تفری کا ماحول پیدا کر دیا گیا ہے۔ بی جے پی خود تو ساری طاقت جھونک کر انتخابات میں مقابلہ کر رہی ہے اور ہر ہتھکنڈہ استعمال کیا جا رہا ہے ساتھ ہی ہمایوں کبیر جیسے اپنے سابقہ قائدین کو بھی میدان میں چھوڑ چکی ہے تا کہ مسلم ووٹ بینک کو تقسیم کرتے ہوئے سیاسی فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ ہمایوں کبیر اور ان کے ساتھیوں کی جانب سے بھی جو بیان بازیاں کی جا رہی ہیں وہ ریاست کے سیاسی ماحول پر منفی اثر ہی ڈالنے کی وجہ بن سکتی ہیں اور بی جے پی اس کے ذریعہ سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ بنگال میں انتہائی معمولی باتوں کو بھی بڑا مسئلہ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بدامنی کی کیفیت کو عام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ترنمول کانگریس کا الزام ہے کہ بی جے پی ریاست میں اسمبلی انتخاب سے قبل ہی صدر راج نافذ کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے تا کہ انتخابی دھاندلیاں پورے دھڑلے سے کی جاسکیں اور اقتدار پر کسی طرح سے قبضہ کیا جاسکے۔ جمہوری طور پر ممتا بنر جی کا مقابلہ کرنا بی جے پی کیلئے اب بھی آسان نہیں ہے کیونکہ ریاست کے حالات پر ممتا بنر جی کی گرفت کافی مضبوط ہے اور ریاست کے عوام بھی ان کی تائید کرتے ہیں۔ ایسے میں بی جے پی حالات کو بگاڑ کر' بے چینی اور بدامنی کی کیفیت پیدا کرتے ہوئے ووٹ تقسیم کرنے کی پالیسی اختیار کر رہی ہے اور وہ اپنے پرانے ہمدردوں کو بھی میدان میں اتار چکی ہے اور ان کے ذریعہ بھی اقلیتی ووٹوں کو تقسیم کرنے اور اکثریتی ووٹوں کو مجتمع کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ بی جے پی کو بھی اس بات کا احساس ہے کہ اگر ممتا بنر جی کو اس بار بھی بنگال میں کامیابی حاصل ہو جائے تو قومی سطح پر بی جے پی کیلئے مشکلات میں اضافہ ہو سکتی ہے۔ ممتا بنر جی پوری طاقت اور شدت کے ساتھ بی جے پی کی مخالفت اور مودی کو روکنے کیلئے میدان میں کود سکتی ہیں۔ بی جے پی اسی وجہ سے ممتا بنر جی کو روکنا چاہتی ہے۔ وہ آئندہ پارلیمانی انتخابات میں مودی کے راستے کی رکاوٹوں کو ابھی سے دور کرنا چاہتی ہے۔ بنگال کے عوام کو اس حقیقت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اپنے ووٹ کا استعمال کرنا چاہئے۔ ریاست میں بدامنی اور افراتفری پھیلانے والوں اور منفی سوچ کے ساتھ کام کرنے والوں کو کامیاب ہونے کا موقع نہیں دیا جانا چاہئے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

ای ڈی کی سرگرمیاں غیر معمولی تیزی اختیار کر چکی ہیں

اسمبلی انتخابات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں اور اسی کے ساتھ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی سرگرمیاں غیر معمولی تیزی اختیار کر چکی ہیں۔ ریاست کے مختلف حصوں میں چھاپے، طلبیاں اور پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری ہے، جس نے سیاسی ماحول کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔ عوامی حلقوں میں جہاں بے چینی پائی جا رہی ہے، وہیں سیاسی ایوانوں میں الزامات اور جوابی الزامات کا طوفان برپا ہے۔ یہ صورتحال صرف ایک قانونی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع تر سیاسی بیانیے کا حصہ بنتی جا رہی ہے، جس کے اثرات براہِ راست انتخابی نتائج پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ ان کارروائیوں کے مرکز میں وہ رہنما ہیں جو ریاستی سیاست میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ وہ مالی بے ضابطگیوں، بدعنوانی اور غیر قانونی لین دین کے ٹھوس شواہد کی بنیاد پر کارروائی کر رہی ہے۔ لیکن سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ سرگرمیاں عین انتخابی موسم میں ہی کیوں شدت اختیار کرتی ہیں؟ کیا یہ محض اتفاق ہے یا اس کے پیچھے کوئی منظم حکمت عملی کارفرما ہے؟ یہی وہ سوال ہے جو عوام کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے اور جس کا واضح جواب ابھی تک سامنے نہیں آ سکا۔ اپوزیشن جماعتوں نے ان کارروائیوں کو کھلے لفظوں میں سیاسی انتقام قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرکزی ایجنسیاں اپنی آئینی ذمہ داریوں سے ہٹ کر ایک مخصوص سیاسی ایجنڈے کے تحت کام کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق، جب بھی انتخابات قریب آتے ہیں، اپوزیشن کو دبانے کے لیے

مراسلات و اعلانات

اسی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں تا کہ سیاسی میدان کو یکطرفہ بنایا جا سکے۔ ان الزامات میں کتنی صداقت ہے، یہ ایک الگ بحث ہے، مگر یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ ان کارروائیوں نے سیاسی عدم اعتماد کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ دوسری طرف حکمراں حلقے ان الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ بدعنوانی کے خلاف کارروائی کو سیاسی رنگ دینا دراصل مجرموں کو بچانے کی کوشش ہے۔ ان کے مطابق، اگر کوئی بھی شخص قانون کی خلاف ورزی میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونا لازمی ہے، چاہے وہ کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ دلیل بظاہر مضبوط معلوم ہوتی ہے، مگر مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کارروائیوں کا دائرہ محدود اور انتخابی اوقات سے جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ عوام اس پوری صورتحال کو گہری نظر سے دیکھ رہی ہے۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو ان کارروائیوں کو ضروری سمجھتا ہے اور اسے بدعنوانی کے خلاف ایک مثبت قدم قرار دیتا ہے۔ لیکن ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو اس عمل کو مشکوک نگاہ سے دیکھتی ہے اور اسے سیاسی دباؤ کا ایک ذریعہ تصور کرتی ہے۔ یہی تقسیم دراصل اس بحران کی جڑ ہے، جہاں حقیقت اور تاثر کے درمیان ایک واضح خلیج پیدا ہو چکی ہے۔ زمینی سطح پر حالات اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہیں۔ جن علاقوں میں کارروائیاں ہو رہی ہیں وہاں خوف اور غیر یقینی کی فضا قائم ہے۔ عام لوگ اس کشمکش میں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ کاروباری سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں خلل پڑ رہا ہے۔ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آیا یہ سب کچھ واقعی قانون کی حکمرانی کے لیے ہو رہا ہے یا پھر اس کے پیچھے کوئی اور مقصد پوشیدہ ہے۔ میڈیا کا کردار بھی اس معاملے میں خاصا متنازع بن چکا ہے۔ کچھ ادارے ان کارروائیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے بدعنوانی کے خلاف مہم کے طور پر پیش کر رہے ہیں، جبکہ دیگر اسے جمہوریت کے لیے خطرہ قرار دے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا نے اس صورتحال کو مزید الجھا دیا ہے، جہاں آدھی ادھوری معلومات، افواہیں اور جذباتی بیانات تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں عوام کے لیے حقیقت تک پہنچنا مزید مشکل ہو گیا ہے۔ عدالتی نظام اس پورے معاملے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے، مگر وہاں بھی عمل سست روی کا شکار نظر آتا ہے۔ مقدمات کی لمبی قطار، شواہد کی پیچیدگیاں اور قانونی موشگافیاں انصاف کے عمل کو طول دیتی ہیں۔ اس تاخیر کا فائدہ بعض اوقات سیاسی طور پر بھی اٹھایا جاتا ہے، جس سے عوام کا اعتماد مزید متزلزل ہوتا ہے۔ انتخابی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ کارروائیاں ایک دودھاری تلوار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ایک طرف یہ اپوزیشن کو کمزور کر سکتی ہیں، دوسری طرف ان کے لیے ہمدردی کی لہر بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ عوام کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ وہ ان واقعات کو کس زاویے سے دیکھتی ہے۔ کیا وہ اسے بدعنوانی کے خلاف کارروائی سمجھے گی یا پھر سیاسی انتقام کا حصہ؟ یہی وہ نکتہ ہے جو انتخابی نتائج کا رخ متعین کرے گا۔ اس پوری صورتحال میں سب سے زیادہ نقصان جمہوری اقدار کو پہنچ رہا ہے۔ جب تفتیشی ایجنسیاں سوالات کے گھیرے میں آ جائیں، جب سیاسی جماعتیں ایک دوسرے پر الزامات کی بارش کریں۔

مشرق وسطیٰ کی جنگ نے لاکھوں ہندوستانی مزدوروں کی واپسی، برآمدات میں کمی اور روزگار کے بحران کو جنم دیا۔ مہنگائی، سپلائی چین اور لیبر قوانین نے حالات مزید پیچیدہ بنا دیے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ نے ہندوستانی معیشت، خاص طور پر مزدور طبقے اور برآمداتی شعبے کو شدید متاثر کیا ہے۔ حکومت نے جنگ زدہ علاقوں سے ہندوستانی شہریوں کو نکالنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق اب تک تقریباً 2.60 لاکھ ہندوستانی واپس آچکے ہیں، جن میں اکثریت مزدوروں کی ہے۔ اس تنازعے کے دوران کم از کم دو ہندوستانی مزدور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، جبکہ بھرتی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ تین لاکھ سے زائد افراد کی بیرون ملک ملازمتیں تاخیر کا شکار ہو سکتی ہیں۔

2.6 لاکھ مزدور واپس، 3 لاکھ نوکریاں خطرے میں

مشرق وسطیٰ کی جنگ نے لاکھوں ہندوستانی مزدوروں کی واپسی، برآمدات میں کمی اور روزگار کے بحران کو جنم دیا۔ مہنگائی، سپلائی چین اور لیبر قوانین نے حالات مزید پیچیدہ بنا دیے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ نے ہندوستانی معیشت، خاص طور پر مزدور طبقے اور برآمداتی شعبے کو شدید متاثر کیا ہے۔ حکومت نے جنگ زدہ علاقوں سے ہندوستانی شہریوں کو نکالنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق اب تک تقریباً 2.60 لاکھ ہندوستانی واپس آچکے ہیں، جن میں اکثریت مزدوروں کی ہے۔ اس تنازعے کے دوران کم از کم دو ہندوستانی مزدور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، جبکہ بھرتی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ تین لاکھ سے زائد افراد کی بیرون ملک ملازمتیں تاخیر کا شکار ہو سکتی ہیں۔

اگرچہ مزدوروں کی واپسی ایک مثبت قدم ہے، لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ملک میں ان کے لیے روزگار کے مواقع محدود ہیں۔ بیرون ملک کام کرنے والے یہی مزدور اپنے گھروں کو جو رقم بھیجتے تھے، وہ ان کے خاندانوں کی بنیادی ضرورتوں کا سہارا تھی۔ اندازہ ہے کہ مشرق وسطیٰ سے آنے والی ترسیلات زر، جو سالانہ 12 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہیں، اب متاثر ہو سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی زیورات، کپڑوں اور دواسازی کی برآمدات پر بھی اس جنگ کا براہ راست اثر پڑ رہا ہے۔

عالمی سطح پر جاری تنازعات نے ہندوستانی کمپنیوں کے رویے کو بھی بدل دیا ہے۔ تقریباً 63 فیصد کمپنیوں نے نئی بھرتیاں روک دی ہیں یا ملازمین کی تعداد کم کر دی ہے۔ مزید 15 فیصد کمپنیاں اب مستقل ملازمتوں کے بجائے ٹھیکے پر کام کرانے کو ترجیح دے رہی ہیں، جس سے مینوفیکچرنگ، آئی ٹی اور خدمات کے شعبوں میں ملازمت کی حفاظت اور کارکنوں کا حوصلہ متاثر ہوا ہے۔

امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی نے خاص طور پر ہریانہ کی صنعتوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ ٹیکسٹائل اور باسمتی چاول کی برآمدات متاثر ہوئی ہیں، جس کی بڑی وجہ ایل پی جی کی کمی، خام مال کی بڑھتی قیمتیں اور سپلائی چین میں رکاوٹیں ہیں۔ پانی پت میں ایل پی جی کی فراہمی کم ہونے کے باعث تقریباً 400 رنگائی یونٹس بند ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 150 یونٹس کو ملنے والی پی این جی سپلائی میں 60 فیصد کمی آئی ہے، جس سے پیداوار کا بڑا حصہ متاثر ہوا ہے۔

رنگائی کا کام، جو ٹیکسٹائل صنعت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے، تقریباً ٹھپ ہو چکا ہے۔ پانی پت کی 60 ہزار کروڑ روپے مالیت کی صنعت، جس میں 20 ہزار کروڑ روپے کی برآمدات شامل ہیں، شدید بحران کا شکار ہے۔ برہی اور کنڈلی جیسے صنعتی علاقوں میں 125 سے زیادہ یونٹس بند ہو چکے ہیں، جبکہ اندازہ ہے کہ پورے ہریانہ میں 300 سے زائد ٹیکسٹائل فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ اس کے نتیجے میں 35 ہزار سے زیادہ مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں اور کئی مہاجر مزدور اپنے آبائی علاقوں کو واپس لوٹنے پر مجبور ہیں۔

صرف صنعتی مزدور ہی نہیں بلکہ زرعی شعبہ بھی اس بحران سے متاثر ہوا ہے۔ جنگ کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی نے بھی فصلوں کو نقصان پہنچایا ہے، جس سے کسانوں اور کھیت مزدوروں کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔

حکومت پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ اس نے بڑی کمپنیوں اور صنعتوں کے مفادات کو ترجیح دی ہے، جبکہ عام شہری، خاص طور پر مزدور اور کسان، نظرانداز ہو گئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ

حکومت واضح طور پر یہ بتائے کہ نئی ٹیکنالوجیز اور جنگی حالات نے مزدور طبقے کو کس حد تک متاثر کیا ہے، اور ان کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف ہندوستان تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر مزدور طبقہ جنگوں کے اثرات کا سامنا کر رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی توانائی کی قیمتیں، سپلائی چین میں خلل، مالیاتی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ اور تجارتی غیر یقینی صورتحال نے معیشتوں کو کمزور کیا ہے۔ مارچ 2026 میں ہندوستان کے نجی شعبے کی ترقی کی رفتار گزشتہ تین سالوں میں سب سے کم رہی، جو اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ معیشت دباؤ میں ہے۔ مشرق وسطیٰ کے تنازعات نے ماضی میں بھی تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے، جس سے ہندوستان کا درآمدی بل بڑھا، مہنگائی میں اضافہ ہوا اور کئی صنعتوں کے منافع پر دباؤ پڑا۔ ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو بھی بڑھاتا ہے اور روپے کی قدر کو متاثر کرتا ہے، جس کے نتیجے میں درآمدی اشیاء مہنگی ہو جاتی ہیں۔

ان تمام عوامل کا براہ راست اثر روزگار کے بازار پر پڑ رہا ہے۔ ایک طرف نئی بھرتیوں میں کمی آئی ہے، جبکہ دوسری طرف لاکھوں مہاجر مزدوروں کے لیے بیرون ملک کام کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسی دوران، ملک میں مزدوروں کے احتجاج اور ہڑتالوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ مائگرینٹ ورکرز سالیڈیرٹی نیٹ ورک کے مطابق 2026 کے پہلے تین مہینوں میں کم از کم 28 بڑے احتجاج اور ہڑتالیں ہوئیں۔ ان مظاہروں کو یکم اپریل 2026 کی ملک گیر ہڑتال کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے، جس میں نئے لیبر قوانین کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔

مزدوروں کی بنیادی مانگیں ہمیشہ سے ایک جیسی رہی ہیں: مستقل ملازمت، مناسب اجرت اور ایسے قوانین جو انہیں استحصال سے بچا سکیں۔ دنیا بھر میں مزدوروں نے آٹھ گھنٹے کے کام کے دن جیسے حقوق بڑی جدوجہد کے بعد حاصل کیے تھے، لیکن نئی ٹیکنالوجیز، خاص طور پر روبوٹکس اور مصنوعی ذہانت، کے باعث کارپوریٹ ادارے اب لچکدار لیبر مارکیٹ چاہتے ہیں جہاں ملازمین کو آسانی سے رکھا اور نکالا جا سکے۔

ہندوستان میں بھی یہی رجحان دیکھنے کو مل رہا ہے۔ مستقل ملازمتوں میں کمی آ رہی ہے جبکہ عارضی اور ٹھیکے پر کام کرنے والے ملازمین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس میں مہاجر مزدور، کیجول ورکرز اور ٹرینی شامل ہیں، جو کم تنخواہ اور غیر یقینی مستقبل کا سامنا کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، ماروتی سوزوکی کے پلانٹس میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد تقریباً 35 سے 36 ہزار ہے، لیکن ان میں سے صرف 17 سے 18 فیصد مستقل ملازمین ہیں۔ باقی بڑی تعداد عارضی یا ٹھیکے پر کام کرنے والوں کی ہے، جن کی آمدنی 12 سے 30 ہزار روپے ماہانہ کے درمیان ہے، جبکہ مستقل ملازمین زیادہ تنخواہ اور بہتر مراعات حاصل کرتے ہیں۔

یہ صورتحال اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ مزدور طبقہ کس طرح عدم تحفظ کا شکار ہے۔ ماضی میں عدالتوں اور حکومت نے بھی اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ مستقل نوعیت کے کام کرنے والے مزدوروں کو مستقل ملازمت ملنی چاہیے، لیکن نئے لیبر قوانین نے اس تحفظ کو کمزور کر دیا ہے۔ ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ بڑی تعداد میں ہونے والے یہ احتجاج اور ہڑتالیں عوامی توجہ حاصل نہیں کر پاتیں، کیونکہ میڈیا میں انہیں مناسب جگہ نہیں دی جاتی۔ اس کے باوجود، یہ مظاہرے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مزدور طبقہ اپنے حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ آخر میں یہ سوال اہم ہے کہ کیا فیکٹریوں کے بند ہونے کے لیے مزدور ذمہ دار ہیں؟ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2020-21 سے 2024-25 کے درمیان دو لاکھ سے زیادہ نجی کمپنیاں بند ہوئیں، لیکن اس کا تعلق زیادہ تر معاشی دباؤ، دیوالیہ پن اور کاروباری فیصلوں سے ہے، نہ کہ مزدوروں کے احتجاج سے۔

موجودہ حالات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جنگ، ٹیکنالوجی اور پالیسیوں کے امتزاج نے مزدور طبقے کو ایک نازک صورتحال میں لا کھڑا کیا ہے۔ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو یہ بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے، جس کے اثرات نہ صرف معیشت بلکہ سماجی استحکام پر بھی پڑیں گے۔ انسانی تاریخ کا سفر محض زمانوں کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ شعور کی تدریجی ارتقاء کی کہانی ہے۔ ابتدا میں انسان بکھرا ہوا تھا، جغرافیائی سرحدیں سخت تھیں، تہذیبیں محدود اور روابط نہ ہونے کے برابر۔ ہر قوم اپنی دنیا میں مگن تھی، اپنے مسائل اور اپنے حل کے ساتھ۔ یہی وجہ تھی کہ ہدایت بھی اسی تناظر میں نازل ہوئی: مختلف اقوام کے لیے مختلف پیغامات، مختلف ضوابط اور مختلف احکامات۔ یہ ایک فطری اور عقلی ترتیب تھی، کیونکہ اس وقت انسانیت ایک مشترکہ اجتماعی وحدت میں ڈھلنے کے لیے تیار نہیں تھی۔

مگر وقت کے ساتھ ساتھ انسانی دنیا نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ فاصلے سمٹ گئے، سمندر عبور ہونے لگے، زبانوں کی دیواریں گرنے لگیں اور تہذیبیں ایک دوسرے میں مدغم ہونے لگیں۔ آج کا انسان ایک "گلوبل ویلیج" میں رہ رہا ہے جہاں ایک خطے کا بحران پوری دنیا کو متاثر کرتا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی ہو، معاشی بحران یا سیاسی کشیدگی، ان سب کا اثر سرحدوں سے ماورا ہوتا ہے۔ اس نئی حقیقت نے ایک بنیادی سوال کو جنم دیا ہے: کیا انسانیت کو اب بھی بکھرے ہوئے اصولوں اور متضاد نظاموں کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے، یا اسے ایک ایسے جامع اور عالمگیر ضابطہ حیات کی ضرورت ہے جو سب کے لیے یکساں رہنمائی فراہم کرے؟ یہاں اسلام ایک سنجیدہ اور قابلِ غور جواب کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اسلام کی عالمگیریت محض ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک منطقی، فکری اور عملی حقیقت ہے۔ سب سے پہلے ہمیں اس اصول کو سمجھنا ہوگا کہ اسلام انسان کو بطور "انسان" مخاطب کرتا ہے، نہ کہ کسی مخصوص قوم، نسل یا جغرافیہ کے نمائندے کے طور پر۔ یہ تصور بذاتِ خود ایک انقلابی نظریہ ہے، کیونکہ تاریخ میں اکثر نظام مخصوص گروہوں کے مفادات کے گرد گھومتے رہے ہیں۔ اسلام اس تنگ نظری کو توڑ کر انسانیت کو ایک وحدت کے طور پر دیکھتا ہے۔

عقلی اعتبار سے اگر خالقِ کائنات ایک ہے، اور انسان ایک ہی اصل سے پیدا ہوا ہے، تو اس کے لیے ہدایت کا نظام بھی ایک ہونا چاہیے بی ایسا نظام جو ہر انسان کے لیے قابلِ فہم اور قابلِ عمل ہو۔ اسلام اسی اصول کو بنیاد بنا کر ایک جامع ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے، جو نہ صرف عبادات بلکہ سیاست، معیشت، معاشرت اور اخلاقیات تک پھیلا ہوا ہے۔

انتخابات کی دہلیز پر بنگال، ای ڈی کی یلغار یا سیاسی چال

بنگال کی سیاست ایک بار پھر ہنگامہ خیز موڑ پر کھڑی ہے۔ اسمبلی انتخابات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں اور اسی کے ساتھ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی سرگرمیاں غیر معمولی تیزی اختیار کر چکی ہیں۔ ریاست کے مختلف حصوں میں چھاپے، طلبیاں اور پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری ہے، جس نے سیاسی ماحول کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔ عوامی حلقوں میں جہاں بے چینی پائی جا رہی ہے، وہیں سیاسی ایوانوں میں الزامات اور جوابی الزامات کا طوفان برپا ہے۔ یہ صورتحال صرف ایک قانونی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع تر سیاسی بیانیے کا حصہ بنتی جا رہی ہے، جس کے اثرات براہِ راست انتخابی نتائج پر مرتب ہو سکتے ہیں۔

اے آر گیلانی

بنگال کی سیاست ایک بار پھر ہنگامہ خیز موڑ پر کھڑی ہے۔ اسمبلی انتخابات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں اور اسی کے ساتھ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی سرگرمیاں غیر معمولی تیزی اختیار کر چکی ہیں۔ ریاست کے مختلف حصوں میں چھاپے، طلبیاں اور پوچھ گچھ کا سلسلہ جاری ہے، جس نے سیاسی ماحول کو مزید کشیدہ بنا دیا ہے۔ عوامی حلقوں میں جہاں بے چینی پائی جا رہی ہے، وہیں سیاسی ایوانوں میں الزامات اور جوابی الزامات کا طوفان برپا ہے۔ یہ صورتحال صرف ایک قانونی کارروائی تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع تر سیاسی بیانیے کا حصہ بنتی جا رہی ہے، جس کے اثرات براہِ راست انتخابی نتائج پر مرتب ہو سکتے ہیں۔

ان کارروائیوں کے مرکز میں وہ رہنما ہیں جو ریاستی سیاست میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ ای ڈی کا دعویٰ ہے کہ وہ مالی بے ضابطگیوں، بدعنوانی اور غیر قانونی لین دین کے ٹھوس شواہد کی بنیاد پر کارروائی کر رہی ہے۔ لیکن سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ سرگرمیاں عین انتخابی موسم میں ہی کیوں شدت اختیار کرتی ہیں؟ کیا یہ محض اتفاق ہے یا اس کے پیچھے کوئی منظم حکمت عملی کارفرما ہے؟ یہی وہ سوال ہے جو عوام کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے اور جس کا واضح جواب ابھی تک سامنے نہیں آ سکا۔

اپوزیشن جماعتوں نے ان کارروائیوں کو کھلے لفظوں میں سیاسی انتقام قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مرکزی ایجنسیاں اپنی آئینی ذمہ داریوں سے ہٹ کر ایک مخصوص سیاسی ایجنڈے کے تحت کام کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق، جب بھی انتخابات قریب آتے ہیں، اپوزیشن کو دبانے کے لیے اسی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ سیاسی میدان کو یکطرفہ بنایا جا سکے۔ ان الزامات میں کتنی صداقت ہے، یہ ایک الگ بحث ہے، مگر یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ ان کارروائیوں نے سیاسی عدم اعتماد کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

دوسری طرف حکمراں حلقے ان الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ بدعنوانی کے خلاف کارروائی کو سیاسی رنگ دینا دراصل مجرموں کو بچانے کی کوشش ہے۔ ان کے مطابق، اگر کوئی بھی شخص قانون کی خلاف ورزی میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونا لازمی ہے، چاہے وہ کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ دلیل بظاہر مضبوط معلوم ہوتی

ہے، مگر مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کارروائیوں کا دائرہ محدود اور انتخابی اوقات سے جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

عوام اس پوری صورتحال کو گہری نظر سے دیکھ رہی ہے۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو ان کارروائیوں کو ضروری سمجھتا ہے اور اسے بدعنوانی کے خلاف ایک مثبت قدم قرار دیتا ہے۔ لیکن ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو اس عمل کو مشکوک نگاہ سے دیکھتی ہے اور اسے سیاسی دباؤ کا ایک ذریعہ تصور کرتی ہے۔ یہی تقسیم دراصل اس بحران کی جڑ ہے، جہاں حقیقت اور تاثر کے درمیان ایک واضح خلیج پیدا ہو چکی ہے۔

زمینی سطح پر حالات اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہیں۔ جن علاقوں میں کارروائیاں ہو رہی ہیں وہاں خوف اور غیر یقینی کی فضا قائم ہے۔ عام لوگ اس کشمکش میں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ کاروباری سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں خلل پڑ رہا ہے۔ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آیا یہ سب کچھ واقعی قانون کی حکمرانی کے لیے ہو رہا ہے یا پھر اس کے پیچھے کوئی اور مقصد پوشیدہ ہے۔

میڈیا کا کردار بھی اس معاملے میں خاصا متنازع بن چکا ہے۔ کچھ ادارے ان کارروائیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے بدعنوانی کے خلاف مہم کے طور پر پیش کر رہے ہیں، جبکہ دیگر اسے جمہوریت کے لیے خطرہ قرار دے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا نے اس صورتحال کو مزید الجھا دیا ہے، جہاں آدھی ادھوری معلومات، افواہیں اور جذباتی بیانات تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں عوام کے لیے حقیقت تک پہنچنا مزید مشکل ہو گیا ہے۔

عدالتی نظام اس پورے معاملے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے، مگر وہاں بھی عمل سست روی کا شکار نظر آتا ہے۔ مقدمات کی لمبی قطار، شواہد کی پیچیدگیاں اور قانونی موشگافیاں انصاف کے عمل کو طول دیتی ہیں۔ اس تاخیر کا فائدہ بعض اوقات سیاسی طور پر بھی اٹھایا جاتا ہے، جس سے عوام کا اعتماد مزید متزلزل ہوتا ہے۔

انتخابی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ کارروائیاں ایک دو دھاری تلوار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ایک طرف یہ اپوزیشن کو کمزور کر سکتی ہیں، دوسری طرف ان کے لیے ہمدردی کی لہر بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ عوام کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ وہ ان واقعات کو کس زاویے سے دیکھتی ہے۔ کیا وہ اسے بدعنوانی کے خلاف کارروائی سمجھے گی یا پھر سیاسی انتقام کا حصہ؟ یہی وہ نکتہ ہے جو انتخابی نتائج کا رخ متعین کرے گا۔

اس پوری صورتحال میں سب سے زیادہ نقصان جمہوری اقدار کو پہنچ رہا ہے۔ جب تفتیشی ایجنسیاں سوالات کے گھیرے میں آ جائیں، جب سیاسی جماعتیں ایک دوسرے پر الزامات کی بارش کریں، اور جب عوام کنفیوژن کا شکار ہو جائے، تو جمہوریت کا بنیادی ڈھانچہ کمزور پڑنے لگتا ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام ادارے اپنی آئینی حدود میں رہتے ہوئے کام کریں۔ تفتیشی ایجنسیوں کو چاہیے کہ وہ مکمل شفافیت اور غیر جانبداری کا مظاہرہ کریں تاکہ ان پر اٹھنے والے سوالات کا ازالہ ہو سکے۔ سیاسی جماعتوں کو بھی چاہیے کہ وہ عوامی مسائل کو ترجیح دیں اور محض الزام تراشی سے گریز کریں۔ میڈیا کو ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے حقائق پر مبنی رپورٹنگ کرنی چاہیے تاکہ عوام کو درست معلومات فراہم کی جا سکیں۔ یہ وقت جذباتی ردعمل کا نہیں بلکہ سنجیدہ غور و فکر کا ہے۔ اگر اس مرحلے پر درست فیصلے نہ کیے گئے تو اس کے اثرات نہ صرف موجودہ انتخابات بلکہ مستقبل کی سیاست پر بھی مرتب ہوں گے۔ بنگال کی زمین پہلے بھی کئی سیاسی طوفان دیکھ چکی ہے، مگر ہر بار اس نے خود کو سنبھالا ہے۔ اس بار بھی امید کی جا سکتی ہے کہ حالات بہتری کی طرف جائیں گے، بشرطیکہ تمام فریقین ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ آخرکار، اصل طاقت عوام کے پاس ہے۔ وہی فیصلہ کرے گی کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا، انصاف کیا ہے اور ناانصافی کیا۔ یہی جمہوریت کا حسن بھی ہے اور اس کی سب سے بڑی آزمائش بھی۔

غزل

مُحبّتوں میں ہوس کے اسیر ہم بھی نہیں
غلط نہ جان، کہ اِتنے حقیر ہم بھی نہیں

نہیں ہو تم بھی قیامت کی تند و تیز ہَوا!
کسی کے نقشِ قدم کی لکیر ہم بھی نہیں

ہماری ڈوبتی نبضوں سے زندگی تو نہ مانگ
سخی تو ہیں، مگر اِتنے امیر ہم بھی نہیں

کرم کی بھیک نہ دے، اپنا تخت بخت سنبھال
ضرورتوں کا خُدا تُو ،،، فقیر ہم بھی نہیں

شبِ سیاہ کے "مہمان دار" ٹھہرے ہیں
وگرنہ، تیرگیوں کے سفیر ہم بھی نہیں

ہمیں بُجھا دے، ہماری انا کو قتل نہ کر
کہ بے ضرر ہی سہی، بے ضمیر ہم بھی نہیں

شازیہ ملک

تعلیم و ترقی کی نئی صبح: تحریکِ MAHDi کا آغاز

شیبان فائز

فی الوقت ہم ملک عزیز بھارت میں بحیثیت امت مسلمہ ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں جہاں ہماری تعلیمی و سماجی صورتحال پیشانی کے بلوں کی طرح واضح ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر اب بھی ہم تعلیمی اور سماجی بنیادوں کے ساتھ اپنے غیور خوابوں کی تعبیروں کے لیے عمل پیرا نہیں ہوئے تو عنقریب مزید تعلیمی و سماجی پستی ہماری منتظر ہے۔ اس تناظر میں اس جانب بڑھتا ہوا ہر ایک قدم امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں جو عنقریب امت کے تابناک مستقبل کا ضامن ہوگا۔ مسلم الائنس فار ہیومن ڈیولپمنٹ اینڈ انویشن (MAHDi) کا قیام اسی شجر سایہ دار کی ایک شاخ ہے جو اپنے روز قیام سے ہی امت کی تعلیمی اور سماجی بنیادوں کو با اختیار بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ ملک عزیز بھارت کے مشہور و معروف شہر مالیگاؤں سے MAHDi فاؤنڈیشن کے بانی جناب مسٹر اظہر مہدی کی بصیرت افروز قیادت اور رہنمائی روز اول سے ہی اپنے مقصد عظیم کی جانب مسلسل رواں دواں ہیں جہاں صلاحیت کے ساتھ ساتھ صالحیت بھی مطلوب ہیں۔ تعلیم کے فروغ، اداروں کی ترقی اور معاشرتی فلاح کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد اور ویژن نے اس قومی و تعلیمی تحریک کے قیام کو ممکن بنایا ہے۔ ملک میں تعلیمی، اخلاقی اور سماجی ترقی کو فروغ دینے کے مقصد سے مسلم الائنس فار ہیومن ڈیولپمنٹ اینڈ انویشن (MAHDi) نامی قومی سطح کے اتحاد کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ اتحاد تمام مسلم تعلیمی ٹرسٹ، تعلیمی اداروں اور سماجی ترقی کے لیے سرگرم تنظیموں کا ایک ایسا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جو مجموعی طور پر تعلیمی و سماجی مسائل کے حل کے لیے بہترین متبادل ثابت ہوگا۔ MAHDi کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ تعلیمی اداروں کے درمیان باہمی تعاون، جدید تعلیمی تحقیق اور اخلاقی تربیت کے ذریعے نئی نسل کو ایسی تعلیم فراہم کی جائے جو انہیں علم، کردار اور قیادت کے اعلیٰ معیار تک پہنچا سکے۔ MAHDi ایک ایسے تابناک مستقبل کا تصور پیش کرتا ہے جہاں مسلم تعلیمی ادارے ہندوستان کی علمی، اخلاقی اور سماجی و معاشرتی ترقی میں فعال اور مثبت کردار ادا کریں اور ساتھ ہی اپنی روحانی اور ثقافتی شناخت کو برقرار رکھیں۔ روز اول سے ہی MAHDi اپنے بنیادی اصولوں سے وابستہ ہے کہ اداروں کے باہمی تعاون، اساتذہ کی تربیت اور جدید تعلیمی وسائل کے ذریعے تعلیمی معیار کو مضبوط بنایا جائے۔ پرانی اخلاقیات اور کردار سازی کو جدید تعلیمی نظام کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ قیادت، جذباتی ذہانت اور زندگی کی مہارتوں کو فروغ دیا جائے۔ تعلیم میں تحقیق، نصاب کی اصلاح اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دیا جائے اور پسماندہ طبقات کو معیاری تعلیم تک رسائی فراہم کی جائے نیز نسل نو کو ملک کی انقلابی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔ MAHDi کے تحت ملک گیر پیمانے پر تعلیمی و سماجی سرگرمیاں انجام دی جائیں گی جن میں تعلیمی اداروں کا قیام اور انتظام، اسلامی اقدار سے ہم آہنگ نصاب کی تیاری، اساتذہ کی تربیت اور صلاحیت سازی، تعلیمی کانفرنس اور سیمینارز کا انعقاد، سماجی ترقی کے پروگرام اور اسکالرشپ مہمات، درسی کتب اور تحقیقی مواد کی اشاعت۔ اس کے علاوہ MAHDi تعلیمی اداروں کو قانونی مالی اور انتظامی رہنمائی بھی فراہم کرے گا جس میں اسکول رجسٹریشن تعلیمی منظوری مالی منصوبہ بندی اور پائیدار ادارہ جاتی نظام کی تشکیل شامل ہے۔ صدی جس تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے ایسے میں روایتی تعلیمی طرز وہ انقلاب برپا کرنے سے قاصر ہے جو فی الوقت مطلوب ہیں۔ دور جدید میں حصول تعلیم کے لیے ہر وہ جدید طریقہ تدریس کو اپنانا ضروری ہے جو ہمارے طلبہ و طالبات کو جدید چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کریں۔ MAHDi تعلیمی اداروں میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، اسمارٹ کلاس رومز، EPR سسٹمز اور جدید تعلیمی آلات کے استعمال کو فروغ دے گا تاکہ طلبہ کو مستقبل کے تقاضوں کے مطابق تعلیم فراہم کی جا سکے۔ ہم جانتے ہیں کہ برگد کا وسیع و عریض شجر سایہ دار اپنی جڑوں کی وجہ سے قائم و دائم ہوتا ہے کہ اگر جڑیں کمزور ہو یا کاٹ دی جائیں تو یہ طاقت پل بھر میں ڈھیر ہو جائے گی۔ ٹھیک اسی طرح MAHDi اپنی بنیادوں کو لے کر اس قدر کوشاں و فکر مند ہے کہ نہ صرف تعلیم بلکہ تربیت کے لیے بھی ایک اہم اصول کی پابندی کر رہا ہے۔ یہ ایک ایسا قومی پلیٹ فارم ثابت ہوگا جہاں مختلف شعبوں کے ماہرین مل کر تعلیمی ترقی کے لیے کام کریں گے جن میں اسلامی سکالرز، قانونی ماہرین، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، ڈاکٹرز اور ڈائٹیشنز، بزنس ماہرین، سول انجینئرز، سافٹ ویئر انجینئرز اور آئی ٹی ماہرین شامل ہوں گے۔ یہ ماہرین تعلیمی اداروں کو تعلیم، اخلاقیات، مالی استحکام اور ٹیکنالوجی کے میدان میں جامع رہنمائی فراہم کریں گے۔ افراد قوموں کا عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ یہی وہ عنصر ہے جو قوموں کے عروج و زوال کا سبب بنتا ہے۔ افراد کی فکرمندی اور مقصد کی تابعداری قوموں کو منزل سے روشناس کراتی ہے۔ افراد ہی ہوتے ہیں جو اپنی قوم کے سنہرے خواب کی تعبیر لکھتے ہیں۔ اسی لیے علامہ اقبال نے عرض کیا تھا کہ۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

فی الوقت ملک عزیز بھارت میں بڑے پیمانے پر تحریکِ MAHDi کا حصہ بننا ضروری ہے۔ MAHDi تمام تعلیمی اداروں، اساتذہ، ماہرین اور سماجی کارکنوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس قومی تعلیمی تحریک کا حصہ بنیں اور ایک بہتر با اخلاق اور ترقی یافتہ معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ امت مسلمہ کو تعلیمی و سماجی پستی سے نکالنے کے لیے خود امت مسلمہ میں سے ہی ایسے نوجوانوں کو کھڑا ہونا ہوگا جو دریا کی روانی سے لڑنے اور اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ جنہیں حالات مسائل نہیں مواقع نظر آتے ہیں۔ جو بگاڑ سے مایوس ہونے کی بجائے بناوٹ کی جانب اپنے قدموں کا رخ پھیر دیتے ہیں۔ اس دور پرفتن میں مہدی انقلاب کا وہ بگل ثابت ہوگا جس کی صداؤں سے امت کی تعلیمی و سماجی صورتحال کروٹ لیں گی۔ انشاء اللہ۔ "تعلیم و ترقی کی نئی صبح" ایک ایسا خوبصورت تصور ہے جو کسی بھی قوم کے روشن مستقبل، شعور کی بیداری اور معاشی خود کفالت کی علامت ہے۔ یہ محض ایک جملہ نہیں بلکہ ایک عزم ہے جو جہالت کے اندھیروں کو ختم کر کے علم کی روشنی پھیلانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ تعلیم کی بدولت معاشرے میں سوچنے اور سمجھنے کی نئی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں، جو ایک روشن خیال معاشرے کی بنیاد بنتی ہیں۔ جدید تعلیم اور ہنرمندی کے ذریعے نوجوان نسل کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں، جو ملکی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں جیسا کہ پریس انفارمیشن بیورو کے مطابق دیہی علاقوں میں تعلیم اور بنیادی ڈھانچے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو معاشرتی برائیوں، جیسے کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا خاتمہ کر کے امن اور برداشت کو فروغ دے سکتی ہے کامران خان ٹیسوری۔ آج کے دور میں تعلیم کا مطلب صرف کتابی علم نہیں بلکہ آئی ٹی، مصنوعی ذہانت (AI) اور تکنیکی مہارتوں کا حصول ہے تاکہ دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلا جا سکے۔ نئی صبح کا ایک اہم مقصد ایسی درسگاہوں کا قیام ہے جہاں دین اور دنیا دونوں کی تعلیم ساتھ ساتھ دی جائے تاکہ ایک بہترین انسان کی تخلیق ہو سکے مرتضیٰ پبلک اسکول۔ خلاصہ یہ کہ تعلیم و ترقی کی یہ نئی صبح تبھی ممکن ہے جب ہم تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنائیں اور ہر بچے تک معیاری تعلیم کی رسائی کو یقینی بنائیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

کوچ بہار میں ریلی سے قبل وزیر اعظم کی کارکنان سے ملاقات

وزیر اعظم نے نوجوانوں کے رجحان کے بارے میں دریافت کیا، جس پر کارکنان نے کہا کہ نوجوان طبقہ بھی پارٹی کے ساتھ کھڑا ہے۔

وزیر اعظم نے نوجوانوں کے رجحان کے بارے میں دریافت کیا، جس پر کارکنان نے کہا کہ نوجوان طبقہ بھی پارٹی کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس پر وزیر اعظم مودی نے مسکراتے ہوئے کہا، "چلیے، جیت پکی کیجیے"، جس پر وہاں موجود کارکنان نے پرجوش نعروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اس غیر رسمی گفتگو نے انتخابی ماحول کو مزید گرم کر دیا اور کارکنان میں نیا جوش پیدا ہوا۔ مغربی بنگال میں جاری انتخابی مہم کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کوچ بہار میں ایک بڑی عوامی ریلی سے خطاب کیا، تاہم اس سے قبل ایئرپورٹ پر ان کی بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنان سے غیر رسمی ملاقات نے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ اس ملاقات کے دوران وزیر اعظم نے خواتین اور نوجوانوں کے انتخابی رجحان کے بارے میں براہ راست سوالات کیے اور کارکنان سے رائے حاصل کی۔ وزیر اعظم مودی نے اس ملاقات کا ایک ویڈیو بھی اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر شیئر کیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے وائرل ہو گیا۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وزیر اعظم ایئرپورٹ پر موجود کارکنان کے درمیان پہنچے اور ان سے گفتگو شروع کر دی۔ انہوں نے سب سے پہلے خواتین ووٹروں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ بی جے پی کے حق میں ووٹ دیں گی؟ اس پر کارکنان نے یک زبان ہو کر مثبت جواب دیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے نوجوانوں کے رجحان کے بارے میں دریافت کیا، جس پر کارکنان نے کہا کہ نوجوان طبقہ بھی پارٹی کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس پر وزیر اعظم مودی نے مسکراتے ہوئے کہا، "چلیے، جیت پکی کیجیے"، جس پر وہاں موجود کارکنان نے پرجوش نعروں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ اس غیر رسمی گفتگو نے انتخابی ماحول کو مزید گرم کر دیا اور کارکنان میں نیا جوش پیدا ہوا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق انتخابی مہم کے دوران اس طرح کی براہ راست بات چیت سے کارکنان کا حوصلہ بڑھتا ہے اور پارٹی کی انتخابی حکمت عملی کو بھی تقویت ملتی ہے۔

سوشل میڈیا پر بھی اس ویڈیو کو بڑے پیمانے پر شیئر کیا جا رہا ہے، جس سے بی جے پی حامیوں میں جوش و خروش بڑھ گیا ہے۔ بعد ازاں کوچ بہار میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے ریاست کی حکمراں جماعت ترنمول کانگریس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے مالدہ ضلع میں سرکاری افسران کو یرغمال بنانے کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صورتحال ریاست میں بگڑتی ہوئی قانون و انتظام کی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سپریم کورٹ آف انڈیا نے بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرحدی علاقوں میں دراندازی کے واقعات بڑھ رہے ہیں، جس سے آبادی کے ڈھانچے پر اثر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کے عوام تبدیلی چاہتے ہیں اور اس بار ترقی اور بہتر حکمرانی کے نام پر ووٹ دیں گے۔ وزیر اعظم نے کارکنان سے اپیل کی کہ وہ گھر گھر جا کر پارٹی کا پیغام پہنچائیں اور عوام کو ترقی کے ایجنڈے سے جوڑیں۔

بنگال اسمبلی انتخابات کے لیے بی جے پی نے

40 اسٹار کیمپینر میدان میں اتارے، لسٹ جاری

بی جے پی نے اپنے 40 اسٹار کیمپینر کی لسٹ جاری کر دی ہے، جس میں وزیر اعظم مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سمیت کئی بڑے لیڈر شامل ہیں۔ پارٹی نے انتخابات سے قبل اپنی پوری طاقت جھونکنے کا فیصلہ کیا ہے اور ریاست میں بھرپور انتخابی مہم چلانے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اپنے 40 اسٹار کیمپینر کی لسٹ جاری کر دی ہے، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سمیت کئی بڑے لیڈر شامل ہیں۔ پارٹی نے انتخابات سے قبل اپنی پوری طاقت جھونکنے کا فیصلہ کیا ہے اور ریاست میں بھرپور انتخابی مہم چلانے کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ پارٹی کے مطابق مغربی بنگال میں 23 اپریل اور 29 اپریل کو دو مرحلوں میں ووٹنگ ہوگی، جبکہ چار مئی کو نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ انتخابی تاریخوں کے اعلان کے بعد ریاست میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں اور تمام بڑی جماعتیں ووٹروں کو لبھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ بی جے پی نے بھی اپنی انتخابی حکمت عملی کے تحت اسٹار کیمپینر کی فہرست جاری کرتے ہوئے مہم کو رفتار دے دی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کوچ بہار میں ایک بڑی عوامی ریلی سے انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ اس دوران انہوں نے ریاست کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی حکومت پر سخت تنقید کی اور دعویٰ کیا کہ اس بار مغربی بنگال میں تبدیلی یقینی ہے اور ریاست میں بی جے پی کی حکومت بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی ترقی کے لیے ڈبل انجن حکومت ضروری ہے اور عوام اس بار تبدیلی کے حق میں ووٹ دیں گے۔ بی جے پی کی جانب سے جاری فہرست میں پارٹی کے کئی بڑے قومی اور علاقائی لیڈروں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں مرکزی وزیر جے پی نڈا، مرکزی وزیر نتن گڈکری، دھرمیندر پردھان، آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما، مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس، اور مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان کے نام بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ فلمی دنیا اور کھیل کے میدان سے بھی کچھ معروف شخصیات کو فہرست میں جگہ دی گئی ہے۔ ان میں اداکار متھن چکرورتی، ٹینس اسٹار لینڈر پیس، اداکارہ ہیما مالنی اور کنگنا رناوت شامل ہیں، جو مختلف حلقوں میں انتخابی مہم کو تقویت دیں گے۔ دیگر لیڈروں میں اسمرتی ایرانی، انوراگ ٹھاکر، ارجن منڈا، منوج تیواری، بھوپیندر یادو اور ریاستی سطح کے کئی لیڈر شامل ہیں، جو مختلف علاقوں میں جلسوں اور روڈ شوز کے ذریعے پارٹی امیدواروں کے حق میں ماحول بنانے کی کوشش کریں گے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق بی جے پی کی جانب سے بڑے لیڈروں کو میدان میں اتارنے سے انتخابی مقابلہ مزید دلچسپ ہو گیا ہے۔ پارٹی کو امید ہے کہ اسٹار پرچارکوں کی مہم سے ووٹروں پر مثبت اثر پڑے گا اور مغربی بنگال میں اس کی پوزیشن مضبوط ہوگی۔ دوسری جانب حکمراں جماعت بھی اپنی انتخابی مہم تیز کرنے میں مصروف ہے، جس کے باعث ریاست میں سیاسی درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے۔

چینی سی سی ٹی وی کیمروں کی وجہ سے عوام کی جان کو خطرہ

مودی حکومت نے خود ان کیمروں پر پابندی عائد کی تھی، اب ایپس کے نام بدل دیئے گئے ہیں: راہول گاندھی

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ مودی حکومت چینی سی سی ٹی وی کیمروں کا استعمال کر رہی ہے اور جن پر خود اس نے پابندی لگائی تھی، انہی سے نگرانی کروا کر عوام کی جان خطرے میں ڈال رہی ہے۔ راہول گاندھی نے ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم فیس بک پر ایک پوسٹ میں کہا کہ جب انہوں نے پارلیمنٹ میں حکومت سے اس بارے میں سوال پوچھا تو کوئی ٹھوس جواب نہیں دیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے حال ہی میں چینی سی سی ٹی وی کیمروں کے عوامی استعمال پر پابندی لگائی ہے لیکن سرکاری عمارتوں کے اندر چینی کیمرے اب بھی نصب ہیں۔ پابندی شدہ چینی ایپس بدلے ہوئے ناموں کے ساتھ دوبارہ سامنے آ رہی ہیں۔ غیر ملکی اے آئی پلیٹ فارمز حساس ڈیٹا پروسیس کر رہے ہیں اور حکومت کے پاس ان سب کے بارے میں کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پارلیمنٹ میں الیکٹرانکس اور آئی ٹی کی وزارت سے سوال پوچھا، جواب میں بہت کچھ کہا گیا لیکن جو پوچھا گیا تھا اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ ہمارے کیمرے کن ممالک سے آئے؟ ان میں سے کتنے سیکورٹی کے لحاظ سے تصدیق شدہ ہیں؟ کون سے غیر ملکی اے آئی پلیٹ فارمز سرکاری ڈیٹا پروسیس کر رہے ہیں؟ کون سی پابندی شدہ ایپس بدلے ہوئے ناموں کے ساتھ اب بھی چل رہی ہیں؟ وزارت کے جواب میں نہ کوئی تعداد تھی، نہ کوئی ٹھوس بات اور نہ ہی کسی ایک پلیٹ فارم کا نام بتایا گیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ پانچ سال پہلے یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ حکومت کی طرف سے استعمال کیے جا رہے 10 لاکھ چینی کیمرے ڈیٹا ٹرانسفر کے خطرات پیدا کرتے ہیں، آج بھی حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ جو کیمرے ہم پر نظر رکھ رہے ہیں وہ محفوظ ہیں یا نہیں۔ یہ جان بوجھ کر ہندوستان کو اندھیرے میں رکھنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لیے غیر ملکی نگرانی کی سچائی چھپا کر ہر شہری کی حفاظت کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔

آسام اسمبلی انتخابات:

منوج تیواری کا دعویٰ، بی جے پی دوبارہ بھاری اکثریت سے بنائے گی

انتخابی جلسوں میں بی جے پی کے اسٹار کیمپینر منوج تیواری کو سننے کے لیے بڑی تعداد میں عوام موجود رہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق مختلف جلسوں میں 20 سے 30 ہزار افراد نے شرکت کی، جس سے بی جے پی کارکنان میں جوش و خروش دیکھا گیا۔ عوام نے جلسوں کے دوران پارٹی کے حق میں نعرے بھی لگائے اور ترقیاتی ایجنڈے کی حمایت کی۔ آسام اسمبلی انتخابات کے پیش نظر انتخابی مہم تیز ہو گئی ہے اور اسی سلسلے میں بی جے پی کے اسٹار کیمپینر منوج تیواری نے ریاست میں پارٹی کی دوبارہ شاندار کامیابی کا دعویٰ کیا ہے۔ انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) عوام کو خوشحالی دینے والی جماعت ہے، جبکہ انڈین نیشنل کانگریس عوام کی خوشیاں چھیننے والی پارٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے عوام ترقی اور استحکام کے لیے بی جے پی کو ایک بار پھر واضح اکثریت دیں گے۔ منوج تیواری نے آسام کے سلچر لوک سبھا حلقہ کے ادار بند اسمبلی حلقہ میں منعقد عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے دہلی کی مثال پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے دور میں ان کے پارلیمانی حلقے میں ایک بھی مرکزی ودیالیہ موجود نہیں تھا، لیکن نریندر مودی کی قیادت والی حکومت میں دو مرکزی ودیالیہ قائم کیے گئے، جبکہ تیسرا اور چوتھا بھی منظور کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی ترقی کا فرق ہے اور اب انتخابات میں ترقی ہی اصل مدعا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی حکومت نے بنیادی ڈھانچے، تعلیم اور روزگار کے شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے، جس کا فائدہ عوام کو براہ راست ملا ہے۔ ان کے مطابق ریاست میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار مزید تیز کی جائے گی اور نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جائیں گے۔ جلسوں میں منوج تیواری کو سننے کے لیے بڑی تعداد میں عوام موجود رہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق مختلف جلسوں میں بیس سے تیس ہزار افراد نے شرکت کی، جس سے بی جے پی کارکنان میں جوش و خروش دیکھا گیا۔ عوام نے جلسوں کے دوران پارٹی کے حق میں نعرے بھی لگائے اور ترقیاتی ایجنڈے کی حمایت کی۔ منوج تیواری نے آج ہیلاکانڈی، دھولائی اور ادار بند اسمبلی حلقوں میں عوامی جلسوں سے خطاب کیا، جبکہ ڈونکر سبھاؤں کے ذریعے بھی عوام سے براہ راست رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے پارٹی امیدواروں کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی اور کہا کہ ریاست میں ترقی کا سفر جاری رہے گا۔ ادھر انتخابی کمیشن کی جانب سے جاری حتمی ووٹر فہرست کے مطابق آسام کی 126 اسمبلی نشستوں کے لیے دو کروڑ 49 لاکھ سے زائد ووٹر رجسٹرڈ ہیں۔ ان میں ایک کروڑ 24 لاکھ 82 ہزار 213 مرد ووٹر جبکہ ایک کروڑ 24 لاکھ 75 ہزار 583 خواتین ووٹر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ریاست میں 343 تھرڈ جینڈر ووٹر بھی درج کیے گئے ہیں۔

ہندوستان نے پائیدار ترقی پر توجہ

مرکوز کرتے ہوئے ۶۳ رواں قومی سمندری دن منایا

نئی دہلی: ہندوستان نے اپنا 63 واں قومی میری ٹائم ڈے منایا میری ٹائم انڈیا - ایمپاورنگ پروگریس تھیم کے تحت، جس میں بحری شعبے میں پائیداری اور مستقبل پر مبنی ترقی کو اجاگر کیا گیا۔ یہ دن 1919 میں ایس ایس لائلٹی کے تاریخی سفر کی یاد مناتا ہے، جس نے عالمی جہاز رانی میں ہندوستان کے داخلے کو نشان زد کیا، اور بحری جہازوں، بندرگاہوں کے کارکنوں، اور بحری پیشہ ور افراد کے تعاون کا احترام کیا۔ بڑی بندرگاہوں، تعلیمی اداروں اور بحری اداروں میں ہونے والے واقعات نے تجارت، سلامتی اور اقتصادی ترقی میں اس شعبے کے کردار کو واضح کیا۔ قومی میری ٹائم ڈے 1919 میں ایس ایس لائلٹی کے سفر کی نشان دہی کرتا ہے، جو ہندوستان کی ملکیت کا پہلا تجارتی جہاز تھا، جو جہاز رانی میں برطانوی تسلط سے وقفے کی علامت ہے۔ سندھیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی کے ذریعے چلائے جانے والے، اس سفر نے نوآبادیاتی دور میں گہرے سمندر میں کارروائیوں میں ہندوستان کی صلاحیت کو ظاہر کیا۔ حکومت نے 1964 میں سمندری ورثے کے احترام اور قومی زندگی میں جہاز رانی کی صنعت کے کردار کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے جشن کو ادارہ بنایا۔ 63 ویں قومی میری ٹائم ڈے نے میری ٹائم انڈیا با اختیار ترقی کا تھیم اپنایا، جو پائیدار ترقی اور بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری پر توجہ مرکوز کرنے کا اشارہ دیتا ہے۔ حکومت کا مقصد بندرگاہوں کو اپ گریڈ کر کے، جہاز سازی کی سرمایہ کاری کو راغب کر کے، اور افرادی قوت کی تربیت کو بڑھا کر سمندری طاقت کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ گہرے سمندری بندرگاہوں کو وسعت دینے، جہاز سازی کے کلسٹروں کو تیار کرنے اور عالمی میری ٹائم گورننس میں ضم کرنے کے ملک کے طویل مدتی وژن کے مطابق ہے۔

جے کے ایس اے نے وزیر خارجہ جے شنکر کو خط لکھا

سعودی عرب سے کشمیری نوجوانوں کی لاش وطن واپس لانے میں مدد کا مطالبہ کیا

سرینگر: جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جے کے ایس اے) نے اتوار کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر کو خط لکھ کر ایک کشمیری نوجوان بلال منظور گنی کی لاش کی فوری وطن واپسی کے لیے ان سے مداخلت کی درخواست کی، جس کا سعودی عرب میں انتقال ہو گیا تھا۔ جے کے ایس اے کے قومی کنوینر ناصر کھوہامی نے ایک بیان میں شمالی کشمیر کے کپواڑہ ضلع کے لولاب کے سوگام چونٹیواری کے رہنے والے بلال منظور گنی کے بے وقت انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ جے کے ایس اے نے بتایا کہ بلال سعودی عرب میں گزشتہ ڈیڑھ سال سے آبا انٹرنیشنل ہسپتال میں نرسنگ اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا، جہاں وہ صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں اپنا کیریئر بنا رہا تھا۔ ہفتہ (4 اپریل) کو، انہیں افسوسناک طور پر اچانک دل کا دورہ پڑا اور انہیں اسی ہسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ لایا قرار دیا۔ بلال کی اچانک اور بے وقت موت نے ان کے آبائی گاؤں میں صدمے کی لہر دوڑا دی۔ جے کے ایس اے کے قومی کنوینر نے کہا، "وہ بڑے پیمانے پر ایک وقف، محنتی، اور ہمدرد نوجوان فرد کے طور پر جانا جاتا تھا، اور ان کے انتقال نے ان کے خاندان اور پوری کمیونٹی کو تباہی اور گہرے سوگ میں چھوڑ دیا ہے۔ جے کے ایس اے نے کہا کہ اس نے یہ معاملہ باضابطہ طور پر وزیر خارجہ کے ساتھ اٹھایا ہے اور متعلقہ حکام بشمول سعودی عرب میں ہندوستانی سفارت خانہ اور متعلقہ مقامی حکام کو ہدایت دینے کے لئے ان کی مداخلت کی درخواست کی ہے تاکہ بلال کی باقیات کو ہندوستان واپس بھیجنے میں سہولت فراہم کی جا سکے تاکہ خاندان کی ثقافتی اور مذہبی روایات کے مطابق آخری رسومات ادا کی جا سکیں۔ ایسوسی ایشن نے تسلیم کیا کہ اس طرح کے معاملات میں طریقہ کار کے تقاضے، قانونی تقاضے، دستاویزات، اور سعودی عرب میں حکام کے ساتھ ہم آہنگی شامل ہے، اور اس عمل میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ متوفی کی شناخت بلال منظور گنائی کے طور پر ہوئی ہے، جو شمالی کشمیر کے ضلع کپواڑہ کے علاقے لولاب (سوہ گام، چونٹی واری) کے رہنے والے تھے۔ جے کے ایس اے کے نیشنل کنوینر ناصر کھویہامی نے وزیر خارجہ اور سعودی عرب میں بھارتی سفارت خانے سے اپریل 5 کو اپیل کی ہے کہ وہ تمام ضروری کاغذی کارروائی مکمل کرنے اور میت کو جلد از جلد کشمیر پہنچانے میں مدد کریں تاکہ اہل خانہ آخری رسومات ادا کر سکیں۔

کانڈلا پورٹ نے مالی سال ۲۶/ میں

کارگو ہینڈل کرنے کا تاریخی سنگ میل حاصل کیا

نئی دہلی: 63 ویں قومی میری ٹائم ڈے کے موقع پر، دین دیال پورٹ اتھارٹی نے کہا کہ اس نے مالی سال 2025-26 میں 160.11 ملین میٹرک ٹن (ایم ایم ٹی) کارگو کو ہینڈل کرنے کا ایک تاریخی سنگ میل حاصل کیا ہے، جو ہندوستان کی کسی بھی بڑی بندرگاہ کے ذریعہ سنبھالا جانے والا اب تک کا سب سے زیادہ کارگو حجم ہے۔ یہ اعلان سشیل کمار سنگھ کی زیر صدارت ایک پریس میٹنگ کے دوران کیا گیا، جس نے بندرگاہ کی اہم کامیابیوں اور تزویراتی اقدامات پر روشنی ڈالی جس کا مقصد ہندوستان کے سمندری شعبے کو مضبوط بنانا ہے۔ سشیل کمار سنگھ نے کہا، آج 63 ویں قومی میری ٹائم ڈے کے موقع پر یہاں موجود ہونا بڑے اعزاز اور اعزاز کی بات ہے۔ میں میری ٹائم کمیونٹی کے تمام ممبران کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، جن کی انتھک کوششیں ہمارے ملک کے سمندری شعبے کو مضبوط بنانے کے لیے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 1919 میں ایس ایس لائلٹی کے تاریخی سفر کی یاد میں 5 اپریل کو قومی میری ٹائم ڈے منایا جاتا ہے، جو ایک ہندوستانی شپنگ کمپنی کا پہلا جہاز تھا جو ممبئی سے لندن روانہ ہوا تھا، جو کہ سمندری تجارت میں خود انحصاری کی طرف ہندوستان کے سفر کا آغاز ہے۔ پورٹ اتھارٹی کے مطابق، گجرات کے دین دیال پورٹ پر مالی سال 26 میں 160.11 ایم ایم ٹی کارگو ہینڈلنگ، پچھلے سال کے 150 ایم ایم ٹی کے مقابلے میں نمایاں اضافہ کی نشاندہی کرتی ہے، جو پہلے سے زیادہ بنیاد کے باوجود سال بہ سال 7 فیصد نمو میں ترجمہ کرتی ہے۔ بندرگاہ نے کہا کہ کارکردگی نے اسے ہندوستان کی تمام بڑی بندرگاہوں کے درمیان نمبر ون پوزیشن میں رکھا ہے، جس سے یہ کارگو تھرو پٹ کے لحاظ سے سرفہرست ہے۔ کئی کارگو سیگمنٹس میں مضبوط توسیع سے نمو کو سہارا ملا۔ کھاد کے حجم میں 32 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مائع کارگو میں 23.4 فیصد اضافہ ہوا۔ بندرگاہ کے مطابق، کنٹینر کارگو میں تیزی سے 54 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ لوہے اور سٹیل کے کارگو میں 43 فیصد اور مٹی کی ترسیل میں 17 فیصد اضافہ ہوا۔

ہندوستان نے چین کے ساتھ تجارتی توسیع پر بات چیت کی

مرکزی وزیر تجارتی پیوش گوئل نے کہا کہ میں نے ایک طویل عرصے کے بعد چین کے وزیر سے بھی ملاقات کی

نئی دہلی: 2019 میں چین کی زیر قیادت علاقائی جامع اقتصادی شراکت داری (RCEP) کے مذاکرات سے ہندوستان کے دستبردار ہونے کے بعد پہلی بار، وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے گزشتہ ہفتے کیمسٹرون میں 14 ویں عالمی تجارتی تنظیم کی بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر اپنے چینی ہم منصب وانگ وینٹاؤ کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کی۔ مرکزی وزیر تجارتی پیوش گوئل نے کہا کہ میں نے ایک طویل عرصے کے بعد چین کے وزیر سے بھی ملاقات کی، جس کے ساتھ ہم نے تجارت کو بڑھانے، زیادہ متوازن تجارت کی طرف بڑھنے اور چین اور بھارت کے درمیان باہمی تجارت کو ہموار کرنے میں مدد کرنے اور اپنے برآمد کنندگان کو ہماری دواسازی، انجینئرنگ کے سامان، مچھلی اور فارم کی مصنوعات برآمد کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈبلیو ٹی او میں دوطرفہ مصروفیات دونوں وزراء کے درمیان یہ بات چیت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب 2020 سے ابلتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی کشیدگی میں کمی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ جہاں چین نے نایاب زمینی مقناطیسوں کی پابندی میں نرمی کی ہے اور ہندوستانی سامان کی درآمد میں اضافہ کیا ہے، دہلی نے بھی چینی سرمایہ کاری پر اپنی پابندیوں کو معتدل کیا ہے۔ تاہم، ہندوستان نے ڈبلیو ٹی او میں چین کی زیر قیادت تجویز کی مخالفت کو برقرار رکھا ہے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے انویسٹمنٹ فیسیلیٹیشن فار ڈیولپمنٹ (IFD) کی مخالفت ختم کرنے کے بعد، ہندوستان واحد ملک تھا جس نے سرمایہ کاری کے معاہدے کو روکا۔ گوئل نے کہا، "ہندوستان کامیابی کے ساتھ اس بات کو یقینی بنانے میں کامیاب رہا ہے کہ ترقی کے لیے سرمایہ کاری کی سہولت جیسی کثیر جہتی کو مراکش معاہدے کے ضمیمہ 4 میں نہیں لایا جا سکتا۔ غور طلب ہے کہ مشرقی لداخ میں لائن آف ایکچوول کنٹرول کے ساتھ چینی دراندازی کے بعد ہندوستان اور چین کے تعلقات کو زیادہ دھچکا لگا تھا، اس سے بھی زیادہ جون 2020 میں وادی گلوان جھڑپ کے بعد۔ جھڑپ سے ایک ماہ قبل، ہندوستان نے اپریل 2020 میں پریس نوٹ 3 کے ذریعے چین کی سرمایہ کاری پر پابندیاں عائد کر دی تھیں، جس سے ہندوستان کو سرحدی ممالک سے سرمایہ کاری کے لیے زمین کی منظوری کا پابند بنایا گیا تھا۔ اس اقدام کا مقصد کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران موقع پرست قبضے کو روکنا تھا اور یہ گلوان تصادم کے بعد قومی سلامتی کے بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان نافذ العمل تھا۔

عالم دین حضرت مولانا حکیم عبداللہ مغیثیؒ کا انتقال، ملی و سماجی حلقوں میں گہرا رنج و غم

آل انڈیا ملی کونسل کے صدر حضرت مولانا حکیم عبداللہ مغیثیؒ کا کل بعد نماز عشاء انتقال پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا جا رہا ہے

پٹنہ: معروف عالم دین، ملی و سماجی رہنما اور آل انڈیا ملی کونسل کے صدر حضرت مولانا حکیم عبداللہ مغیثیؒ کا کل بعد نماز عشاء انتقال پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔ ان کی وفات کی خبر پھیلتے ہی علمی، دینی، ملی اور سماجی حلقوں میں گہرے رنج و غم کی فضا قائم ہو گئی۔ آل انڈیا ملی کونسل کے کارگزار صدر حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی صاحب نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ عالم ربانی، پیر طریقت اور قائد ملت حضرت مولانا حکیم محمد عبداللہ مغیثی رحمہ اللہ کی وفات ملت اسلامیہ کے لیے جانکاہ حادثہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی پوری زندگی تعلیم و اصلاح، تزکیہ و تربیت اور دینی خدمات میں گزری۔ تبلیغ، وعظ، تدریس، ملت کی دینی و تعلیمی ضروریات کی تکمیل، دینی و عصری اداروں کا قیام، ہندو مسلم کے درمیان آپسی ربط کا فروغ، نیز ملی کونسل اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے پلیٹ فارم سے شعائر اسلام کے تحفظ کی جدوجہد یہ سب ان کی زندگی کا مشن رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا مغیثیؒ فکر و عمل کے تاجدار تھے اور ملت کی مؤثر رہنمائی کرتے رہے۔ آل انڈیا ملی کونسل بہار کے صدر حضرت مولانا محمد عالم قاسمی اور جنرل سکریٹری مولانا محمد نافع عارفی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ مولانا حکیم عبداللہ مغیثیؒ ایک بلند پایہ عالم دین، مدبر، قائد اور مخلص ملی رہنما تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی اشاعت، ملی اتحاد کے فروغ، سماجی ہم آہنگی اور ملک میں امن و بھائی چارے کے قیام کے لیے وقف کر دی۔ مرحوم علمی میدان کے ساتھ ساتھ ملی مسائل کے حل، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ، تعلیمی بیداری اور سماجی اصلاح کے لیے ہمیشہ سرگرم رہے۔ آل انڈیا ملی کونسل کے پلیٹ فارم سے انہوں نے قومی سطح پر ملت کی رہنمائی کی اور حکمت و بصیرت کے ساتھ حساس مواقع پر قوم کی مؤثر نمائندگی انجام دی۔ ان کی شخصیت اعتدال، وسعت فکر اور سنجیدہ قیادت کا حسین امتزاج تھی، جس کے باعث وہ ہر مکتب فکر میں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مولانا مغیثیؒ نے مدارس، دینی اداروں اور سماجی تنظیموں کے درمیان ربط و تعاون کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا اور نئی نسل کو تعلیم، کردار سازی اور قومی ذمہ داریوں کے شعور سے آراستہ کیا۔ ان کی پوری زندگی اخلاص، سادگی، خدمت خلق اور اتحاد امت کی روشن مثال رہی۔ آل انڈیا ملی کونسل کے سکریٹری جناب نجم الحسن نجمی اور معروف شیعہ عالم دین و نائب صدر آل انڈیا ملی کونسل بہار مولانا سید امانت حسین نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں حضرت مولانا کی موجودگی ملت کے لیے حوصلہ کا ذریعہ تھی۔ ان کی قیادت میں ملی کونسل مؤثر انداز میں خدمات انجام دے رہی تھی، تاہم ان کی وفات سے ملی کاموں کو شدید دھچکا پہنچا ہے۔ آخر میں تمام حضرات نے مرحوم کے اہل خانہ، تلامذہ، متعلقین اور عقیدت مندوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، ان کی ملی و دینی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ (آمین) نماز جنازہ و تدفین مورخہ 5 اپریل 2026 کو بعد نماز ظہر اجرارہ، یوپی میں ہوئی۔

مغربی ایشیا کشیدگی: ملک میں ایندھن کی کوئی کمی نہیں

ملک میں ایندھن کے وافر ذخائر موجود ہیں اور سپلائی چین کو برقرار رکھنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں

وزارت پیٹرولیم وقدرتی گیس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باوجود ملک میں توانائی کی فراہمی کو متاثر ہونے سے بچانے کے لیے متعدد سطحوں پر تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ وزارت نے بتایا کہ مختلف متعلقہ وزارتیں اور ادارے باہمی تال میل کے ساتھ کام کر رہے ہیں تاکہ توانائی، سمندری نقل وحمل اور بیرون ملک مقیم بھارتی شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی اور جنگی حالات کے پیش نظر حکومت ہند نے ملک کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ پٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی سمیت تمام پیٹرولیم مصنوعات کی فراہمی معمول کے مطابق جاری ہے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ ملک میں ایندھن کے وافر ذخائر موجود ہیں اور سپلائی چین کو برقرار رکھنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ شہریوں کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وزارت پیٹرولیم وقدرتی گیس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باوجود ملک میں توانائی کی فراہمی کو متاثر ہونے سے بچانے کے لیے متعدد سطحوں پر تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ وزارت نے بتایا کہ مختلف متعلقہ وزارتیں اور ادارے باہمی تال میل کے ساتھ کام کر رہے ہیں تاکہ توانائی، سمندری نقل وحمل اور بیرون ملک مقیم بھارتی شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ حکومت نے خاص طور پر آبنائے ہرمز کے اطراف پیدا ہونے والی صورتحال پر نظر رکھتے ہوئے ملک میں پیٹرولیم مصنوعات اور ایل پی جی کی بلا رکاوٹ سپلائی برقرار رکھنے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے ہیں۔ سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا کہ عوام گھبراہٹ میں پٹرول، ڈیزل یا ایل پی جی کی غیر ضروری خریداری سے گریز کریں کیونکہ ملک میں کسی قسم کی قلت کا خدشہ نہیں ہے۔ بیان میں شہریوں کو افواہوں سے محتاط رہنے اور صرف سرکاری ذرائع سے جاری ہونے والی معلومات پر اعتماد کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ حکومت نے ایل پی جی سلنڈر کی بکنگ کے لیے ڈیجیٹل ذرائع استعمال کرنے کی اپیل بھی کی ہے تاکہ غیر ضروری بھیڑ سے بچا جا سکے۔ ساتھ ہی شہریوں کو جہاں ممکن ہو پی این جی، انڈکشن اور برقی چولہوں جیسے متبادل ایندھن کے استعمال کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے واضح کیا کہ موجودہ حالات میں گھریلو ایل پی جی اور پی این جی سپلائی کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ اسپتالوں، تعلیمی اداروں اور دیگر ضروری خدمات کو بھی اولین بنیاد پر ایندھن فراہم کیا جا رہا ہے۔

حکومت نے ریاستوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ گھریلو اور تجارتی صارفین کے لیے نئے پی این جی کنکشن کی فراہمی میں تیزی لائیں تاکہ ایل پی جی پر دباؤ کم کیا جا سکے۔ ایل پی جی کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کو روکنے کے لیے حکومت نے سخت اقدامات کیے ہیں۔ مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ حکام کے مطابق مارچ سے اب تک پچاس ہزار سے زائد سلنڈر ضبط کیے جا چکے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی جاری ہے۔ حکومت نے مزید بتایا کہ ملک بھر میں کسی بھی ایل پی جی ڈسٹری بیوٹر کے پاس سپلائی ختم ہونے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ حالیہ دنوں میں ایل پی جی بکنگ میں اضافہ ضرور دیکھا گیا، تاہم ذخائر کافی مقدار میں موجود ہیں۔ اسی دوران تمام ریفائنریاں مکمل صلاحیت کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور خام تیل کا مناسب ذخیرہ بھی موجود ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق گھریلو ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریفائنریوں میں ایل پی جی کی پیداوار میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ حکومت صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور ضرورت پڑنے پر مزید اقدامات کیے جائیں گے۔ مرکزی حکومت نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں، افواہوں سے دور رہیں اور غیر ضروری خریداری سے گریز کریں تاکہ ملک بھر میں ایندھن کی فراہمی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھی جا سکے۔

مغربی ایشیا بحران پر بھارت کا ''جھکاؤ''؟، ماہرین نے پالیسی کو قومی مفاد سے جوڑ دیا

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے تناظر میں بھارت کی خارجہ پالیسی میں ممکنہ ''جھکاؤ'' پر بحث تیز ہو گئی ہے، تاہم اسٹریٹجک ماہرین نے اس مؤقف کا دفاع کرتے ہوئے اسے قومی مفادات کے تحت ایک عملی حکمت عملی قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت نے بظاہر متوازن پالیسی اپنانے کی کوشش کی ہے، لیکن بعض تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عملی طور پر نئی دہلی کا جھکاؤ خلیجی ممالک اور مغربی شراکت داروں کی جانب زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ بھارت نے اس تاثر کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ایران کے ساتھ اس کے تعلقات بدستور برقرار ہیں، جس کی ایک مثال تنازع کے دوران آبنائے ہرمز سے بھارتی پرچم بردار جہازوں کی بلا رکاوٹ آمد ورفت ہے۔ تاہم سفارتی بیانات میں فرق بھی سامنے آیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور ایرانی صدر کے درمیان حالیہ رابطوں کے بعد جاری بیانات میں بھارت نے محفوظ سمندری راستوں پر زور دیا، جبکہ ایران نے اشارہ دیا کہ بھارت کو امریکی اور اسرائیلی کارروائیوں کے خلاف اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی حکمت عملی ''رسک مینجمنٹ ڈپلومیسی'' پر مبنی ہے، جس میں کسی ایک فریق کی کھل کر مخالفت سے گریز کرتے ہوئے اپنے معاشی اور اسٹریٹجک مفادات کا تحفظ کیا جا رہا ہے۔ سابق نائب قومی سلامتی مشیر پنکج ساران کے مطابق بھارت کی ''اسٹریٹجک خاموشی'' نے امریکہ، اسرائیل اور خلیجی ممالک کے ساتھ تعلقات کو نقصان پہنچائے بغیر اس کے مفادات کو محفوظ رکھا ہے، اگرچہ اس سے ایک مخصوص جھکاؤ کا تاثر بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب تجزیہ کار سی راجہ موہن کا کہنا ہے کہ بھارت کے لیے خلیجی ممالک کی اہمیت ایران کے مقابلے میں کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے، جس کی بڑی وجہ وہاں موجود لاکھوں بھارتی شہری، ترسیلات زر اور توانائی کے مفادات ہیں۔ ماہرین اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ بھارت ایران کے ساتھ روابط برقرار رکھنے پر مجبور ہے، خصوصاً سمندری راستوں اور توانائی کی ترسیل کے تحفظ کے لیے، لیکن اس کی بنیادی ترجیحات اب خلیجی خطے اور وسیع تر شراکت داریوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ یہ صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بھارت کی خارجہ پالیسی اب روایتی ''توازن'' کے بجائے مفاد پر مبنی لچکدار حکمت عملی کی طرف بڑھ رہی ہے، جس میں بدلتے عالمی حالات کے مطابق ترجیحات کا تعین کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان اور تاجکستان کے دفتر خارجہ کی ۵رویں مشاورت کا انعقاد

دوشنبہ: ہندوستان اور تاجکستان نے بدھ کو تاجکستان کے دوشنبہ میں دفتر خارجہ کی مشاورت کا پانچواں دور منعقد کیا۔ وزارت خارجہ نے ایک سرکاری بیان میں کہا کہ مشاورت کی مشترکہ صدارت ہندوستان کی طرف سے سفیر بی جارج، سکریٹری (مغرب) اور تاجک کی طرف سے نائب وزیر خارجہ ادیک قلندر نے کی۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق، مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے سیاسی، دفاع، سلامتی، تجارت اور معیشت، ثقافت، تعلیم اور قونصلر امور کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون کی صورتحال کا جامع جائزہ لیا۔ دونوں فریقوں نے کثیر الجہتی فریم ورک کے اندر تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا اور باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دورے کے دوران سکریٹری (مغرب) نے تاجکستان کے وزیر خارجہ سراج الدین محرد ین سے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں فریقین نے باہمی فائدہ مند شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور دوطرفہ مصروفیات کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ بیان میں یہ بھی روشنی ڈالی گئی کہ سکریٹری (مغرب) نے دوشنبے میں ہندوستانی برادری اور ہندوستان کے دوستوں سے بھی بات چیت کی اور ہندوستان-تاجکستان تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے تعاون کی تعریف کی۔ اس موقع پر، انہوں نے دوشنبہ میں صدر الدین عینی کے نام سے منسوب تاجک اسٹیٹ پیڈا گو جیکل یونیورسٹی میں تین انڈیا کارنرز کا افتتاح کیا۔

مولانا بدرالدین اجمل سے آخر کیوں ناراض ہوئی جمعیۃ علماء ہند

جمعت علماء ہند موجودہ وقت میں مولانا بدر دین اجمل سے ناراض ہوگئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا بدرالدین اجمل نے انتخابات میں ایم ائی ایم کے قومی صدر اسدالدین اویسی سے ہاتھ ملا لیا ہے۔ جس پر جمعیت کو سخت اعتراض ہے اور جمعیت نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ دراصل یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو کسی بھی طرح سے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے کہ جمعت علماء ہند کے لیڈر مولانا محمود مدنی کسی بھی طرح سے اسدالدین اویسی کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کافی وقت پہلے ان کا ایک بیان بھی اسدالدین سی کو لے کر سامنے ایا تھا جس میں انہوں نے اویسی کی سیاست کو لے کر ناراضگی کا اظہار کیا تھا جس کے بعد مولانا محمود مدنی کے اس بیان پر کافی اعتراض بھی جتایا گیا تھا اور شاید بعد میں مولانا محمود مدنی نے اس بیان پر کچھ صفائی بھی دی تھی۔ اب اسام میں ہو رہے انتخابات کے دوران مولانا بدرالدین اجمل جن کی ایک سیاسی پارٹی بھی ہے انہوں نے وہاں پر اسد الدین اویسی سے اتحاد قائم کیا ہے اور اسد الدین اویسی نے وہاں پر جا کر بدر دین اجمل کی تعریف کی اور ان کے ساتھ انتخابات میں پر چار کرنے کی بات بھی کہی ہے۔ ایسے میں جمعیت علماء ہند بدر دین اجمل سے ناراض ہوگئی ہے اور انہوں نے ایک نوٹس بھی جاری کیا ہے جس کا جواب بدر دین اجمل کو دینا ہے حالانکہ اس میں جمعیت کی طرف سے کسی سیاسی پارٹی کا نام نہیں لیا گیا لیکن صاف طور پر یہ بات نظر آرہی ہے کہ جمعۃ العلما ہند کے لیڈر مولانا محمود مدنی بدرالدین اجمل سے اس لیے ناراض ہیں کہ انہوں نے انتخابات کے دوران اسد الدین اویسی سے ہاتھ ملایا ہے۔ موجودہ دور کی سیاست کی اگر ہم بات کریں تو مسلمانوں کو سیاست میں کافی حد تک درکنار کیا جا رہا ہے تو ایسے میں کچھ سیاسی پارٹی یا یہ کوشش کر رہی ہیں کہ کسی طرح سے سیاسی طور پر مسلمانوں کو مضبوط کیا جائے اور شاید بدرالدین اجمل کے ساتھ اتحاد قائم کر کے اسد الدین اویسی کا یہی مقصد ہے اور یہی انہوں نے پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ اسد الدین اویسی ایک ایسے لیڈر ہیں کہ جن کی کئی باتوں پر اعتراض تو جتایا جا سکتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ جس طرح سے ملک کے مسلمانوں کی اواز بلند کرتے ہیں مسلمانوں کے مسائل کو سڑک سے لے کر میڈیا اور پارلیمنٹ تک میں اٹھاتے ہیں ویسا دوسرے لیڈران میں کافی کم نظر اتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسد الدین اویسی بہار کے اسمبلی انتخابات سے لے کر مہاراشٹر کے بی ایم سی انتخابات میں بھی کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور اب وہ یو پی میں اگلے سال ہونے جا رہے ہیں اسمبلی انتخابات میں بھی اترنے کی تیاری کر چکے ہیں۔ مولانا محمود مدنی کی طرف سے اسد الدین اویسی کے مخالفت کرنا سوشل میڈیا پر لوگوں کو کافی ناگوار لگا ہے اور لوگ سوشل میڈیا پر طرح طرح سے اس پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو یہ لکھ رہے ہیں کہ موجودہ دور میں اسد الدین اویسی کی مخالفت کرنا کسی بھی طرح سے جمعت علماء ہند کے لیڈر مولانا محمود مدنی کا ایک غلط قدم ہے جس پر ان کو سنجیدگی سے غور وفکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایسا وقت ہے کہ جس میں سیاسی طور پر مسلمانوں کو مضبوط کیے جانے کی ضرورت ہے۔ بہرحال اب یہ دیکھنا کافی دلچسپ ہے کہ مستقبل میں بدرالدین اجمل مولانا محمود مدنی کی ناراضگی کے بعد کیا قدم اٹھاتے ہیں کیا وہ اسد الدین اویسی کے ساتھ اپنے سیاسی اتحاد کو قائم رکھتے ہیں یا پھر وہ مولانا محمود مدنی کی بات مانتے ہیں۔

ٹی ایم سی، بی جے پی ٹکراؤ:

الیکشن کمیشن نے ڈپٹی کمشنر اور ۳ رافسران کو معطل

مگر انتخابی افسر کے خلاف بی جے پی لیڈر کے ساتھ ساز باز کی شکایت نظر انداز۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مغربی بنگال کے علاقے بھوانی پور میں بی جے پی کے امیدوار شوبھندو ادھیکاری کی نامزدگی کے دوران ہونے زعفرانی پارٹی اور ٹی ایم سی کے کارکنوں کے درمیان ٹکراؤ کے معاملے میں امن وامان برقرار رکھنے میں ناکامی پر ۴ر پولیس افسران کو معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس روڈ شو میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ بھی شریک تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بھوانی پور میں ہی ٹی ایم سی نے انتخابی افسر پر شوبھندو ادھیکاری کے ساتھ ساز باز کا الزام عائد کرتے ہوئے اس کے تبادلے کا مطالبہ کیا ہے جسے کمیشن نے نظر انداز کر دیا ہے۔ کمیشن نے جمعرات کے روز پیش آنے والے ٹکراؤ کے واقعے کو امن وامان کی سنگین ناکامی قرار دیتے ہوئے افسران کے خلاف فوری تادیبی کارروائی اور محکمہ جاتی انکوائری کی ہدایت دی ہے۔ معطل کیے گئے افسران میں سدھارتھ دتہ، (ڈی سی پی)، پرینکر چکرورتی (انچارج افسر، علی پور تھانہ)، چندی چرن بندو پادھیائے اور سارجنٹ سوربھ چٹو پادھیائے شامل ہیں۔ چیف سکریٹری دشینت ناریالہ کو بھیجے گئے خط میں کمیشن نے ان افسران کو فوری طور پر معطل کرنے اور ان کی جگہ نئے افسران تعینات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مزید برآں، کمیشن نے اتوار کی صبح ۱۱ر بجے تک تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ ذرائع کے مطابق، صورتحال سنبھالنے میں کوتاہی پر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے ریاست کے اعلیٰ حکام کے ساتھ میٹنگ کی اور کولکاتا کے پولیس کمشنر اجے نند کی سخت سرزنش کی۔ اس واقعے کے سلسلے میں کالی گھاٹ اور علی پور تھانوں میں تین الگ الگ شکایات درج کی گئی ہیں جن کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ ان میں سے دو ایف آئی آرز پولیس نے ازخود نوٹس لیتے ہوئے درج کی ہیں۔ معطل شدہ افسران میں ڈی سی (ساؤتھ ڈویژن) سدھارتھ دتا، علی پور تھانے کے اوسی (OC) پرینکر چکرورتی، ایڈیشنل اوسی چندی چرن بنرجی اور سارجنٹ سوربھ چٹرجی شامل ہیں۔ یہ کارروائی 2 اپریل 2026 کو بھوانی پور (کولکتہ) میں بی جے پی رہنما شبھیند و ادھیکاری کی نامزدگی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے روڈ شو کے دوران ہونے والی بدمزگی اور تصادم کے بعد عمل میں لائی گئی ہے۔

ڈنکن ڈونٹس کا ۲۰۲۶ء تک ہندوستان میں فرنچائز ختم کرنے کا فیصلہ

ڈنکن ڈونٹس نے ہندوستان میں فرنچائز ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کمپنی نے اس کی وجہ نقصانات، کم آمدنی کو قرار دیا ہے

ہندوستان کی سب سے بڑی فوڈ سروسز کمپنی جوبیلنٹ فوڈ ورکس لمیٹڈ نے امریکی کافی اور ڈونٹس چین ڈنکن کے ساتھ اپنے فرنچائز معاہدے کی تجدید نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان میں ڈنکن کے ۱۵ رسالہ سفر کا خاتمہ ہو جائے گا، اور ۳۱ ردسمبر ۲۰۲۶ء تک مرحلہ وار انخلا کا منصوبہ ہے۔ یہ فیصلہ ۳۰ رمارچ کو ہونے والے بورڈ اجلاس میں کیا گیا، جہاں جوبیلنٹ نے تصدیق کی کہ وہ فروری ۲۰۱۱ء میں ہونے والے ملٹی یونٹ ڈویلپمنٹ فرنچائز معاہدے (MUDFA) کی اس کی میعاد ختم ہونے پر تجدید نہیں کرے گا۔ عالمی سطح پر ایک معروف برانڈ ہونے کے باوجود، ڈنکن ہندوستانی صارفین سے جڑنے میں ناکام رہا۔ ڈومینوز پیزا، جو جے ایف ایل کا ایک اور برانڈ ہے اور بہت کامیاب ہوا، اس کے برعکس ڈنکن کی کافی اور ڈونٹس فارمیٹ بڑے پیمانے پر مقبولیت حاصل نہ کر سکا۔ واضح رہے کہ گزشتہ برسوں کے دوران، کمپنی نے برگر، ریپ اور دیگر آئٹم متعارف کروا کر خود کو ڈھالنے کی کوشش کی۔ تاہم بغیر مثبت نتائج کے اس نے اس کی بنیادی شناخت کو کمزور کیا۔ اعداد وشمار بھی یہ جدوجہد ظاہر کرتے ہیں۔ ڈنکن نے مالی سال ۲۰۲۵ء میں جے ایف ایل کی کل آمدنی میں صرف صفر اعشاریہ ۶۰ رفیصد حصہ ڈالا اور اسی عرصے میں تقریباً ۱۹۱ رعشاریہ ایک کروڑ روپے کا نقصان درج کیا۔ اس کے اسٹورز کی تعداد بھی ۲۰۱۶ء میں ۷۰ رسے کم ہو کر دسمبر ۲۰۲۵ء تک صرف ۲۷ ر رہ گئی۔ بعد ازاں جے ایف ایل اب تیزی سے بڑھنے والے اور زیادہ منافع بخش حصوں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ اس کا فرائیڈ چکن برانڈ پوپائے مسلسل پھیل رہا ہے، جبکہ ڈومینوز اب بھی کمپنی کے کاروبار میں ۹۵ رفیصد سے زیادہ حصہ ڈالتے ہوئے غالب ہے۔ اپنے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے، کمپنی نے اپنے پریس ریلیز میں کہا، کمپنی مرحلہ وار طریقے سے اپنے موجودہ ڈنکن برانڈ آپریشنز کے سلسلے میں مناسب اقدامات کا جائزہ لے گا اور ان پر عمل درآمد کرے گا، جس میں بعض آپریشنز کی معقولیت اور/ یا بندش، اور/ یا اثاثوں کی فروخت، منتقلی یا تصرف، اور/ یا فرنچائز حقوق کی تفویض یا منتقلی شامل ہے، جو ڈنکن برانڈ کے مالکان سے مشاورت سے کیا جائے گا۔'' اس نے مزید کہا کہ بورڈ نے ''ہندوستان میں ڈنکن برانڈ کی ترقی اور آپریشن کے معاہدے کی تجدید نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم کمپنی نے واضح کیا ہے کہ اس انخلا سے اس کے مجموعی کاروبار پر خاص اثر نہیں پڑے گا۔ جبکہ باقی ۲۷ رآؤٹ لیٹس کے لیے، کمپنی متعدد اختیارات تلاش کر رہی ہے۔

کیرالا: مودی کی انتخابی ریلی،

اپوزیشن پر عرب ممالک سے رشتے بگاڑنے کا الزام لگایا

مشرق وسطیٰ میں پھنسے ہوئے ہندوستانیوں کیلئے فکر مندی کا اظہار، کہا: کانگریس کو فکر نہیں، وہ ایسے بیان دے رہی ہے جس سے عربوں سے تعلقات بگڑ سکتے ہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے اسمبلی انتخابات کی مہم کے سلسلے میں سنیچر کو کیرالا میں مصروف ترین انتخابی شیڈول مکمل کیا، جس کے دوران انہوں نے تھرووِلا میں ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب اور ریاستی دارالحکومت میں ہائی پروفائل روڈ شو کی قیادت کی۔ اس دوران انہوں نے ملک کی خارجہ پالیسی کو بھی انتخابی موضوع بناتے ہوئے الزام لگایا کہ کانگریس کو جنگ کے دوران مشرق وسطیٰ میں پھنسے ہوئے ہندوستانیوں کی فکر نہیں اور وہ ایسے بیان دے رہی ہے جس کی وجہ سے عربوں سے ہندوستان کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔ انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ ''میں یہ بات واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ الیکشن آتے جاتے رہیں گے، لیکن ہندوستانی شہریوں کی سلامتی، خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں کام کرنے والے کیرالا کے لوگوں کی حفاظت، میری سب سے بڑی ترجیح ہے اور میں اسے یقینی بناؤں گا۔'' انہوں نے کہا کہ خلیجی ممالک میں کیرالا کے لاکھوں باشندوں کے علاوہ گوا، تمل ناڈو اور دیگر ریاستوں کے ماہی گیر بھی ایران اور مشرق وسطیٰ کے بعض علاقوں میں جاری تنازع کے باعث پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم انہیں بحفاظت واپس لانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن کانگریس کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ وہ ایسے بیانات دے رہی ہے جو مغربی ایشیائی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو متاثر کر سکتے ہیں اور غیر ضروری خوف پیدا کر رہے ہیں۔'' انہوں نے مظلوم بنتے ہوئے کہا کہ ''یہ سب صرف مجھ پر سیاسی حملے کے لیے کیا جا رہا ہے۔'' مودی نے یہ الزام ایسے وقت میں لگایا ہے جب ان کی حکومت کی خارجہ پالیسی تنقیدوں کی زد پر ہے۔ پرینکا گاندھی نے گزشتہ دنوں انتخابی ریلی میں مشرق وسطیٰ کی صورتحال سے نمٹنے کے معاملے پر مودی سرکار کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے مودی کو بزدل قرار دیتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ وہ امریکہ اور اسرائیل کے سامنے جھک گئے ہیں اور ان کی حکومت خلیجی خطے میں پھنسے ہندوستانیوں کی حفاظت یقینی بنانے میں ناکام رہی ہے۔

مسلمان کانگریس کو اپنا مسیحا ماننے کی بھول نہ کریں

گلبرگہ: ممتاز سماجی کارکن واسٹیٹ جوائنٹ سکریٹری کرناٹک مسلم پولیٹیکل فورم شاہ نواز خان شاہین نے اپنے صحافتی بیان میں کہا ہے کہ کانگریس مسلمان کو صرف سبز باغ دکھا کر ان کا استحصال کرتی آئی ہے کانگریس کو مسلمان صرف الیکشن کے وقت ہی یاد آتے ہیں اس کے بعد پھر وہ اپنی اکثریت نوازی میں لگ جاتی ہے۔ اسے مسلمانوں کے ووٹوں سے جیتی ہوئی جیت کا نشہ ایسا چڑھا ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے محسن مسلمان ووٹرس کو ہی بھول جاتی ہے نہ صرف بھول جاتی ہے بلکہ مسلمانوں کو ملنے والی مراعات کی تخفیف میں لگ جاتی ہے۔ کانگریس جب مسلمان ووٹ حاصل کر کے الیکشن جیتتی ہے تو اپنے نام نہاد سیکولر کانگریسی کارکنان سے مسلم امیدوار کو جتانے کی اپیل کیوں نہیں کرتی۔ کیا مسلمان صرف کانگریس کو ووٹ دینے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ بی جے پی مسلمانوں کی کھلی دشمن ہے یہ سارا ملک جانتا ہے تو مسلمان بی جے پی سے چوکنا رہ سکتا ہے لیکن ان نام نہاد دوست نما دشمن پارٹیوں سے کیوں کر بچا جائے جو دوستی کے نقاب میں آستین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو ڈس رہے ہیں۔ یہ وقت کا تقاضہ ہے کہ مسلمان کم از کم اب تو آنکھ کھولیں چھپے اور کھلے دشمن میں تمیز کریں۔ اگر مسلمان بی جے پی کو ووٹ نہیں دیتا تو یہ بہت اچھی بات ہے مگر اس سے اچھی بات یہ ہوگی کہ وہ کانگریس کو بھی ووٹ نہ دے اور اس سے اس وقت تک دوری بنائے رکھے جب تک کانگریس مسلمانوں کے ساتھ نیک نیت نہ ہو جائے اور ان کے جائز حقوق ادا نہ کرے۔ میں ریاست کے تمام مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ کانگریس کا اس وقت تک بائکاٹ کریں جب تک کانگریس مسلمانوں کے ووٹ کا حق ادا نہیں کرتی۔ مسلمان یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ حق ہمیشہ مانگنے سے نہیں ملتا حقدار کو اپنی اہمیت ثابت کرنا بھی پڑتا ہے۔ اپنے وجود کو منوایئے۔ حق کا ساتھ دیجئے۔ موجودہ ضمنی الکشن داونگیرہ میں کانگریس کو ووٹ نہ دے کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔

جاپان کا بھارت میں سرمایہ کاری بڑھانے کیلئے خصوصی سیل قائم کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی: جاپان نے بھارت میں غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو فروغ دینے کے لیے ایک خصوصی سیل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کا مقصد جاپانی کمپنیوں کو بھارتی مارکیٹ میں داخل ہونے اور اپنے کاروبار کو وسعت دینے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، جاپان کی وزارت خارجہ اس نئے مرکز کے ذریعے جاپانی کمپنیوں کو بھارت میں سرمایہ کاری کے دوران پیش آنے والی رکاوٹوں، جیسے پیچیدہ ضوابط، ٹیکس نظام اور ریاستی سطح کی منظوریوں سے نمٹنے میں مدد فراہم کرے گی۔ یہ سیل خاص طور پر ابھرتے ہوئے شعبوں جیسے مصنوعی ذہانت، اسٹارٹ اپس اور اہم معدنیات میں تعاون کو فروغ دینے پر بھی توجہ دے گا، جو دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کا اہم حصہ ہیں۔ یہ اقدام بھارت اور جاپان کے درمیان 2025 کے دوطرفہ سربراہی اجلاس میں طے کیے گئے ہدف کا حصہ ہے، جس کے تحت اگلے چند برسوں میں 10 کھرب ین (تقریباً 62 ارب ڈالر) کی نجی سرمایہ کاری بھارت میں لانے کا منصوبہ ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق، جاپان کی بھارت میں مجموعی سرمایہ کاری 2000 سے اب تک تقریباً 43 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے، تاہم دیگر ایشیائی ممالک جیسے تھائی لینڈ اور سنگاپور کے مقابلے میں بھارت میں جاپانی کمپنیوں کی تعداد اب بھی کم ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ نیا سیل جاپانی سرمایہ کاروں کے خدشات دور کرنے، کاروباری ماحول کو سمجھنے اور سرمایہ کاری کے عمل کو آسان بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات مزید مضبوط ہونے کی توقع ہے۔

بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر اور بھارتی آرمی چیف کے درمیان دفاعی تعاون پر گفتگو

نئی دہلی: بھارت میں تعینات بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ریاض حمید اللہ نے بھارتی فوج کے سربراہ جنرل اوپیندر دویدی سے ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق، اس ملاقات کے دوران دوطرفہ دفاعی تعلقات کو وسعت دینے، خصوصاً مشترکہ تربیتی پروگراموں اور پیشہ ورانہ تبادلوں کو فروغ دینے پر غور کیا گیا۔ بھارتی فوج کے مطابق، فریقین نے خطے میں امن واستحکام کو فروغ دینے کے لیے مزید تعاون کے امکانات کا بھی جائزہ لیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان سیکیورٹی شراکت داری کو مزید مضبوط بنایا جائے گا۔ ماہرین کے مطابق، یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں حالیہ عرصے میں دوبارہ تیزی آئی ہے اور دونوں ممالک مختلف شعبوں میں تعاون کو بڑھانے پر توجہ دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان دفاعی تعاون میں مشترکہ مشقیں، تربیتی پروگرام اور ادارہ جاتی روابط اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو خطے میں استحکام کے لیے بھی اہم سمجھے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب وہوا

متھن چکرورتی کا بیان درست، اویسی حقیقی اور باصلاحیت لیڈر رہیں: آیت اللہ سرمست

گلبرگہ: بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور معروف اداکار متھن چکرورتی کی جانب سے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی کو ''حقیقی لیڈر'' قرار دینے کے بیان پر آیت اللہ سرمست، صدر اے ون کیئر فاؤنڈیشن نے کہا ہے کہ چکرورتی نے اویسی صاحب کے بارے میں درست بات کہی ہے، کیونکہ وہ ایک باوقار، تعلیم یافتہ اور جرات مند قائد ہیں جو ملک کے آئین اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے مسلسل آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسدالدین اویسی اپنی بے مثال خطابت، سیاسی بصیرت اور آئینی شعور کے باعث نہ صرف مسلمانوں بلکہ ملک کے تمام محروم اور مظلوم طبقات کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹ کے اندر اور عوامی جلسوں میں وہ جس انداز سے مسائل اٹھاتے ہیں وہ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا واضح ثبوت ہے۔ آیت اللہ سرمست نے کہا کہ حالیہ دنوں مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں اور اسی سلسلے میں متھن چکرورتی نے ایک تقریب کے دوران ترنمول کانگریس حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے ووٹر لسٹ کے معاملات پر سوالات اٹھائے اور ریاست کی سیاست پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی موقع پر انہوں نے اسد الدین اویسی کی قیادت، تعلیم اور خطابت کی تعریف کرتے ہوئے انہیں حقیقی لیڈر قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر سیاسی مخالفین بھی اویسی صاحب کی صلاحیتوں اور کردار کا اعتراف کر رہے ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اویسی کی قیادت کو ملک بھر میں سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اویسی ہمیشہ آئین کی بالادستی، جمہوریت کے تحفظ اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے مضبوط آواز بن کر سامنے آئے ہیں۔ آیت اللہ سرمست نے کہا کہ موجودہ حالات میں ملک کو ایسے قائدین کی ضرورت ہے جو بے خوف ہو کر حق اور انصاف کی بات کریں۔ اسدالدین اویسی اسی طرح کی قیادت کی نمائندگی کرتے ہیں اور نوجوانوں کے لیے بھی ایک مثال ہیں کہ تعلیم، علم اور آئینی شعور کے ذریعے سیاست میں مثبت کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی جمہوریت اسی وقت مضبوط ہوگی جب ہر طبقہ اپنی آواز بلند کر سکے اور ایسے لیڈران سامنے آئیں جو آئین اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے سنجیدہ ہوں۔ اس سلسلے میں اویسی صاحب کی جدوجہد قابل قدر ہے اور متھن چکرورتی کا بیان اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

گجرات کی شکست کے بعد پوائنٹس ٹیبل کیسے بدلا؟

راجستھان نمبرون، آئی پی ایل میں دہلی اور پنجاب بھی سرفہرست دوڑ میں شامل

نئی دہلی: راجستھان کے ہاتھوں شکست کے بعد گجرات ٹائٹنز کا نیٹ رن ریٹ کافی نیچے گر گیا ہے اور ٹیم دونوں میچ ہار کر ساتویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب ممبئی انڈینز بڑی شکست کے بعد چھٹے مقام پر ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ 2026 میں ہفتہ کو کھیلے گئے دو اہم مقابلوں کے بعد پوائنٹس ٹیبل میں بڑی تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ راجستھان رائلز اور دہلی کیپیٹلز نے اپنے اپنے میچ جیت کر پوائنٹس ٹیبل میں مضبوط پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ پہلے میچ میں دہلی کیپیٹلز نے ممبئی انڈینز کو 6 وکٹوں سے شکست دی، جب کہ دوسرے میچ میں راجستھان رائلز نے سنسنی خیز مقابلے میں گجرات ٹائٹنز کو 6 رنز سے ہرادیا۔ گجرات کی اس سیزن میں یہ مسلسل دوسری شکست رہی۔ راجستھان رائلز اپنے دونوں میچ جیت کر 4 پوائنٹس اور +2.233 کے نیٹ رن ریٹ کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں پہلے نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ دہلی کیپیٹلز اور پنجاب کنگز کے بھی 4-4 پوائنٹس ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ کم نیٹ رن ریٹ کے باعث وہ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔ گزشتہ چیمپئن رائل چیلنجرز بنگلورو بھی اب تک ناقابل شکست ہے۔ ٹیم کے 2 پوائنٹس ہیں اور اس کا نیٹ رن ریٹ +2.907 ہے۔ سن رائزرز حیدرآباد کو دو میچوں میں ایک کامیابی ملی ہے اور اس کا نیٹ رن ریٹ مثبت ہے، جبکہ ممبئی انڈینز کے بھی 2 پوائنٹس ہیں لیکن ان کا نیٹ رن ریٹ منفی ہے۔ راجستھان کے ہاتھوں شکست کے بعد گجرات ٹائٹنز کا نیٹ رن ریٹ کافی نیچے گر گیا ہے اور ٹیم دونوں میچ ہار کر ساتویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب ممبئی انڈینز بڑی شکست کے بعد چھٹے مقام پر ہے۔ پانچ بار کی چیمپئن چنئی سپر کنگز پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نیچے موجود ہے اور ٹیم اپنے دونوں میچ ہار چکی ہے۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرز بھی دونوں میچ ہارنے کے بعد نویں نمبر پر ہے، جب کہ لکھنؤ سپر جائنٹس ابھی تک جیت حاصل نہیں کر سکی اور آٹھویں پوزیشن پر ہے۔

سانسیں روک دینے والے مقابلہ میں

راجستھان نے گجرات اور دہلی نے ممبئی کو دی شکست

ایک طرف راجستھان نے گجرات کو 6 رنوں سے شکست دی، وہیں دہلی نے ممبئی پر 6 وکٹ سے فتح حاصل کی۔ راجستھان کی جیت کے ہیرو 4 وکٹ لینے والے روی بشنوئی رہے، اور دہلی کے ہیرو سمیر رضوی رہے۔ آئی پی ایل 2026 میں آج 2 میچ کھیلے گئے اور دونوں ہی کرکٹ شیدائیوں کے لیے دلچسپ ثابت ہوئے۔ پہلا مقابلہ دہلی اور ممبئی کے درمیان کھیلا گیا جس میں دہلی کو 6 وکٹ سے فتحیابی ملی، جبکہ دوسرا مقابلہ راجستھان اور گجرات کے درمیان کھیلا گیا جو سانسیں روک دینے والا ثابت ہوا۔ اس مقابلے کو راجستھان نے 6 رنوں سے جیتا۔ دہلی کی جیت کے ہیرو 51 گیندوں پر 90 رن بنانے والے سمیر رضوی رہے، جبکہ راجستھان کی جیت کے ہیرو اسپن گیند باز روی بشنوئی رہے جو 4 وکٹ لینے میں کامیاب ہوئے۔ آج کھیلے گئے دوسرے مقابلہ کی بات کریں تو کبھی راجستھان اور کبھی گجرات جیت کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، لیکن آخر میں فتح راجستھان کے ہاتھ لگی۔ میچ جب 19 ویں اوور میں پہنچا تھا تو گجرات کو جیت کے لیے 15 رنوں کی ضرورت تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ ٹیم بہ آسانی جیت جائے گی۔ لیکن جوفرا آرچر کا انیسواں اور تشار دیش پانڈے کا بیسواں اوور اتنا بہترین رہا کہ پچ پر موجود راشد خان اور رباڈا ایک بھی بڑا شاٹ نہیں لگا سکے۔ آخری گیند پر گجرات کو میچ ٹائی کرنے کے لیے 6 رنوں کی ضرورت تھی اور تشار نے یہاں ایک رن بھی نہیں دیا۔ راجستھان کو آج ایک بار پھر سلامی بلے بازوں یشسوی جیسوال (36 گیندوں پر 55 رن) اور ویبھو سوریہ ونشی (18 گیندوں پر 31 رن) کی 70 رنوں کی بہترین شراکت داری سے مضبوط شروعات ملی۔ ان دونوں کے علاوہ دھرو جوریل (42 گیندوں پر 75 رن) اور شمرن ہٹمایر (8 گیندوں پر 18 رن) کی اننگ بھی بہت اہم رہی، جو کہ ٹیم کو 20 اوور میں 6 وکٹ کے نقصان پر 210 رن تک پہنچانے میں کامیاب ہوئی۔ گجرات کی جانب سے ککیسو رباڈا نے سب سے زیادہ 2 وکٹ لیے، لیکن انھوں نے 4 اووروں میں 42 رن خرچ کیے۔ محمد سراج، اشوک شرما، پرشدھ کرشنا اور راشد خان کو 1-1 وکٹ ملے۔ 211 رن کے ہدف کا پیچھا کرنے اترے گجرات کے سلامی بلے بازوں سائی سدرشن (44 گیندوں پر 73 رن) اور کمار کشاگرا (14 گیندوں پر 18 رن) نے بھی بہترین شروعات دی اور دونوں کی شراکت داری 8 اووروں میں 78 رنوں کی رہی۔ جوس بٹلر نے بھی 14 گیندوں پر 26 رنوں کی اننگ کھیلی۔ ٹاپ آرڈر اور مڈل آرڈر کی بات کریں تو مذکورہ بالا 3 بلے بازوں کے علاوہ مزید کسی نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ گلین فلپس 3 رن، واشنگٹن سندر 4 رن، راہل تیوتیا 12 رن اور شاہ رخ خان 11 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ کپتان راشد خان (16 گیندوں پر 24 رن) اور ککیسو رباڈا (16 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 23 رن) نے ٹیم کو جیت کے بہت قریب ضرور لا دیا، لیکن 6 رنوں سے شکست ہاتھ لگی۔ روی بشنوئی کو جہاں 4 وکٹ ہاتھ لگے، وہیں نانڈرے برگر، تشار دیش پانڈے اور ریان پراگ کو 1-1 وکٹ ملے۔ روی بشنوئی کو ان کی بہترین گیند بازی کے لیے پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ آج کھیلے گئے پہلے مقابلہ کی بات کریں تو ممبئی نے 20 اووروں میں 6 وکٹ کے نقصان پر 162 رن بنائے تھے، جو بہت زیادہ تو نہیں تھے لیکن مشکل پچ کو دیکھتے ہوئے ہدف حاصل کرنا آسان بھی نہیں تھا۔ ممبئی کی شروعات اچھی نہیں رہی تھی کیونکہ 18 رن پر ہی ریان ریکلٹن اور تلک ورما پویلین لوٹ گئے تھے۔ روہت شرما کی 35 رنوں اور کپتان سوریہ کمار یادو کی 51 رنوں کی اننگ ٹیم کو سنبھالا، جس نے اسکور بورڈ پر لڑنے لائق اسکور جمع کر دیا۔ نمن دھیر کی 28 رنوں اور مشیل سینٹنر کی ناٹ آؤٹ 18 رنوں کی اننگ کا بھی اس میں اہم تعاون رہا۔ کسی طرح ممبئی 20 اووروں میں 162 رن بنانے میں کامیاب ہوئی۔ دہلی کی طرف سے مکیش کمار نے 2 وکٹ لیے، جبکہ لنگی اینگیڈی، اکشر پٹیل، وپرج نگم اور ٹی نٹراجن کو 1-1 وکٹ ملے۔ دہلی کی شروعات بھی اچھی نہیں رہی، کیونکہ 7 رن کے اسکور پر ہی کے ایل راہل اور نتیش رانا آؤٹ ہو چکے تھے۔ لیکن اس کے بعد ممبئی کو وکٹ حاصل کرنے کے لیے پسینے بہانے پڑے۔ پتھم نسانکا اور سمیر رضوی نے ٹیم کا اسکور 73 رن تک پہنچا دیا، جب نسانکا 30 گیندوں پر 44 رن بنا کر سینٹنر کا شکار بنے۔ اس کے بعد ڈیوڈ ملر (18 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 21 رن) سمیر رضوی کا بہترین ساتھ دیتے ہوئے ٹیم کو جیت تک لے گئے۔

رشبھ پنت کی کپتانی اننگز نے لکھنؤ کو حیدرآباد کے خلاف یادگار جیت دلادی

کپتان رشبھ پنت اور ایڈن مارکرم کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت لکھنؤ نے حیدرآباد کو سنسنی خیز مقابلے میں ایک گیند باقی رہتے ۵ وکٹوں سے شکست دے دی

کپتان رشبھ پنت کی ناٹ آؤٹ نصف سنچری (۶۸) اور ایڈن مارکرم کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت لکھنؤ سپر جائنٹس نے سن رائزرز حیدرآباد کو ایک سنسنی خیز مقابلے میں ایک گیند باقی رہتے ۵ وکٹوں سے شکست دے دی۔ کپتان رشبھ پنت کی ناٹ آؤٹ نصف سنچری (۶۸) اور ایڈن مارکرم کی جارحانہ بلے بازی کی بدولت لکھنؤ سپر جائنٹس نے سن رائزرز حیدرآباد کو ایک سنسنی خیز مقابلے میں ایک گیند باقی رہتے ۵ وکٹوں سے شکست دے دی۔ یہ اس ٹورنامنٹ میں لکھنؤ کی پہلی جیت ہے، جبکہ حیدرآباد کو دوسری شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ۱۵۷ رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے لکھنؤ کا آغاز متوازن رہا۔ ایڈن مارکرم اور مچل مارش نے پہلے وکٹ کے لیے ۳۷ رنز جوڑے۔ مچل مارش ۱۴ رنز بنا کر ایشان ملنگا کا شکار ہوئے۔ ایڈن مارکرم نے ۲۷ گیندوں پر ۶ چوکوں اور ۲ چھکوں کی مدد سے ۴۵ رنز کی برق رفتار اننگز کھیلی۔ انہیں ۱۰ ویں اوور میں شیوانگ کمار نے آؤٹ کیا۔ کپتان پنت نے ایک اینڈ سنبھالے رکھا اور ۵۰ گیندوں پر ۹ چوکوں کی مدد سے ۶۸ رنز کی ناقابلِ شکست اننگ کھیلی۔ انہوں نے ۲۰ ویں اوور کی پانچویں گیند پر چوکا لگا کر ٹیم کو فتح دلائی۔ حیدرآباد کی جانب سے ہرش دوبے نے ۲ وکٹیں حاصل کیں، جبکہ ایشان ملنگا اور شیوانگ کمار کے حصے میں ایک ایک وکٹ آئی۔ اس سے قبل، ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے سن رائزرز حیدرآباد کی شروعات انتہائی مایوس کن رہی اور محض ۲۶ رنز پر اس کے ۴ بڑے بلے باز (ابھیشیک شرما، ٹریوس ہیڈ، ایشان کشن اور لیام لیونگسٹن) پویلین لوٹ گئے۔ محمد سمیع نے ۴ اوور میں ۹ رن دے کر ۲ وکٹ لے کر کمر ہی توڑ دی۔ ہینرک کلاسن اور نتیش کمار ریڈی نے پانچویں وکٹ کے لیے ۱۱۶ رنز کی بڑی شراکت داری قائم کر کے ٹیم کو بحران سے نکالا۔ کلاسن نے ۴۱ گیندوں پر ۶۲ رنز اور نتیش ریڈی نے ۳۳ گیندوں پر ۵۶ رنز بنائے۔ حیدرآباد نے مقررہ ۲۰ اووروں میں ۹ وکٹوں پر ۱۵۶ رنز بنائے۔ لکھنؤ کی جانب سے محمد سمیع، پرنس یادو اور اویش خان نے ۲-۲ وکٹ حاصل کیے۔ سن رائزرز حیدرآباد کے وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن نے میچ کے بعد گفتگو کرتے ہوئے ٹیم کی کارکردگی اور ہار کی وجوہات پر روشنی ڈالی۔ ایشان نے تسلیم کیا کہ ۱۵۶ رنز کا مجموعہ اس پچ پر کافی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ایک اچھا مقابلہ تھا لیکن ہمارا ٹوٹل تھوڑا کم رہ گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف ۲۶ رنز پر ۴ وکٹ گرنے سے ٹیم شدید دباؤ میں آ گئی تھی، لیکن انہوں نے ہینرک کلاسن اور نتیش ریڈی کی تعریف کی جنہوں نے ٹیم کو ۱۵۰ رن کے پار پہنچایا۔ ایشان نے بولرز اور فیلڈرز کی ہمت افزائی کی، خاص طور پر ہرش دوبے کی بولنگ کو سراہا اور کہا کہ اس ٹوٹل کو آخری اوور تک لے جانا ٹیم کے لیے ایک مثبت پہلو ہے۔ انہوں نے حریف کپتان رشبھ پنت کے کھیل کی بھی تعریف کی، جنہوں نے وکٹیں گرنے کے باوجود اپنی ٹیم کو سنبھالا۔

نائٹ رائیڈرز کو واپسی کی تلاش، پنجاب کنگز فتوحات کی ہیٹ ٹرک کیلئے تیار

۱۲ ویں میچ میں پیر کو کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) اپنے ہوم گراؤنڈ ایڈن گارڈنز میں پنجاب کنگز کے مدمقابل ہوگی۔ دونوں ٹیمیں اس وقت بالکل مختلف فارم اور اعتماد کے ساتھ میدان میں اتر رہی ہیں

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۱۲ ویں میچ میں پیر کو کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) اپنے ہوم گراؤنڈ ایڈن گارڈنز میں پنجاب کنگز کے مدمقابل ہوگی۔ دونوں ٹیمیں اس وقت بالکل مختلف فارم اور اعتماد کے ساتھ میدان میں اتر رہی ہیں۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۱۲ ویں میچ میں پیر کو کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) اپنے ہوم گراؤنڈ ایڈن گارڈنز میں پنجاب کنگز کے مدمقابل ہوگی۔ دونوں ٹیمیں اس وقت بالکل مختلف فارم اور اعتماد کے ساتھ میدان میں اتر رہی ہیں۔ جہاں کے کے آر سیزن کی پہلی جیت کے لیے بے تاب ہے، وہیں پنجاب کنگز اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ کولکاتا کے لیے اس سیزن کا آغاز مایوس کن رہا ہے اور مسلسل شکستوں کے باعث ٹیم پوائنٹس ٹیبل پر نیچے چلی گئی ہے۔ کپتان اجنکیا رہانے سے ٹاپ آرڈر میں استحکام کی توقع ہے، جبکہ نوجوان انگکرش رگھونشی اور فن ایلن سے جارحانہ آغاز کی امیدیں وابستہ ہیں۔ مڈل آرڈر میں کیمرون گرین، رنکو سنگھ اور رمن دیپ سنگھ کو اپنی اچھی شروعات کو بڑے اسکور میں بدلنا ہوگا۔ ورون چکرورتی ابھی تک اپنی پرانی فارم حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ ویبھو اروڑا، کارتک تیاگی اور بلیسنگ مزاربانی جیسے تیز گیند بازوں پر ابتدائی وکٹیں لینے کی بھاری ذمہ داری ہوگی، جبکہ سنیل نارائن اور انوکول رائے ٹیم کو توازن فراہم کریں گے۔ پنجاب کنگز نے سیزن کا شاندار آغاز کیا ہے اور ان کے تمام شعبے بہترین فارم میں نظر آ رہے ہیں۔ کپتان شریاس ایئر بہترین فارم میں ہیں اور کے کے آر کے خلاف ان کا سابقہ ریکارڈ بھی متاثر کن ہے۔ اوپنرز پربھ سمرن سنگھ اور کوپر کونولی ٹھوس بنیاد فراہم کر رہے ہیں، جبکہ مڈل آرڈر میں مارکس اسٹوئنس اور ششانک سنگھ ٹیم کو گہرائی فراہم کرتے ہیں۔ لیگ اسپنر یوزویندر چہل مڈل اوورز میں وکٹیں لینے کی اپنی صلاحیت کی وجہ سے ٹیم کا کلیدی مہرہ ہیں۔ عرشدیپ سنگھ، مارکو جانسن اور زیویئر بارٹلیٹ فاسٹ بولنگ کے شعبے میں تنوع اور کنٹرول لاتے ہیں۔ ایڈن گارڈنز کی پچ روایتی طور پر بلے بازوں کے لیے سازگار مانی جاتی ہے، اس لیے یہاں ایک ہائی اسکورنگ میچ کی توقع ہے۔ مصنوعی روشنیوں میں اوس کا عنصر میچ کے فیصلے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، جس کی وجہ سے ٹاس جیتنے والی ٹیم غالباً پہلے فیلڈنگ کرنے اور ہدف کا تعاقب کرنے کو ترجیح دے گی۔

تیجسوی پرکاش نے سال 2012 میں ٹی وی سیریل 2612 سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا

فیشن شو میں تیجسوی پرکاش کا گلیمرس انداز، ویڈیو وائرل

تیجسوی پرکاش نے سال 2012 میں ٹی وی سیریل 2612 سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا، جب کہ انہیں اصل شہرت سوراگنی سے ملی۔ اس کے بعد انہوں نے کئی ٹی وی شوز میں کام کیا۔ وہ رئیلٹی شوز میں بھی نظر آ چکی ہیں، ٹی وی اداکارہ تیجسوی پرکاش ان دنوں اپنے اسٹائل اور لک کو لے کر سوشل میڈیا پر خوب سرخیوں میں ہیں۔ حال ہی میں وہ ایک فیشن شو میں نظر آئیں، جہاں ان کے گلیمرس انداز نے سب کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ ان کی دلکش اداؤں کا ویڈیو اب سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ فیشن شو کے دوران تیجسوی پرکاش نے ریمپ واک کی، جہاں ان کا انڈو ویسٹرن لباس خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گیا۔ ریمپ پر آتے ہی انہوں نے اپنے اعتماد اور اسٹائل سے سب کو متاثر کر دیا۔ مداح ان کے انداز کی تعریف کرتے نہیں تھک رہے اور ویڈیو پر بھرپور ردعمل دے رہے ہیں۔ اداکارہ اکثر اپنی گلیمرس تصاویر انسٹاگرام پر شیئر کرتی رہتی ہیں، جہاں ان کے تقریباً 8.7 ملین فالوورز ہیں اور مداح ان کے ہر لک کے دیوانے ہو جاتے ہیں۔ تیجسوی پرکاش نے سال 2012 میں ٹی وی سیریل 2612 سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا، جب کہ انہیں اصل شہرت سوراگنی سے ملی۔ اس کے بعد انہوں نے کئی ٹی وی شوز میں کام کیا۔ وہ رئیلٹی شوز میں بھی نظر آ چکی ہیں، جن میں خطروں کے کھلاڑی 10 شامل ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بگ باس 15 جیت کر زبردست مقبولیت حاصل کی۔ بعد ازاں تیجسوی نے ایکتا کپور کے سپرہٹ شو ناگن 6 میں مرکزی کردار ادا کیا۔ اس وقت وہ اپنے بوائے فرینڈ کرن کندرا کے ساتھ شو لافٹر شیفس 3 میں نظر آ رہی ہیں۔ تیجسوی کا یہ نیا انداز مداحوں میں کافی پسند کیا جا رہا ہے اور ان کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ تیجسوی 10 جون 1993 کو سعودی عرب کے شہر جدہ میں پیدا ہوئیں اور ان کی پرورش ایک مراٹھی خاندان میں ہوئی۔ انہوں نے ممبئی یونیورسٹی سے الیکٹرانکس اور ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی، لیکن اداکاری کے شوق نے انہیں ٹیلی ویژن انڈسٹری کا حصہ بنا دیا۔ تیجسوی سوشل میڈیا پر کافی متحرک ہیں، جہاں وہ اکثر اپنی فٹنس، کھانا پکانے کی مہارت اور کرن کے لیے اپنی محبت کے بارے میں اپنے مداحوں کے ساتھ اپڈیٹس شیئر کرتی رہتی ہیں۔

میں نہیں چاہتا کہ ایشوریہ کبھی اداکاری کرنا ترک کرے: ابھیشیک بچن

ابھیشیک بچن نے واضح موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیوی ان کی مردانگی کے احساس کیلئے اپنا کریئر قربان کرے۔

ابھیشیک بچن نے اپنی اہلیہ ایشوریہ رائے بچن کے کریئر کے حوالے سے واضح موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیوی ان کی مردانگی کے احساس کیلئے اپنا کریئر قربان کرے۔ یوٹیوبر للی سنگھ کے ساتھ گفتگو میں انہوں نے شادی، کامیابی اور خاندانی اقدار پر کھل کر بات کی، جس نے سوشل میڈیا پر مثبت ردعمل حاصل کیا۔ بالی ووڈ میں صنفی مساوات اور ازدواجی تعلقات پر ایک اہم بیان اس وقت سامنے آیا جب ابھیشیک بچن نے اپنی ذاتی زندگی اور شادی کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کیا۔ یوٹیوبر للی سنگھ کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے واضح کیا کہ وہ ایسے رشتے پر یقین نہیں رکھتے جہاں بیوی کو اپنے شوہر کی انا یا مردانگی کے لیے اپنے خواب ترک کرنا پڑیں۔ ابھیشیک نے کہا، "میں ایسی شادی نہیں چاہتا جہاں میری بیوی کو کچھ چھوڑنا پڑے تاکہ میں خود کو زیادہ مرد محسوس کر سکوں۔" ان کے اس بیان کو سوشل میڈیا پر خاصی پذیرائی ملی، جہاں صارفین نے اسے ایک مثبت اور ترقی پسند سوچ قرار دیا۔ انہوں نے ایشوریہ رائے بچن کے ساتھ اپنے تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہ انہیں اپنے کریئر کے ابتدائی دنوں سے جانتے ہیں۔ ان کے مطابق، "ہم نے ایک ساتھ کام کیا، ہم دوست تھے، اور ہمیشہ دوست رہے۔ ہمارا رشتہ دوستی کی بنیاد پر قائم ہوا۔" یہ بیان اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ان کا رشتہ باہمی احترام اور سمجھ بوجھ پر مبنی ہے۔ کامیابی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اپنی کامیابی کسی اور کی قربانی پر حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا، "میں جیتنا نہیں چاہتا کیونکہ کسی اور نے پیچھے ہٹ کر مجھے آگے آنے دیا۔" اس موقع پر انہوں نے اپنے والد امیتابھ بچن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے انہیں خود اپنی محنت سے مقام حاصل کرنے کی تربیت دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کے والد نے نہ تو انہیں لانچ کیا اور نہ ہی ان کے لیے فلمیں بنائیں، بلکہ وہ خود اپنی محنت کے بل بوتے پر آگے بڑھے۔ ان کے مطابق، "میں آج جو کچھ بھی ہوں، وہ اپنی قابلیت اور محنت کی وجہ سے ہوں۔" والدین کے کردار پر بات کرتے ہوئے ابھیشیک نے کہا کہ بچوں کی تربیت کے لیے سب سے اہم چیز عملی مثال ہے۔ انہوں نے کہا، "اگر آپ مضبوط اقدار کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو آپ کے بچے خود بخود وہی سیکھیں گے۔ گھر میں یہ مقابلہ نہیں ہونا چاہیے کہ مرد یا عورت کون زیادہ اہم ہے۔" یاد رہے کہ ابھیشیک بچن اور ایشوریہ رائے بچن کی شادی ۲۰۰۷ء میں ہوئی تھی۔

بالی ووڈ اداکار منوج کمار نے اپنی فلموں سے جذبہ حب الوطنی کو پروان چڑھایا

منوج کمار کی پیدائش ۲۴/جولائی ۱۹۳۷ء کو موجودہ پاکستان کے ایبٹ آباد شہر میں ہوئی تھی۔ ان کا اصل نام ہری کرشن گوسوامی ہے۔

بالی ووڈ فلم انڈسٹری میں منوج کمار کا نام ایسے عظیم فنکاروں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے بے مثال اداکارانہ صلاحتوں سے ناظرین کے دلوں میں اپنا ایک مخصوص مقام بنایا ہے۔ منوج کمار کی پیدائش ۲۴/جولائی ۱۹۳۷ء کو موجودہ پاکستان کے ایبٹ آباد شہر میں ہوئی تھی۔ ان کا اصل نام ہری کرشن گوسوامی ہے۔ انہوں نے نہ صرف فلم سازی بلکہ ہدایت کاری، اسٹوری رائٹنگ اور مکالمہ نگاری سے ناظرین کے دلوں میں اپنی ایک خاص شناخت قائم کی۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک منوج کمار فلمی صنعت میں اپنا مقام بنانے کیلئے جدوجہد کرتے رہے اور آخر کار ان کی جدوجہد رنگ لائی۔ اس کے بعد انہیں جو بھی کردار ملا اسے وہ ہاتھوں ہاتھ لیتے گئے۔ لیکن ان کی کچھ فلمیں ایسی بھی ہیں، جس میں وہ بحیثیت اہم اداکار، ہدایت کار، پروڈیوسر، اسکرپٹ رائٹر نظر آئے۔ ان کی متعدد فلموں کی فہرست ایسی ہیں جنہوں نے منوج کمار کو شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ ان فلموں میں اپکار، شور، روٹی کپڑا اور مکان، سنتوش، پورب پچھم، کرانتی، جئے ہند، پینٹر بابو اور کلرک وغیرہ شامل ہیں۔ منوج کمار کی فنکاری کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنی فلموں کی کہانیاں خود اردو میں قلمبند کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کے والد پنڈت ہربنس لال گوسوامی اردو فارسی کے ایک نامور شاعر تھے۔ ان کے کلام کا جلوہ اس وقت دیکھنے کو ملا جب وہ صرف پانچویں جماعت کے طالب علم تھے۔ اگر ان کے ماضی کی طرف ناظر ڈالیں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ کسی اداکار کے نہ تو بیٹے تھے اور نہ ہی کسی ہدایت کار کے رشتہ دار۔ فلم انڈسٹری کا قلعہ فتح کرنا ان کیلئے تقریباً ناممکن تھا۔ پہاڑ جیسی ہمت رکھنے والے ان کے والدین نے انہیں تعلیم دے کر قابل بنایا۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد وہ ممبئی آ گئے۔ یہاں آ کر مسلسل دوڑ دھوپ میں لگے رہے۔ فلم 'اپکار' نے ایک نئے منوج کمار یعنی 'بھارت کمار' کو جنم دیا۔ اس فلم میں منوج کمار کا نام بھارت کمار تھا اور اس کے بعد انہوں نے جتنی بھی فلمیں بنائیں ان میں انہوں نے اپنا نام 'بھارت کمار' ہی رکھا جو بعد ازاں ان کی شناخت بن گیا۔ اس کے بعد انہوں نے جتنی بھی فلموں کی ہدایت کاری کی ان میں حب الوطنی کا رنگ چھایا رہا۔ ان میں پورب پچھم، روٹی کپڑا اور مکان، کرانتی، دیش واسی اور کلرک وغیرہ شامل ہیں۔ صرف فلم شور میں انہوں نے کچھ الگ کر دکھایا جس کے باعث فلم ہٹ ثابت ہوئی۔ ہدایت کاری، پروڈکشن اور اسکرپٹ رائٹر کی حیثیت سے گو کہ وہ ۴ بہترین فلموں سے آگے نہ بڑھ سکے، البتہ اداکاری کے شعبے میں انہوں نے اپنے اس مقام کو برقرار رکھا جو 'ہریالی اور راستہ' سے انہیں حاصل ہوا تھا۔ طویل عرصے سے منوج کمار فلمی دنیا سے کنارہ کش ہو کر ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے تھے۔ فلمی صنعت نے ان کی لازوال خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ۱۹۹۲ء میں پدم شری اور ۲۰۱۵ء میں ہندی فلم انڈسٹری کے سب سے بڑے اعزاز 'دادا صاحب پھالکے ایوارڈ' سے نوازا، جس کے وہ بجا طور پر مستحق تھے۔ منوج کمار نے طویل عرصے تک صحت کے مسائل سے دوچار رہنے کے بعد ۴/اپریل ۲۰۲۵ء کو ۸۷ برس کی عمر میں اس دار فانی کو الوداع کہا۔ منوج کمار نے وعدہ کر لیا اور ان کی پوری زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ انہوں نے کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات بھی نہیں کی۔ ہسپتال سے جب گھر پہنچے تو بہن اس دنیا میں نہیں رہی۔ بہن کا صدمہ نے انہیں توڑ کر رکھ دیا۔ بقول منوج کمار جب میری بہن کو دفن کیا جا رہا تھا تو مجھے ایسا لگا جیسے میری زندگی کا ایک بڑا حصہ دفن ہونے جا رہا ہے، میرا وجود مجھے خود پر بوجھ سا لگنے لگا۔ منوج کمار کی طبیعت میں اس حادثہ کے بعد انکساری اور عاجزی آ گئی تھی۔ ان کے اپنے رفقا کے ساتھ ہمدردی کا رویہ نہایت نرم ہو گیا۔ جس زمانے میں وہ فلم انڈسٹری میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہے تھے اسی دوران ان کے دوست اور ساتھی دھرمیندر تقریباً مایوس ہو چکے تھے۔ ایک دن تو وہ بوریا بستر باندھ کر جانے کو تھے لیکن منوج کمار نے انہیں زبردستی روک کر امید برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ ان کی یہ تلقین رنگ لائی اور ہندی سینما کو دھرمیندر جیسا سدابہار فنکار نصیب ہوا۔ اگر منوج کمار ان کو نہ روکتے تو "شعلے"، "میرا گاؤں میرا دیش" اور "آنکھیں" جیسی فلمیں پردہ سیمیں کی رونق نہ بن پاتیں۔ ان کی متعدد فلموں کی فہرست ایسی ہے جس نے منوج کمار کو شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ ان فلموں میں اپکار، شور، روٹی کپڑا اور مکان، سنتوش، پورب پچھم، کلیگ اور رامائن، کرانتی، جئے ہند، پینٹر بابو اور کلرک وغیرہ شامل ہیں۔ منوج کمار کی فنکاری کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اپنی فلموں کی کہانیاں خود اردو میں قلم بند کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ ایک اچھے شاعر بھی ہیں۔ کیونکہ ان کے والد پنڈت ہربنس لال گوسوامی اردو فارسی کے ایک نامور شاعر تھے۔ ان کے کلام کا جلوہ اس وقت دیکھنے کو ملا جب وہ صرف پانچویں جماعت کے طالب علم تھے۔ اگر ان کے ماضی کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ کسی ہیرو کے نہ تو بیٹے تھے اور نہ ہی کسی ہدایت کار کے رشتہ دار۔ فلم انڈسٹری کا قلعہ فتح کرنا ان کے لیے تقریباً تقریباً ناممکن تھا۔ پہاڑ جیسی ہمت رکھنے والے ان کے والدین نے انہیں تعلیم دے کر قابل بنایا۔